مؤسس

وارثِ علوم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نبیرۂ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ جانشین مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہند جگر گوشہ مفسر اعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ



مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف

MAHNAMA SUNNI DUNIYA, BAREILLY SHAREEF

فائل 2000ء

اگست و ستمبر

www.muftiakhtarrazakhan.com

پیشکش **تاج الشریعہ فاؤنڈیشن**

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan

0092 303 2886671 /makhtarraza1011



وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

ماہنامہ

سنی دنیا

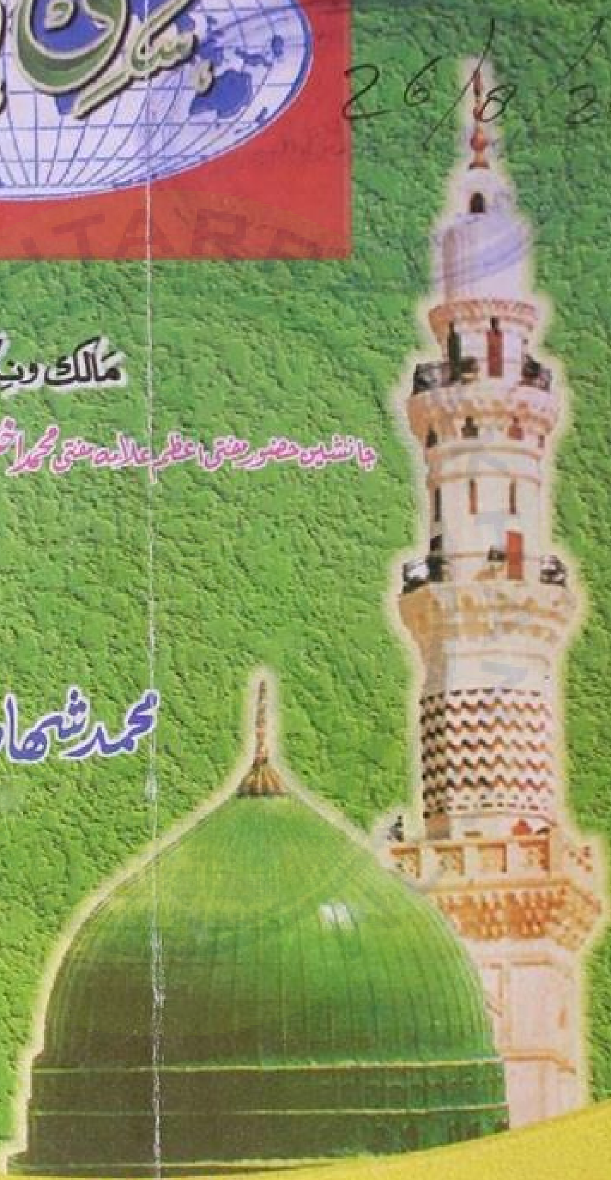
بریلی شریف

مالک ونگراں

جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ

مدیر

محمد شہاب الدین رضوی



جاری کردہ

مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا

مرکز سواد اعظم اہل سنت آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ

کا علمی دینی اور اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

سنی دنیا

جلد: ۱۶
شمارہ: ۷

اگست، ستمبر
۲۰۰۰

مالک و نگران

جانشین مفتی اعظم ہند فقیہ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری

نائب نگراں

محمد عسجد رضا خاں قادری

مدیر

محمد شہاب الدین رضوی

زر سالانہ: ۱۰۰ روپے ---- بیرون ممالک: ۳۰۰ روپے ---- لائف ممبری: ۲۰۰۰ روپے

فی شمارہ: ۱۰ روپے

رابطہ کا پتہ: دفتر سنی دنیا، ۸۲ رسوداگران بریلی شریف (یوپی)

☎ ۴۷۲۱۶۶، ۴۵۸۵۴۳ فیکس ۴۷۲۱۶۶

کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد توحید بیگ رضوی

بیادگار

امام المتکلمین مفتی نقی علی خاں بریلوی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نوری

مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی

مجلس مشاورت

مجلس ادارت

اشاریات

توجہ طلب

☆استفتاء کے جواب کے لئے جوابی لفافہ ضرور رکھیں ☆رسالہ نہ ملنے کی صورت میں ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ مطلع کریں ☆ایجینٹ حضرات وی پی ضرور چھڑالیں واپسی کی صورت میں اداہ کو خسارہ ہوتا ہے ☆ منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوش خط تحریر کریں ☆ مضامین و مراسلات ضرور ارسال کریں مگر چھاپنے پر مجبور نہ کریں ☆ چیک یا ڈرافٹ پر صرف اختر رضا خاں ہی تحریر کریں۔

(مینیجر : اسرار حسین بریلوی)

اداریہ -- محمد شہاب الدین رضوی

دستور ہند پر نظر ثانی کمیشن کا قیام

دراصل فرقہ پرستوں کی فکری و عملی کامیابی

ملک عزیز ہندستان کی زندگی ایک سرپٹ گھوڑے کی طرح دوڑ رہی ہے، جس کی نہ کسی کے ہاتھ میں لگام ہے اور نہ ہی کنٹرولنگ پاور رکھتا ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ مغلیہ سلطنت کے آخری دور اقتدار میں تھا، جب کسی کو کوئی علم نہ تھا کہ کل کون بادشاہ ہوگا اور کتنے دن اس کے پیر جم سکتے ہیں اور پھر پرسوں ملک کا کیا حال ہوگا۔ ملک کا نظام اس بیل گاڑی کے مصداق ہے جس کے بیل انجانے راستے کی طرف رواں دواں ہیں اور گاڑی کو چلانے والا نگہبان سورہا ہے۔

آئین پر نظر ثانی کمیٹی کے محرک

مسلمانان ہند ابھی اتر پردیش حکومت کی طرف سے جاری شدہ مذہبی مقامات بل کی ضرب کاری سے نڈھال تھے ہی کہ مرکزی حکومت نے دستور ہند پر نظر ثانی کیلئے ایک کمیشن قائم کر دیا۔ نظر ثانی کمیٹی میں ملک کی آبادی کے تناسب کا خیال رکھا گیا ہے کہ ہندو، مسلمان اور دلیتوں کی طرف سے ایک ایک نمائندے جو فرقہ پرستوں کے پسندیدہ ہیں کو شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ پورے ملک کی عوام کو یہ باور کرانے میں آسانی ہو کہ کسی بھی فرقے کی مراعات پر حرف نہیں آنے دیا جائے گا در حقیقت دستور ہند نظر ثانی کمیٹی آر ایس ایس • فکر کا نتیجہ ہے۔

ہندو مفکرین نے آر ایس ایس کے ذریعہ تیار کئے جارہے آئین پر سخت تنقید کی ہے اور کچھ سوالات بھی پوچھے ہیں: (۱) اس ہندو راشٹر میں اچھوتوں اور پسماندہ ہندوؤں کو زیر آئین دی گئی مراعت کو کیسے جاری رکھا جائے گا------ (۲) اقلیتوں کے ساتھ معاملات کی کیا نوعیت ہوگی------ (۳) اس راشٹر میں اکثریتی مذاہب اور اقلیت مذاہب کے کیا مقامات اور تشخص ہوں گے------ (۴) تاریخی ورثے میں ملی ہوئی عبادت گاہوں کے جائے وقوع کی کیا حیثیت ہوگی------ (۵) اور اس سلسلہ کے تنازع کو کس طرح حل کیا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

ملک کے اہل علم و دانش اور سیاسی تجزیہ نگار مختلف جہتوں سے نظر ثانی کمیشن پر اظہار خیال کر رہے ہیں، اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ بے وقت کی راگنی اور اس میں اقلیتوں کو دی گئی مراعات پر خصوصیت سے ضرب کاری کی جائیگی------ نظر ثانی کمیشن قائم کرنا کیوں ضروری ہو گیا؟------ اس سوال کا حکومت ہند کے پاس کوئی جواب نہیں ہے، پچاس برس کی کارکردگی کے بعد نظر ثانی کوئی بری بات بھی نہیں ہے، آئین میں آئے دن ترمیم کرنے کے بجائے اصل خامی کا پتہ لگانا جمہوریت کی ایک خوبی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی تو پتہ لگانا ضروری ہے کہ آئین پچاس برس میں بیشک جمہوریت اور جمہوری اداروں کو قائم رکھ سکا مگر ملک کو آگے بڑھنے اور صفحۂ اول کی اقوام میں کھڑا کرنے میں کوئی مدد کیوں نہیں کر سکا------ اسکی بڑی وجہ قانون کے ماہرین کو نہیں بلکہ خود سیاسی رہنماؤں کو تلاش

کرنی چاہئے۔ جب آئین نافذ ہوا، انتخابات ہو رہے ہیں، ہم اور ہمارے سیاست داں اپنی کارکردگی کی کوئی بات کرنے کے بجائے مخالفین کی نکتہ چینی کرنے اور انکے کاموں میں کیڑے نکالنے میں ہی مصروف ہیں، کیا اس پر نظر ثانی اور اصلاح نہیں کی جا سکتی؟------ کمیشن قائم کرنے کی ضرورت ان امور پر ہے جو لوگ قانون سے کھلواڑ کر رہے ہیں؟ قانون کو اپنی جیب میں رکھ کر چلتے ہیں؟ ان کی جائز اور ناجائز آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟ ممبران اسمبلی اور ممبران پارلیامینٹ کا گہرائی سے محاسبہ ہونا چاہئے؟

آئین کے ذریعہ شہریوں کے حقوق کی پاسداری

ملک نے آزادی کی بہت لمبی اور کٹھن لڑائی ایک غیر ملکی سامراجی طاقت سے لڑی تھی، جس کی سلطنت دنیا کے ایک کونے سے لیکر دوسرے کونے تک پھیلی ہوئی تھی، اور کہا جاتا تھا کہ برطانیہ کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا ہے------ سیاسی آزادی تو ۱۵ر اگست ۷ ۱۹۴ء کو مل گئی تھی مگر شہریوں کیلئے آزادی کی اہمیت تو اسی وقت تھی جب ان کے آئینی حقوق اور اسکے تحت شہری آزادیوں کی ضمانت حاصل ہو------ اس مقصد کیلئے ایک جامع آئین تیار کرنا ضروری تھا، آزاد ہندستان نے اپنا یہ سفر صرف ڈھائی سال کی مدت میں طے کر لیا تھا-- ۱۴ر اگست ۷ ۱۹۴ء تک تاج برطانیہ کے آخری نمائندے وائس رائے ماؤن بیٹن تھے۔ ۱۵ر اگست کو ان کا عہدہ تبدیل ہو گیا اور انہیں آزاد ہندستان کا پہلا گورنر جنرل بنادیا گیا، انکے رٹائر ہونے پر راج گوپال آچاریہ کو دوسرا گورنر جرنل بنایا گیا-- پھر ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ کو بھارت کے ریپبلک (جمہوریہ) بننے پر ڈاکٹر راجیندر پرساد کو پہلا صدر جمہوریہ ہند منتخب کیا گیا۔

آئین ہند ۲۶ر نومبر ۱۹۴۹ کو آئین ساز اسمبلی نے مکمل اور منظور کر لیا تھا مگر اسے ۲۶ر جنوری ۱۹۵۰ میں نافذ کیا گیا یہ تاریخ اسلئے مقرر کی گئی تھی کہ ٹھیک بیس سال پہلے ۲۶ر جنوری ۱۹۳۰ کو ہندستان کی عوام نے کامل آزادی کا عہد کیا تھا------ آئین کو نافذ ہوئے اور بھارت کو جمہوریہ بنے پچاس سال پورے ہو گئے ہیں، اور اس پچاس سالہ کارکردگی کا جائزہ اور اپنا محاسبہ کے بجائے اب خود آئین ہند پر انگلیاں اٹھائی جانے لگیں۔

پچھلے پچاس برسوں میں بعض ضرورتوں سے آئین میں ۸۰ر سے زیادہ ترمیمات ہوئی ہیں، مگر آئین کے بنیادی ڈھانچے میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی------ ہندستانی شہریوں کے بنیادی حقوق پوری طرح آئین میں محفوظ ہیں، ان میں کسی طرح کی کم و بیشی خارج از بحث ہے، یہ ایک قابل ذکر بات ہے کہ جب بھارت کو آزادی مل گئی تھی اور آئین تیار ہو چکا تھا تو کچھ مدت کے بعد بعض حلقوں کی طرف سے یہ نعرہ سنائی دینے لگا تھا کہ "یہ آزادی جھوٹی ہے"------ اور آئین ہند کے بارے میں بھی سنا گیا کہ "یہ آئین بوگس ہے اسے جلا کر راکھ کر دو اور راکھ دریا میں بہادو"------ یہ کون لوگ تھے جو اس طرح کے شری نارے لگاتے پھر رہے تھے، اور دوسرے آئین کی ضرورت بتا رہے تھے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اسکے بغیر کسی شہری کا نہ کوئی حق محفوظ ہے او نہ کوئی آزادی باقی رہے گی، للذا ضروری ہے کہ آزادی کی قدر و قیمت پہچانی جائے، آئین کا احترام کیا جائے، اور اس کی حفاظت کی جائے۔

صدر جمہوریہ اور وزیر اعظم کے نقطۂ نظر میں اختلاف

اگر کروڑوں ہندستانی غریبی، پچھڑے پن، اور بیماریوں کی سزا بھگت رہے ہیں، اور بے شمار زرخیز زمین، بارہ مہینے بہتی ندیوں، جنگلات اور کبھی نہ ختم ہونے والے دھاتوں کے زخیرے ہوتے ہوئے بھی بھارت اتنی ترقی نہیں کر پایا جتنی کہ اسے کرنی چاہیے تھی، تو

اس کیلئے مبینہ نالائق سیاسی لیڈر اپنے کندھوں سے ذمہ داری کو اتار کر اسے آئین کے سر منڈھ دیں تو یہ بھارت کی عوام اور آئین دونوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

گزشتہ دنوں صدر جمہوریہ ہند K.R. Narayan نے اپنی صدارتی تقریر کرتے ہوئے پارلیامنٹ میں بالکل ٹھیک ہی کہا تھا کہ "بھارت کی امیدوں پر پانی پھیرنے والے، اسے مایوس کرنے والے سیاسی لیڈر ہیں ہمارا آئین نہیں۔ اسلئے آئین میں تبدیلی لانے کی کوشش کو بھارت کے پڑھے لکھے لوگ یقیناً پسند نہیں کرتے کیوں کہ انہیں اس حقیقت کا احساس ہے کہ آئین کوئی معمولی ٹائپ رائٹر نہیں ہے کہ اسے خرید اجائے اور کچھ سال کے بعد پھینک کر دوسری نئی مشین خرید لی جائے۔ آئین ہند کو بہت سوچ سمجھ کر تیار کیا گیا تھا، اور اسے دنیا کے اچھے آئینوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس آئین نے بھارت کو ایک ایسا ڈھانچہ دیا جہاں بہت سے مذہبوں اور فرقوں کے لوگوں میں بھائی چارا ہے۔ بھارتیہ سماج ایک کھلا سماج ہے جہاں کسی بھی سوال پر کھل کر بات چیت کی جاسکتی ہے۔ یہ ہمارے پڑوسی پاکستان کی طرح نہیں جہاں پچھڑے پن کا بول بالا ہے۔"

دراصل صدر کی تقریر سے قبل وزیر اعظم ہند نے تقریر کی تھی جس میں انہوں نے پرزور انداز میں اس بات کی وکالت کی تھی کہ آئین ہند میں ترمیم و تنسیخ کی ضرورت شدت سے بڑھتی جارہی ہے ------وزیر اعظم ہر سیاسی بات کو ایک شاعر کی انداز میں کہتے ہیں، آئین کے بارے میں انہوں نے کہا کہ "بے حد پرانے قلعوں کی بھی مرمت ہوتی ہے" ------لگتا ہے کہ آئین پر نظر ثانی کیلئے خواہش مند حکومت آئین کے متعلق اہم بات بھول گئی ہے کہ یہ آئین بھارت کے لوگوں نے خود کو دیا ہے۔ آئین کے دستاویز کی شروعات ہی اس جملے سے ہوتی ہے کہ "ہم بھارت کے عوام کو خود کو یہ آئین دیتے ہیں" ------کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ اسکی تبدیلی کی ضرورت سمجھی بھی گئی تھی تو اسکی تجویز عوامی نمائندوں کے ذریعہ پارلیامنٹ کے سامنے پیش کی جاتی۔ حکومت کا گیارہ اہم لوگوں کا ایک پینل بنا کر یہ اعلان کر دینا کہ یہ پینل آئین کے نظر ثانی کے اہم سوال پر غور کرے گا نامعقول اور غیر دانشمندانہ بات ہے۔

وزیر اعظم جانتے ہیں کہ دستور ہند کا قلعہ بہت پرانا نہیں ہے، رہی اس قلعہ کی مرمت کی بات تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ آئین میں جتنی ترمیمات ہوئیں وہ اسکی مرمت کر کے اسے مضبوط بنانے ہی کیلئے ہوئیں ------وزیر اعظم یہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے ساتھی پرانی عمارتوں کو گرانے میں یقین رکھتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ اس آئین کو ختم کر کے ایک نیا آئین بنایا جائے۔ حکومت باربار یہ دعویٰ کر رہی ہے کہ وہ آئین کا بنیادی ڈھانچہ بدلنے کے حق میں نہیں ہے پھر یہی سوال اٹھتا ہے کہ نظر ثانی کی کیا ضرورت ہے؟ اس اہم سوال کو پارلیمنٹ کے سامنے لایا جانا ضروری نہیں سمجھا گیا اور جلد بازی میں ایک کمیشن قائم کر دیا گیا ------بھارت کی عوام کو یہ پوچھنے کا پورا حق حاصل ہے کیا آخر اس قدر عجلت پسندی کیوں کی گئی؟ ------یہ ایک عجیب مضحکہ خیز بات ہے کہ ملک کی دو عظیم تاقتیں ایک ہی میز پر اور ایک ہی مسئلے میں اختلاف رائے رکھتی ہیں، وزیر اعظم کی دلیری ہی کہی جاسکتی ہے کہ انہوں نے صدر کے موقف کو سمجھنے کے باوجود اپنے آقا آر ایس ایس کی فکر کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف کار ہو گئے اور گیارہ رکن کمیٹی تشکیل دے ڈالی۔ صدر و وزیر اعظم کے اختلافی عندیہ کو لیکر ملک میں کہرام مچ گیا تھا مگر اس میں فرقہ پرستوں نے قدوغن لگا کر خوبصورتی پیدا کر دی ------اب یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ دونوں میں آئین کے نظر ثانی کو لیکر اختلافات پائے جاتے ہیں، چاہے وہ جس نوعیت کے ہوں۔

ضیاء قرآن

سورئہ فاتحہ کے اسماء کی وجوہ تسمیہ

(۱) **فاتحۃ الکتاب** اس سورۃ کو فاتحۃ الکتاب اسلئے کہا جاتا ہے کہ مصحف میں اس کو سب سے پہلے لکھا جاتا ہے اور تعلیم قرآن میں پہلے ہی سورۃ پڑھائی جاتی ہے اور نماز میں اسی سورۃ سے تلاوت کو شروع کیا جاتا ہے۔ بعض علماء کا قول ہے اس سورۃ کا نام فاتحۃ الکتاب اس لئے رکھا گیا کہ اس میں الحمد ہے اور الحمد ہر کلام کی ابتدا ہے جیسا کہ دعوے کی تقریر آئندہ کیجائے گی اور ایک قول یہ ہے کہ یہ پہلی سورۃ ہے جو آسمان سے اتری (جیسا کہ گزرا) اس لئے اسے فاتحۃ الکتاب کہا جاتا ہے۔

(۲) **سورۃ الحمد** اس نام کی وجوہ تسمیہ یہ ہیں کہ اس سورۃ کا پہلا لفظ "الحمد" ہے۔

(۳) **ام القرآن** اس نام کی کئی وجوہ تسمیہ ہیں اول یہ ہے کہ ام جب کسی شے کی طرف مضاف ہوتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں اس شئے کی اصل اور پورے قرآن سے مقصود چار باتوں کی تقریر ہے۔ (۱) الہیات، (۲) معاد، (۳) نبوت اور اللہ عزوجل کیلئے (۴) قضاو قدر کا اثبات تو الحمد للہ رب العالمین، الرحمن الرحیم الہیات پر دلالت کرتا ہے اور مالک یوم الدین عقیدۂ معاد پر دلالت کرتا ہے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین جبریہ اور قدریہ کے عقیدہ کی نفی کرتا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام حوادث اللہ قضاو قدر کے مطابق ہوتے ہیں یعنی اس کے علم اور اس کی قدرت کے مطابق ہوتے ہیں۔ اور اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم، الخ بھی اللہ کیلئے قضاو قدر کو ثابت کرتا ہے اور انبیاء کی نبوت پر بھی دلالت کرتا ہے اور ان معانی کا تفصیل بیان آگے آتا ہے۔ تو جب قرآن کا مقصود اعظم یہی چار مطالب ہیں اور یہ سورۃ ان پر مشتمل ہے لہٰذا اس کا لقب "ام القرآن رکھا گیا۔

دوسری وجہ تسمیہ اس اسم کی یہ ہے کہ تمام کتب الہیہ کا مرجع تین باتوں کی طرف ہے۔ زبان سے اللہ کی ثنابیان کرنا اور اس کی طاعت اور بندگی میں مصروف ہونا اور مکاشفات اور مشاہدات کو طلب کرنا تو الحمد للہ رب العالمین، الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین یہ کل اللہ کی تعریف ہے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین اس کی طاعت اور بندگی میں مشغول ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایاک نستعین سے بندہ کی عبودیت کا اقرار ہوگیا اور یہ کہ کر بندہ اللہ کی بندگی میں لگ گیا پھر ایاک نستعین کہنے میں کیا حکمت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ایاک نعبد اشارہ ہے بندگی میں کوشش کی طرف اور ایاک نستعین بندہ کا ہے عجز اور رب کے حضور اپنی ذلت اور مسکینی کا اعتراف ہے اور اللہ کی طرف رجوع ہے اور اھدنا الصراط المستقیم کہہ کر بندہ مکاشفات اور مشاہدات اور انواع ہدایا کو اپنے رب سے طلب کرتا ہے۔

چوتھی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ اس کو مثانی اس لئے کہا گیا کہ یہ سورۃ ۷ آیتوں پر مشتمل ہے۔ ہر آیت کی قرأت کا ثواب پورے قرآن کے ساتویں حصہ کے برابر ہے جس نے سورۃ فاتحہ پڑھی اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

پانچویں وجہ تسمیہ اس سورۃ کی آیتیں سات ہیں اور دوزخ کے دروازے سات ہیں تو جو اس سورۃ کو پڑھے گا اس کیلئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے اور اس پر دلیل وہ حدیث ہے جو مروی ہوئی کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ میں آپ کی امت پر عذاب الٰہی کا خوف کرتا تھا تو جب سورہ فاتحہ اتری تو میں بے خوف ہوگیا۔ سرکار نے فرمایا اے جبرئیل! کس لئے انہوں نے عرض کی اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے وان جھنم لموعدھم اجمعین لھاسبعۃ ابواب لکل باب منھم جزء مقسوم (ترجمہ) اور اس سورۃ کی آیتیں ۷ ہیں تو جو اس سورۃ کو پڑھیگا تو ہر آیت جہنم کے ایک ایک دروازہ پر طبق بن جائے گی جس پر آپ کی امت جہنم سے سلامتی کے ساتھ گذر جائے گی۔ (باقی)

بہار حدیث

سرکار دو عالم ﷺ سے روایت یوں آئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا۔ کل صلاۃ لا یقرء فیہا لفاتحۃ الکتاب فھی خدج یعنی ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناتمام ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت یوں آئی سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایامن صلی صلاۃ لم یقرء فیہا بام القران فھی خداج فھی خداج ثلاث قرآت غیر تام۔ یعنی جوایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے،وہ ناقص ہے،وہ ناقص ہے سرکار نے یہ جملہ تین بار فرمایااور فرمایاوہ نماز ناتمام ہے یہ ارشاد اقدس پہلے ارشاد اقدس کی تفسیر ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ پہلے ارشاد میں اصل نماز ہی کی نفی مراد نہیں بلکہ کمال نماز کی نفی مراد ہے اسی لئے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے خداج کہہ کر غیر تام فرمایاجو خداج کی بھی تفسیر ہے اور سابق ارشاد کی مراد کا بین بیان بھی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم حنفیوں کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے نہ کہ رکن جیساکہ شافعیہ کا مذہب ہے واللہ الحمد، پھر چونکہ اس سورت میں دعا کی تعلیم و تلقین فرمائی گئی ہے اور بندہ کی رب سے مناجات اور اسے اپنے کام کی تفویض اور اسی سے حقیقی استعانت کا اظہار و اقرار اس لئے اس کو تعلیم المسئلہ و سورۃ الدعا ۱۲ سورۃ السوال ۱۳ سورۃ المناجات ۱۴ اور سورۃ التفویض ۱۵ بھی کہا جاتا ہے، مسلم و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی و حاکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور خدمت اقدس میں جبریل (علی نبینا و علیہ السلام) حاضر تھے کہ آسمان میں پر کی آواز سنی حضرت جبریل (علی نبینا علیہ السلام) نے نگاہ اٹھائی پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول یہ فرشتہ نازل ہوا اب سے پہلے کبھی یہ زمین پر نہ اترا تھا۔ راوی نے کہا پھر وہ فرشتہ نبی کریم ﷺ کے حضور آیا تو اس نے سلام عرض کیا پھر عرض کی حضور کو دونوں کا مژدہ ہو سرکار کو عطا ہوئے اور کسی نبی کو حضور سے پہلے نہ ملے وہ دو نور فاتحۃ الکتاب اور سورہ بقرہ کی آخر آیات ہیں ان دونوں میں سے آپ کوئی حرف نہ پڑھیں گے۔ مگر یوں کہ اس کا اجر ملیگا اس حدیث کے بموجب اس سورۃ کا نام سورۃ النور ۱۶ ہے۔

طبرانی نے معجم اوسط میں اور دار قطنی نے افراد میں اور ابن عساکر نے بسند ضعیف حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لعاب دہن سے سورہ فاتحہ پڑھ کر میرے مرض کا اتار کیا دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں عبد الملک ابن عمیس سے ثقہ روایوں کی سند سے روایت کیا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے کہ فاتحۃ الکتاب ہر مرض سے شفا ہے ن اور ثعلبی نے بطریق معاویہ ابن صالح ابو سلیمان سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ صحابہ رسول ﷺ ایک غزوہ میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جسے مرگی ہوگئی تھی تو ایک صحابی نے اس کے کان میں ام القرآن (فاتحہ) پڑھی تو وہ شخص اچھا ہو گیا تو وہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورت ام القرآن ہے اور یہ ہر مرض سے شفاء ہے امام احمد ابو داؤد و نسائی وغیرہ ہم نے حضرت خارجہ ابن سلط تمیمی سے روایت کی انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ وہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر جب سرکار کے پاس سے واپس چلے تو ان کا گذر ایک پاگل شخص کے پاس سے ہوا، جو لوہے کی زنجیروں میں باندھا ہوا تھا۔ اس کے رشتہ داریوں نے کہا آپ کے پاس اس کی دوا ہے اس لئے کہ آپ کے صاحب (رسول ﷺ) بیشک خیر لیکر آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تو میں نے اس مجنون پر تین دن سورۂ فاتحہ پڑھی ہر دن دو مرتبہ صبح و شام میں اپنا لعاب موتھ میں جمع کرتا پھر اس مجنون پر ڈالتا تھا تو وہ اچھا ہوگیا تو ان لوگوں نے مجھے ۱۰۰ بکریاں دیں تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر یہ واقعہ سرکار سے ذکر کیا تو سرکار نے فرمایا کھاؤ اس لئے کہ کوئی باطل رقیہ سے کھائے تم نے تو سچے رقیہ سے کھایا ہے۔

تجلیات نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی

رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیران ہوں یہ بھی ہے خطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد الہ اور عالم امکان کے شاہ
برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا قمری نے سرد جانفزا
حیرت نے جھنجھلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پہ کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر یا حسن توبہ ہے سپر
ہاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزق خدا کھایا کیا فرمان حق ٹالا کیا
شکر کرم ترس سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبل رنگین رضؔا یا طوطی نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

☆……☆☆……☆

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند

چارہ گر ہے دل تو گھایل عشق کی تلوار کا
کیا کروں میں لے کے پھاہا مرہم زنگار کا

روکش خلد بری ہے دیکھ کونچا یار کا
حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا

حسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کیلئے
خود تجلی آپ ہی پردہ ہے روئے یار کا

حسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر
دل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ روئے یار کا

جاگ اٹھی سوئی قسمت اور چمک اٹھا نصیب
جب تصور میں سمایا روئے انور یار کا

حسرت دیدار دل میں ہے اور آنکھیں بہ چلیں
تو ہی والی ہے خدایہ دیدۂ خوں بار کا

بھیک اپنے مرہم دیدار کی کردو عطا
چاہئے کچھ منھ بھی کرنا زخم دامن وار کا

از سرے بالین من برخیز اے ناداں طبیب
ہو چکا تجھ سے مداوا عشق کے بیمار کا

جب گرا میں بے خودی میں ان کے قدموں پر گرا
کام تو میں نے کیا اچھے بھلے ہوشیار کا

مرقدۂ نورؔی پہ روشن ہے یہ لعل شب چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

☆……☆☆……☆

باب الاستفتاء

مصدقہ جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

جمعہ کے بابت آپ حضرات شہر کی تعریف میں ظاہر الروایہ پر اعتبار کرتے ہوئے ہر ایسی بستی کے بارے میں جہاں فیصلۂ مقدمات کا کوئی حاکم نہ ہو عدم جواز کا فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر جمعہ قائم ہو تو منع نہ کیا جائے البتہ اس بستی کے لوگ بطریق معہود اذان دیں اور باجماعت جمعہ پڑھیں پھر اس کے بعد سب لوگ تکبیر جدید سے باجماعت ظہر بھی پڑھیں :ا:- اس فتویٰ کی وجہ سے جگہ جگہ انتشار ہے حتی کہ لڑائی جھگڑے مار پیٹ کی نوبت آچکی ہے اور کچھ اہل علم بھی خلجان میں ہیں ان کا خلجان یہ ہے کہ فتاویٰ رضویہ میں متعدد جگہ یہ مذکور ہے :ایسی جگہ میں جمعہ یا عیدین پڑھنا مذہب حنفی میں گناہ نہ ایک گناہ بلکہ چند گناہ ہیں اولاً جب نماز جمعہ و عیدین وہاں صحیح نہیں تو یہ امر غیر شرعی میں مشغولی ہوئی اور وہ ناجائز ہے۔

ثانیاً فقط مشغولی نہیں بلکہ اس امر ناجائز کو موجب شوکت اسلام جانا بلکہ بقصد و نیت فرض واجب ادا کیا یہ مفسد عقیدہ ہے اس سے علماء نے تحذیر شدید فرمائی۔ ثالثاً جب واقع میں نماز جمعہ و عید نہ تھی ایک نماز نفل ہوئی وجماعت اعلان بتداعی ادا کی گئی یہ ناجائز ہوا اب اس پر گزارش یہ ہے کہ جمعہ کے بعد باجماعت ظہر ادا کر لینے سے یہ تینوں محذور کیسے ختم ہو گئے اسے واضح فرمایا جائے۔

۲ :- جمعہ کے ساتھ باجماعت ظہر ادا کرنے کی وجہ سے عوام کے اس غلط عقیدہ نے مبتلا ہونے کا اندیشہ تو یہ ہے بلکہ بہت سے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا کہ کیا جمعہ کے دن چھ نمازیں فرض ہیں فتاویٰ رضویہ میں ہے اور دوسرے علماء نے بھی لکھا ہے کہ احتیاطی ظہر پڑھنے والے باجماعت نہ پڑھیں گے بلکہ اپنے گھر پڑھیں اور اگر مسجد میں پڑھیں تو کسی کو مطلع نہ کریں ورنہ عوام کے مذکورہ بالا اعتقاد میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے فتاویٰ رضویہ جلد ۳ میں ہے مگر ان جاہلوں کو نہیں جو نیت صحیح نہ کر سکیں یا ان کے باعث جمعہ کے دن دوہرے فرض سمجھنے لگیں ۔۔۔۔۔۔ چند سطر بعد اور دوسروں نے فرمایا گاؤں میں جمعہ اصلاً جائز نہیں تو وہاں اس کی اجازت نہیں ہو سکتی کہ ایک ناجائز کام کریں اور ان چار رکعت احتیاطی سے اسکی تلافی چاہیں۔

۳ :- جن گاؤں میں جمعہ صحیح نہیں مگر عوام پڑھتے ہیں ان کے بارے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا انہیں منع نہ کیا جائے لیکن خواص کے لئے شرکت کی اجازت نہیں دی اور آپ لوگوں کے فتویٰ کے بعد حال یہ ہے کہ جنگلوں میں بھی خواص علماء و حفاظ جمعہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں اور پھر اس کے بعد ظہر پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تو اس کی توجیہ کیا ہے؟ مفصل تحریر فرمائیں۔

۴ :- متعدد تجربہ اور واقعات نے ثابت کر دیا کہ عوام دیہاتوں میں جہاں جمعہ پڑھتے ہیں وہ کسی قیمت پر جمعہ چھوڑنے پر راضی نہیں ہیں اور اس میں متعدد جگہ فسادات ہو چکے ہیں ایسی صورت میں روایت نادرہ پر عمل کرنے کی اجازت دینے میں کیا حرج ہے؟ جب کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس پر عمل کرنے کی اجازت دی ہے فتاویٰ رضویہ جلد ۳ میں ہے "کہ جس گاؤں کی یہ حالت پائی جائے کہ روایت نادرہ کی بنا پر شہر ہو اس میں اس روایت نادرہ کی بنا پر جمعہ و عیدین ہو سکتے ہیں اگرچہ اصل مذہب کے خلاف ہے مگر اسے بھی ایک جماعت

متاخرین نے اختیار فرمایا ہے جہاں یہ بھی نہ ہو وہاں جمعہ و عیدین مذہب حنفی میں جائز نہیں بلکہ گناہ ہے شہر میں رہنے والے علماء چین میں ہیں ہم دیہاتوں میں رہنے والے بہت ضیق میں ہیں جمعہ نہ پڑھیں تو عوام کی جانب سے وبال میں پڑیں تو گنہگار خواہ صرف جمعہ پڑھیں خواہ بعد میں ظہر باجماعت پڑھیں بلکہ صورت ثانیہ میں مزید گناہ کے مرتکب ٹھہریں

اسپرٹ کے سلسلہ میں حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر فتویٰ دینے پر بحث کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۴۵۰ میں لکھتے ہیں "نہ کہ ایسی حالت میں جہاں اس مصلحت کو بھی دخل نہ ہو جو متاخرین اہل فتویٰ کو اصل مذہب سے عدول اور روایت اخر الامام محمد کے قول پر باعث ہوئی نہ کہ جب مصلحت الٹی اسکے ترک اور اصل مذہب پر افتاء کی موجب ہو تو ایسی جگہ بلاوجہ بلکہ بر خلاف وجہ مذہب مہذب صاحب مہذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترک کر کے مسلمانوں کو ضیق حرج میں ڈالنا اور ائمہ مومنین و مومنات اور جمیع دیار واقطار یہ ہندیہ کو نمازیں معاذ اللہ اور انہیں آثم اور مصر علی الکبیرہ قرار دینا روش فقہی کے مطابق ہے یا اس کے برعکس واضح فرمائیں۔

۵ :- جمعہ کے جواز کیلئے جو شرطیں ہیں وہی عیدین کیلئے بھی ہیں تو کیا ایسی آبادی یا بستی میں جس میں فیصلہ مقدمات کا کوئی حاکم نہ ہو وہاں کے لوگ عیدین کی نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں اگر پڑھیں تو گنہگار ہونگے یا نہیں ؟ بصورت اولیٰ اس کا کفارہ کیا ہے اور بصورت ثانیہ گنہگار کیوں نہیں ہیں ؟ جبکہ وہی شرطیں عیدین کی بھی ہیں جو جمعہ کی ہیں اور اگر نہ پڑھیں تو جہاں کے لوگ اب تک پڑھ رہیں ہیں وہ کیا کریں ؟ ہر ایک شق پر مفصل روشنی ڈالیں۔ میرا مقصد صرف مسئلہ کو سمجھنا ہے اور مسلمانوں کو ضیق و حرج سے بچانا ہے آپ حضرات کے کرم بے پایاں سے امید ہے کہ مجھے تسلی بخش جواب دیکر ممنون فرمائیں گے اور یہ بھی نکتہ آپ پیش نظر رکھیں کتنی جگہ ایسا بھی ہوا کہ عوام نہ ظہر پڑھنے پر راضی ہوئے نہ جمعہ چھوڑنے پر راضی ہوئے اور نہ جمعہ کے بعد باجماعت ظہر پڑھنے پر راضی ہوئے تو انہوں نے وہابی امام کو بلا کر رکھ لیا بعض جگہ دیوبندیوں کو بعض جگہ غیر مقلدوں کو اس نزاکت پر بھی غور فرمائیں ؟

المستفتی محمد جلال الدین استاد دار العلوم
غریب نواز برگدواسیف متصل پچپڑوا بازار
ضلع بلرامپور

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب :- مصر کی صحیح تعریف ہمارے ائمہ کرام رحمھم اللہ تعالیٰ سے یہ منقول ہے کہ وہ آبادی جس میں متعدد کوچے ہوں دوامی بازار ہوں نہ وہ جسے پیٹھ کہتے ہیں اور وہ پرگنہ ہے کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور اس میں کوئی حاکم مقدمات رعایا فیصل کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت و شوکت اس قابل ہو کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے جہاں یہ تعریف صادق ہو وہی شہر ہے اور وہیں جمعہ جائز ہے یہی ظاہر الروایۃ جیسا کہ کتب معتبرہ و معتمدہ میں مذکورہ و مسطور ہے اور یہی مذہب ہے اسکی تائید فقہائے محققین کے اختیار سے ہوتی ہو جس میں طبقہ ثالثہ ورابعہ کے ائمہ مذاہب ہیں مثلاً امام کرخی، امام سرخسی، امام حلوانی، امام فقیہ النفس، امام قدوری، امام برہان الدین، مرغینانی وغیرہم یہ حضرات ایسے نہیں کہ انکے اقوال معتمدہ کو چھوڑ کر ایک روایت نادرہ مرجوعہ مرجوحہ کو اختیار کیا جائے پھر مصر کی شرط کا ماخذ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث صحیح ہے اسے ایک روایت غریبہ کی بنا پر ترک کرنا اصول فتویٰ ودین ودیانت کے خلاف ہے اور ہر وہ جگہ جہاں دو چار دس گھر ہوں وہاں جمعہ جائز ٹھہرانا کب درست ہے ہمارے علماء کرام نے ظاہر الروایۃ سے عدول کا حکم نہیں دیا ہے اور باب عبادات میں خاص طور سے۔ "شامی" میں ہے قد جعل العلماء الفتویٰ علیٰ قول الامام الاعظم فی العبادات مطلقا و ھو الواقع بالاستقراء اسی میں "فتاویٰ خیریہ" سے ہے المقرر عندنا عنه لا یفتی و یعمل الا بقول الامام الاعظم ولا یعدل عنده الیٰ قولھما او قول احدھما اوغیر ھما الا لضرورة

کمسألة المزارعة و ان صرح المشائخ بان الفتویٰ علی قولهما لانه صاحب المذهب والامام المقدم۔ اور ہم حنفی ہیں یوسفی و شیبانی نہیں تو ہمیں روایت نادرہ غریبہ پر فتویٰ دینا حلال نہیں ہے اور یہاں تو قول صاحبین بھی امام اعظم کے قول مبارک کے موافق ہے للذا مذہب مہذب یہ ٹھہرا کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز نہیں کہ وہ گاؤں ہے وہاں متعدد کوچے وبازار نہیں۔ وہاں حاکم بھی نہیں ہے اگر وہاں جمعہ پڑھیں گے گنہگار ہونگے اور ظہر کا فرض ذمہ سے ساقط نہ ہوگا کذا فی الدرالمختار وغیرہا من الاسفار عوام نے اپنے طور پر گاؤں میں جمعہ قائم کر لیا اور زمان دراز سے پڑھ رہے ہیں ان کی ایک خرابی کو دور کرنے کیلئے حضور اعلم العلماء مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ نے بعد دو رکعت بنام جمعہ کے بعد چار رکعت فرض ظہر پڑھنے کا حکم دیا اور اسی پر یہاں سے برابر فتویٰ دیا جاتا ہے تقریباً چالیس سال سے یہ حقیر فقیر اسی پر فتویٰ دیتا ہے اس میں نہ کوئی انتشار ہے نہ اختلاف مسئلہ شرعیہ بتادیا گیا جو مانیں گے فلاح پائیں گے جو ظہر نہ پڑھیں گے ان کے ذمہ فرض ظہر باقی رہے گا آپ نے عدم جواز کی تین وجہ درج کی ہیں پہلی مسلم ہے دوسری کا تدارک یہ ہے کہ عوام کو وعظ اور تقریر سے بتادیا جائے گا کہ اصل مسئلہ یہی ہے کہ گاؤں میں نماز جمعہ جائز نہیں ہے جو لوگ پہلے سے پڑھتے آئیں ہیں وہ ادا کر لیں اور چار فرض ظہر بعد میں باجماعت ادا کر لیں تاکہ ذمہ میں کوئی فرض باقی نہ رہے تو مفسدہ ختم ہو جائے گا تیسری وجہ کا جواب یہ ہے تداعی کے ساتھ نفل نماز مکروہ تنزیہی ہے ناجائز یا حرام نہیں "فتاویٰ رضویہ ص ۴۶۴ جلد ۳" میں ہے پھر اظہر یہ کہ یہ کراہت صرف تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ لمخالفته المتوارث نہ تحریمی کہ گناہ ہو ممنوع ہوالخ واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہ حکم ظہر احتیاطی پڑھنے کا ہے اور ظہر احتیاطی اس جگہ کیلئے ہے جو شہر یا فناء شہر ہو اور تعدد جمعہ وغیرہ وجوہ کے سبب صحت جمعہ میں اشتباہ ہو گاؤں میں جمعہ اصلاً جائز نہیں جس میں اصلاً شبہ نہیں تو وہاں مذکور احکام متوجہ نہیں ہیں۔ تو ان کو پہلے سے بتادیا جائے اور وہ جان جائیں گے تو کوئی خرابی نہیں ہے ان کے ذمہ جو نماز فرض قطعی ہے اس کی ادائیگی کیلئے کہنا کوئی جرم نہیں روایت نادرہ کی بنا پر غیر فرض کو فرض اور فرض قطعی کو ساقط کرنا کہاں جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) حقیقت برعکس ہے عوام تو پہلے سے جمعہ پڑھ رہے ہیں ہمارے فتویٰ کی بنا پر انہوں نے جمعہ قائم نہیں کیا ہے ہمارے فتوے پر عمل سے ان کے ذمہ جو نماز فرض قطعی ہے اس کی ادائیگی ہو جاتی ہے اور ان کے ذمہ فرض ظہر باقی نہیں رہے گا عوام کی ضد و خواہش کی بنا پر احکام شرعیہ کو بدلنے کا حکم نہیں ہے عوام کا عمل اور امر ہے اور مسائل شرعیہ شئ آخر ہے ان کی منشا کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جا سکتا ہے اور جو علماء ان کی خواہش کے اتباع میں فتویٰ دیں گے وہ خود جوابدہ ہونگے مشاہدہ ہے کہ عوام جمعہ کے دن دو رکعت پڑھ کر ۸ دن کی نمازوں کی چھٹی کر لیتے ہیں ان کا فعل کب حجت ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) آپ کی ذکر کردہ وجہوں کی بنا پر علماء نے پہلے ہی فرمادیا کہ جہاں پہلے سے جمعہ ہوتا آیا ہے بند نہ کیا جائے مگر انہیں ظہر کا حکم دینے سے کسی فتنہ کا احتمال نہیں ہے جہاں لوگ اپنے طور پر نماز جمعہ ادا کرتے ہوں انہیں منع نہ کیا جائے اور بعد دو رکعت بنام جمعہ چار فرض ظہر کی تلقین کی جائے یہاں بریلی شریف کے اطراف میں لوگ بعد دو رکعت بنام جمعہ پڑھ کر جماعت سے ظہر پڑھتے ہیں کوئی فتنہ نہیں ہے اور شریعت مطہرہ کا ضابطہ یہ ہے کہ فعل فرائض و ترک محرمات کو ارضائے خلق پر مقدم رکھے اور ان امور میں کسی کی مطلقا پرواہ نہ کرے لا طاعة لمخلوق فی معصیته الخلق لا طاعة لاحد فی معصية الله انما الطاعة فی المعروف اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لا يخافون فی الله لومة لائم اور اسپرٹ والی عبارت فتاویٰ رضویہ کے ص ۴۵ پر نہیں ہے البتہ ص ۴۹ پر ضرور ہے اور آپ نے ایک ٹکڑا حسب مطلب نقل کیا ہے پوری عبارت ملاحظہ کر لیں حقیقت حال کا علم ہو جائے گا پھر مسائل طہارت میں عموم بلوی کا اعتبار

کیا گیا ہے ص ۵۳ر پر مجدد اعظم قدس سرہ نے ارشاد فرمایا ہے والحرج مدفوع بالنص و عموم البلوی من موجبات التخفیف لا سیما فی مسائل الطهارة اس پر قیاس درست نہیں ہے پھر امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت صحیحہ ہے اور علماء و محدثین کی تائید حاصل ہے اور مسائل طہارت میں اصل طہارت ہے اسپرٹ کا ماننا بطریق شرعی ثابت نہیں ہے پھر مسئلہ اختلافی ہے کہ زمانہ صحابہ سے عہد مجتہدین تک برابر اختلافی رہا۔ یہاں یہ صورتیں متحقق نہیں ہیں اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۵۳ر میں اس قول سے متعلق کلام مفصل ہے ملاحظہ ہو۔ یہ سب ر بنائے مذہب مفتی بہ تھا اور اصل مذہب کہ شیخین مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے اعنی طهارة المثلث العنبی و المطبوخ التمری و الزبیب و سائر الاشربه من غیر الکرم والنخلة مطلقا و حلها کلها دون قدر الاسکار حاشا یہ قول ساقط و باطل نہیں بلکہ بہت باقوت ہے خود اصل مذہب یہی ہے اور یہی جمہور صحابہ کرام حتی کہ حضرات اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے یہی قول امام اعظم ہے عامہ متون مذہب مثل مختصر قدوری و ہدایہ و قایہ و نقایہ و کنز و غرر و اصلاح وغیر ھا میں اسی پر جزم و اقتصار کیا اکابر ائمہ ترجیح و تصحیح مثل امام اجل ابو جعفر طحاوی و امام اجل امام ابو الحسن کرخی و امام شیخ الاسلام ابو بکر خواہر زادہ و امام اجل قاضی خان و امام اجل صاحب ہدایہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو راجح و مختار رکھا بلکہ خود امام محمد نے کتاب الآثار میں اسی پر فتویٰ دیا اسی کو بہ ناخذ فرمایا علماء مذہب نے بہت کتب معتمدہ میں اسکی تصحیح فرمائی یہاں تک کہ آکد الفاظ ترجیح علیہ الفتویٰ سے بھی تذییل آئی آپ خود غور کریں کیا وہ روایت نادرہ غریبہ مرجوحہ و مرجوعہ اس پایہ کی ہے کہ اس پر فتویٰ دینے کی اجازت ہو اور مذہب معتمدہ کو ترک کیا جائے تو اسپرٹ والے مسئلہ پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے امام ابن الہمام صاحب فتح القدیر رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے" بلغ رتبة الاجتهاد "مگر باآنکہ شان جلالت علمی انہیں کے شاگرد علامہ قاسم قطلوبغا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مذہب کے خلاف انکی کوئی بحث معتبر نہیں ہے نہ انکے قول پر عمل کرتے ہوئے مذہب کو ترک کیا جائے گا۔ تو جو حضرات فقہاء مثل صاحب در مختار و شارح وقایہ وغیر ہما مذہب کے خلاف کوئی قول اختیار کریں وہ کب حجت و دلیل ہو سکتا ہے اور مذہب معتمدہ کو ترک کرنے کی کب اجازت ہو سکتی ہے؟ جو لوگ مسلم فقہ سے ممارست رکھتے ہیں ان کیلئے یہ امور ظاہر و باہر ہیں۔ اسپرٹ والے مسئلہ پر فتویٰ دینے میں اصلاً خرابی نہیں ہے خلاف روایت نادرہ متروکہ پر فتویٰ دینے میں ظہر ساقط ہو جاتی ہے جو قطعی فرض ہے انہیں ترک فرض سے بچانا زیادہ اہم و آکد ہے واللہ الهادی وھو تعالیٰ اعلم۔

(۵) عیدین کے بارے میں در مختار کا جزئیہ موجود ہے فی القنیه صلاة العید فی القری تکره تحریما ای لانه اشتغال بما لایصح لان المصر شرط الصحة اور اس سے عیدین کی نماز دیہات میں ناجائز و ممنوع ہے اور جواب شافی" فتاویٰ رضویہ ص ۷۱۴ جلد ۳" پر مذکور ہے کہ یہ عوام کالانعام کیلئے ہے البتہ وہ عالم کہہ لانے والے کہ مذہب امام بلکہ مذہب جملہ ائمہ حنفیہ کو پس پشت ڈالتے تصحیحات جماہیر ائمہ ترجیح فتویٰ کو پیٹھ دیتے اور ایک روایت نادرہ مرجوحہ مرجوعہ عنہا غیر صحیح کی بنا پر ان جہال کو ردہ جمعہ قائم کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں اور اس کیلئے سمار مقرر کرتے ہیں یہ ضرور مخالفت مذہب کے مرتکب اور ان جہلا کے گناہ میں شریک ان کے گناہ کے ذمہ دار ہیں ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ جب سوال کیا جائے تو جواب میں وہی کہا جائے جو اپنا مذہب ہے ہاں افعال عوام کو دلیل نہ بنایا جائے اور اختلاف مسئلہ کی بنا پر عوام کو مصر علی الکبیرہ قرار نہیں دیا جائے گا فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ نمبر ۷۵۲ر میں ہے دیہات میں نماز جمعہ و عیدین مذہب حنفی میں جائز نہیں مگر جہاں ہوتا ہے اسے بند کرنا جاہل کا کام ہے قال اللہ تعالیٰ ارأیت الذی ینهی عبدا اذا صلی اور جو انہیں کافر کہتا ہے گمراہ و بد دین ہے نہ وہ کبیرہ ہے لاختلاف الائمه

نہ کبیرہ پر اصرار نہ اہل سنت کے نزدیک کفر واللہ الھادی وھو تعالیٰ اعلم۔

کتبہ قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

مرکزی دارالافتاء، ۸۲ر سوداگران بریلی شریف

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا قادری غفرلہ

۸ر شوال ۱۴۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

علمائے بریلی اہل سنت وجماعت نے کتاب حسام الحرمین شریفین میں علماء دیوبند کو وہابی بتا کر اور ان کے عقائد باطلہ پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور ان کے مدرسوں میں تعلیم حاصل کرنے کو اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام بتلایا ہے۔ مگر ان کی کتاب پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ ان پر بہتان وافترا لگایا ہے اگر یہی عقائد باطلہ علماء دیوبند کے پاس روانہ کیئے جائیں تو وہ بھی کفر ہی کا فتویٰ صادر فرمادیں گے انہوں نے اپنی کتاب ''عقائد علماء دیوبند'' اور ''عقائد وہابیہ نجدیہ'' و کتاب ''الشہاب الثاقب'' مصنفہ مولانا حسین احمد صاحب مدنی میں علیحدہ علیحدہ تحریر کیئے ہیں اور یہ بتلایا ہے کہ عبدالوہاب نجدی ظالم باغی خونخوار شخص تھا اور ہم ان میں سے نہیں ہے یہ ہم پر بہتان لگایا گیا ہے اور ہمارے عقائد اہل سنت والجماعت کے ہیں اور علمائے بریلی بدعتی ہیں انہوں نے اپنی طرف سے بہت سے نئے کام ایجاد کئے ہیں جو کہ صرف اپنے پیٹ پالنے کیلئے ایجاد کیئے ہیں اور عوام کو دھوکہ دیا ہے یہ تمام نئے کام قرون اولی کے مسلمانوں میں نہیں تھے علاوہ ان کتابوں کے اور کتابوں میں بھی ان کا جواب دیا گیا ہے جیسے کتاب ''فیصلہ کن مناظرہ''، ''دیوبند سے بریلی تک''، ''المہند علی المفند''، ''اصلاح الرسوم''، ''شریعت یا جہالت''، ''السحاب المدرار''، ''ترجیۃ الخواطر''، ''راہ سنت''، ''توضیح البیان''، ''بدعت کی باتیں'' ''بدعت کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ دریافت طلب یہ ہے کہ واقعی جو ان کتابوں میں تحریر ہے کیا وہ غلط ہے یا ہمارے سمجھ میں نہیں آیا ان کتابوں میں بڑی بڑی کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں میں اپنے عقائد سے بدلہ نہیں ہوں اب میری دلی تسکین کیلئے ان کا جواب مفصل تحریر فرمائیں تا کہ میں اپنے عقائد صحیح میں مضبوط اور قائم رہوں اور ان ۱۱ر کتابوں کو پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔

بندہ حسن جوالاپوری کلیر سہارنپور

الجواب :— اتنی بات ہر دیوبندی کو تسلیم ہے کہ ''براہین قاطعہ''، ''حفظ الایمان''، ''تحذیر الناس'' میں وہ عبارتیں لفظ بہ لفظ موجود ہیں جن پر علماء نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اگر وہ عبارتیں نہ ہوتیں تو افترا و بہتان کہنا صحیح ہوتا اب انکے مفاہیم میں اختلاف ہونا ضرور ہے مجرم اپنے جرم کا اقرار مشکل سے کرتا ہے اگر وہ اقرار کرے تو اس کا جرم ختم ہوجائے جو مفہوم و مطلب ان عبارتوں کا تھا علماء اہل سنت نے پیش کیا اس کا فوٹو بھی لیکر بتایا ''وقعات السنان وادخال السنان'' وغیرہا کے جواب سے دیوبندی جواب سے اب تک عاجز رہے اور انشاء المولی تعالیٰ عاجز رہیں گے تو انہوں نے اس قسم کے خرافات شروع کیئے۔

منظور نعمانی نے فیصلہ کن مناظرہ میں طرح طرح سے فریب دینے کی کوشش کی ہے یہی حال ''دیوبند سے بریلی تک'' کے مصنف کا بھی ہے مگر ان لوگوں نے جو باتیں کہیں ہیں ان کا جواب علماء اہل سنت بہت پہلے دے چکے ہیں اب ان اعتراض کا دہرانا پرلے درجے کی ہٹ دھرمی ہے۔ مثلاً اس کا یہ کہنا ہے کہ ''تحذیر الناس'' کی تین جگہ کی عبارت کو لیکر کفری معنی پہنائے گئے ہیں اور مصنف تو اس عقیدہ ختم نبوت کا قائل ہے یہ محض فریب ہے۔ ''تحذیر الناس'' کی ہر عبارت مستقل کفر ہے تو تقدیم وتاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضور آقائے نعمت سرور کونین ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا امکان ماننا

بھی کفر ہے اور اس عقیدہ ختم نبوت کو عوام کا خیال بتانا بھی کفر ہے "براہین قاطعہ" کی عبارت پر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی محض بکواس ہے "الموت الاحمر" میں ان عبارتوں پر دیوبندیوں نے جو کچھ کلام کیا ہے ان سب کا مفصل جواب ہے "حفظ الایمان" و "بسط البنان" کا رد بلیغ "وقعات السنان" و "قہر واحد دیان" میں موجود ہے۔ دیوبندیوں نے مابعد کی کتابوں میں کوئی جدید تاویل نہیں کی ہے وہی پرانی سڑی سڑائی تاویلیں پیش کر رہے ہیں پھر یہ تاویلیں ان کے قائلین سے کفر کو اٹھا نہیں سکتیں۔ وہ خود اپنی مراد ظاہر کر چکے انکی مرادیں واضح پھر اس کفر کو کون اٹھا سکتا ہے۔ "تحذیر الناس" والے نے ہزارہا جگہ ختم نبوت کا اقرار کیا ہو مگر تحذیر الناس کی ان عبارتوں کا قائل ہونے کی وجہ سے کافر ہی رہے گا جب تک اس قول سے بالاعلان توبہ و رجوع نہ کرے تجدید ایمان نہ کرے اور اب یہ مشکل ہے کہ وہ مر کر مٹی میں مل گیا ۔اسی طرح المہند اور الشہاب الثاقب وغیرہ میں جو عقائد بتائے گئے ہیں وہ کبرائے وہابیہ کے عقائد کے خلاف ہیں المہند ص ۷۵ میں عربی میں ہے هٰذه خلاصة تصديقات السادة العلماء المكة المكرمة زادها الله تعالىٰ شرفا و فضلاً اور اس کا اردو ترجمہ یہ کہتا ہے کہ یہ مکہ مکرمہ زاداللہ شرفاو تعظیما کے علما کی تصدیقات کا خلاصہ ہے۔ اب یہاں غور طلب یہ بات ہے کہ المہند تو سراسر تلبیس تھی ہی مگر اس عبارت نے انکی رہی سہی ساکھ کو بھی خاک میں ملا دیا کہ مکروفریب سے بھری کتاب پر بھی جو کچھ تصدیق کے نام سے لکھا گیا ہے وہ تصدیقی تحریریں پوری پوری مکمل اور انہیں الفاظ کے ساتھ نہیں ہیں بلکہ انکا خلاصہ ہے تو ضرور کانٹ چھانٹ کے بعد چھاپی گئی پھر اس کتاب کا کیا اعتبار ہے ظاہر ہے جو مطلب کے خلاف باتیں رہیں ہونگی انہیں حذف کر کے خلاصہ بنایا ہے حالانکہ تصدیق و تقریظ کے چھاپنے کا قاعدہ و اصول یہی ہے کہ انہیں بے کم و کاست چھاپا جائے اب اہل دیوبند سے کیا امید کی جا سکتی ہے کہ انہوں نے تصادیق کے الفاظ میں کیا کیا دیانت داری کا مظاہرہ کیا ہوگا تو وہ علماء حرمین کی دستی تصدیق نہیں ہے بلکہ خلیل احمد کی تلبیس ہے پھر تصدیق میں یہ نہ لکھا گیا کہ تھانوی و گنگوہی و انبیٹھی و نانوتوی طواغیت دیوبندیہ کی عبارت کفریہ حق و صحیح ہیں ان عبارتوں کے قائل و راضی ہونے کے بعد بھی وہ مسلمان ہیں اور اس میں یہ بھی نہیں کہ حسام الحرمین میں جو ان کے طواغیت پر فتویٰ ان کی عبارتوں کی وجہ سے صادر فرمائے گئے وہ غلط ہیں ناقابل عمل ہیں نہ یہ ہے کہ حسام الحرمین میں جو ہمارے فتویٰ ہیں وہ ہمیں دھوکہ دیکر ہم سے لے گئے ہیں ہم نے ناواقفی میں لکھے ہیں نہ یہ ہے کہ وہ حسام الحرمین والے فتویٰ ہم نے واپس مانگ لئے اور اب جو انہیں پیش کرے وہ جھوٹا ہے نہ یہ ہے کہ خلیل احمد انبیٹھی نے ہمارے سامنے "حفظ الایمان" ص ۶ و ص ۷ "براہین قاطعہ" ص ۵۱ فوٹو فتاوائے گنگوہی۔ "تحذیر الناس" ص ۳ و ص ۱۴ و ص ۲۸ کی عبارات بعینہا بالفاظہا پیش کیں اور ہم نے غور کر کے سمجھا عبارات مندرجہ کتب مذکورہ میں کوئی کفر نہیں۔ ان عبارات مندرجہ کتب مذکورہ کا قائل و مصنف و معتقد و مصدق کافر نہیں مرتد نہیں جب یہ تفصیل و توضیح نہیں اور ہرگز نہیں اور المہند کی عیاریاں مکاریاں فریبکاریاں کھل چکیں اور باقرار خود اصل تصدیق چھاپی نہیں بلکہ خلاصہ چھاپا تو ثابت ہوا کہ وہ تصدیقات المہند و خلیل احمد کے خلاف تھیں اسلئے تلبیس کی اور اصل تصدیق کو چھپایا۔ یہ اکابر دیوبندیہ کی کذابیوں مکاریوں کا ادنیٰ مظاہرہ کھلا ہوا نظارہ ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

اور یہیں سے ثابت ہو گیا کہ حسام الحرمین حق و صحیح و درست ہے پھر ان تصدیقوں کے خلاصہ کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء مکہ معظمہ کے نام سے چھ تصدیقیں انبیٹھی نے لکھا جن میں تین غیر مکی ہیں لہذا یہ بھی جھوٹ ہوا اور ناقابل قبول اور دو تصدیقیں مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب کی واپس مانگ لی گئیں انہیں پھر بھی لکھنا حیائی اور تلبیس ہے تو چھ میں سے پانچ مردود و باطل ہو گئیں اور پہلی کو خلاصہ کر کے اور خلاصہ لکھ کر خود انبیٹھی باطل و مردود ٹھہرا چکا تو مکہ معظمہ کے کسی عالم کی بھی کوئی تحریر المہند کی حمایت میں نہ

رہی یہی حال علمائے مدینہ کی تصادیق کا ہے کہ وہاں بھی اصل تصادیق نہیں بلکہ خلاصہ شائع کیا گیا ہے۔ اور اس میں بھی فریب اور تلبیس کی ہے کہ الامان والحفیظ چنانچہ علمائے مدینہ کی تصدیقات بتانے کیلئے ص ۶۳ر میں لکھا کہ سب سے پہلے امام فقہائے زمانہ ----- حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں اب آپ خود غور فرمائیں کہ دیوبندیوں کا بڑا محدث و معتبر و مستند خلیل احمد نے کتنی عظیم تلبیس کی ہے کہنا پڑا دھوکہ دیا کہ جب علماء مدینہ نے اس کی تصدیق نہ کی تو خلیل احمد نے مولانا برزنجی کے رسالہ "كمال السيوف والتقويم" کے تین مقاموں کی مختلف عبارتیں قطع و برید کر کے نقل کیں اور اس کی ساری تصدیقات اور مہریں کہ عوام سمجھیں کہ سب تصدیقیں المہند ہی پر ہیں یہ مختصر حال تصدیق کا ہے جس میں ذرہ برابر صداقت کی جھلک نہیں بلکہ مکمل تلبیسات اور فریب و دجل ہے صداقت اس وقت ہوتی کہ ان کفری عبارتوں کو پیش کرتے اور علمائے حرمین طیبین سے اس بات کا فتویٰ لیتے کہ یہ عبارتیں کفری نہیں حسام الحرمین میں جو فتویٰ دیا گیا ہے وہ غلط ہے مولانا احمد رضا خاں قدس سرہ نے ہمیں دھوکہ دیا پھر المہند کے مضامین قصر وہابیت و دیوبندیت کو ڈھادینے والے ہیں المہند میں "فتاویٰ رشیدیہ" و "تقویت الایمان" و "حفظ الایمان"، "براہین قاطعہ"، "تحذیر الناس" کے خلاف عقائد اہل سنت و جماعت کو لکھ کر فتویٰ لیا گیا ہے اور اپنا وہ عقیدہ بتایا ہے جو اہل سنت و جماعت کا ہے مکر و فریب کی اس سے زیادہ گندگی گھنونی چال نہیں ہو سکتی ہے چنانچہ علامہ سیفسطی کی تصدیق کے نام سے ایک مضمون چھاپا ہے جو ص ۶۹ پر ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں کچھ استبعاد نہیں کیونکہ حضرت ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں علامہ کی اس عبارت نے دیوبندی دھرم اور اسکی پستک "تقویت الایمان" کو جہنم رسید کر دیا اس کے صفحہ ۸ میں ہے کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ طاقت ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ اور اسی میں ہے "کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے" اور ص ۲۳ر میں ہے کہ "جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل سمجھ کر اس کو مانے سو اب اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے" اور ص ۴۳ر پر ہے کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ امام الوہابیہ کے فتویٰ سے المہند ص ۶۹ر کا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے اور جو اس عقیدہ کی تعلیم دے وہ مشرک اور مشرک گر ہے اور اگر حضور اقدس ﷺ کو کچھ اختیار نہیں اور المہند امام الوہابیہ کے فتویٰ سے شرکی کتاب ہے لہٰذا اس کا مصنف اور اس کے مصدقین ہندی مشرک ٹھہرے دیوبندیوں کو امام الوہابیہ کا یہ شرکی فتویٰ مبارک ہو فلعنته الله على الكافرين اسی "تقویت الایمان" میں حضور ﷺ کے بارے میں لکھا ہے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں مرنے والا ہوں علامہ موصوف کے فتوے سے اس قول کا بھی رد ہو جاتا ہے اب اگر "تقویت الایمان" کا یہ قول وہابیہ مانے تو المہند جھوٹی اور المہند کو صحیح مانیں تو "تقویت الایمان"، "فتاویٰ رشیدیہ" جھوٹی قرار پائیں گی اور حقیقت میں تینوں کتابیں جھوٹی ہیں پھر "براہین قاطعہ" کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے بھی حضور اقدس ﷺ کے میلاد اقدس میں تشریف آوری کا بہت زوردار رد کیا ہے اور اس میں وہ کفری بول بکا ہے جس پر علماء نے اسے کافر بتایا علامہ کہ اس ارشاد نے تو اسے جہنم کے نچلے حصہ میں پہونچا دیا "التلبیسات" میں تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا "البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے" ص ۲۳ر مگر درحقیقت ان کا یہ عقیدہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے جہت و مکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو

امام الوہابیہ دہلوی کی ''ایضاح الحق'' ص ۳۵ و ص ۳۶ ''و تنزیہ او تعالی از زمان و مکان و جہت و ماہیت و ترکیب عقلی (الی) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس سے عقائد دینیہ سی شمارد'' یہ عیاری ہے کہ عقیدہ کچھ اور ہے اور ظاہر کچھ اور کرتے ہیں التکییسات ص ۱۷ ر میں لکھا ہے ''جو اس کا قائل ہو نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے'' یہاں تو یہ ظاہر کیا اب ذرا ''تقویت الایمان'' اور ''براہین قاطعہ'' کی عبارتوں کو ملاحظہ کریں کہ اس میں کیا عقیدہ لکھا ہے ''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے'' ''تقویت الایمان'' ص ۶۸ اور ''براہین قاطعہ'' ص ۳۰ ر اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہ کہہ دیا وہ خود نص کے موافق کہتا ہے ''اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار چھاپ چکے ہیں اس کے خلاف التکییسات میں ظاہر کر کے اپنے ایمان دار ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں ''التکییسات'' ص ۱۸ ر کی عبارت ملاحظہ ہو ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے جن کا ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالی کا فضل عظیم ہے ''اس عبارت سے سارا قصر وہابیہ مسمار ہو گیا یہ عبارت دلیل صریح ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کی وسعت پر اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونے پر اب ''تقویت الایمان'' کا ص ۳۱ ر ملاحظہ ہو جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا نہ دوسرے کا'' اور ''براہین قاطعہ'' میں لکھا ہے ''اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں تو ظاہر ہو گیا کہ حقیقت میں عقیدہ یہ ہے اور ظاہر وہ کیا گیا جو التکییسات میں ہے اس فریب و دجل کی داد دیجئے''۔ ''التکییسات'' ص ۱۹ میں لکھا ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے بعض حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے ''اور ''براہین قاطعہ'' میں اسی خبیث نے شیطان لعین کے لئے وسعت علم ثابت کیا اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار کیا۔ یہاں جس چیز کو کفر بتایا اس کے قائل خود آنجناب ہی ہیں۔ ''براہین قاطعہ'' ص ۴۷ ر میں لکھتے ہیں ''شیطان ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے ہر عاقل پر روشن ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کیلئے یہ کہہ دیا کہ مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ نہ نبی رسول آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا تو اب عبارت ''براہین قاطعہ'' جو اس قائل کا حقیقی عقیدہ ہے اس کا کفری ہونا روشن اور خود اپنے قول سے مصنف ''براہین قاطعہ'' و مصدق (رشید احمد گنگوہی) دونوں کافر ہو گئے یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ منظور نعمانی نے فیصلہ کن مناظرہ میں جو بحث اس عبارت کے متعلق کی ہے محض باطل ہے کہ خود ''براہین قاطعہ'' کا مصنف عبارت ''براہین قاطعہ'' کو التکییسات میں کفر بتا رہا ہے اور صاف لکھ رہا ہے کہ جو شخص کسی کو حضور علیہ السلام نے اعلم بتائے وہ کافر ہے اور یہیں سے منظور کی پیش کردہ عبارت یجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی الخ کا جواب ہو گیا اسی طرح ''التکییسات'' ص ۲۴ ر میں ہے جو شخص نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعا کافر ہے اور ''حفظ الایمان''

ص ۷و۸ کی عبارت پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا (الی آخرہ) اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ "حفظ الایمان" کی عبارت مذکورہ صریح کفری ہے اور اگر منظور نعمانی اور حسین احمد ٹانڈوی کی اس عبارت سے متعلق تاویلوں کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو بات اور زیادہ واضح ہو جائے گی جس کا اب تک دیوبندی جواب نہ دے سکا نہ اعتراض کو اٹھا سکتا۔

"التلبیسات" ص ۲۴/ پر میلاد شریف کیلئے جو کچھ لکھا ہے اسے ملاحظہ کیجئے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ میلاد شریف کو اعلیٰ درجے کا مستحب بتایا اور اس کو بدعت سیاہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا ہے یہ بڑا فریب ہے کہ ان کا عقیدہ وہ ہے جو "فتاویٰ رشیدیہ" جلد ا ص ۵۰ پر لکھا ہے سوال مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں ؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود و عرس کرتے تھے یا نہیں ؟ الجواب عقد مجلس اگرچہ اس میں امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے لہٰذا اس زمانہ میں درست نہیں اور جلد ۲ ص ۱۴۵/ میں ہے مسئلہ محفل میلاد میں جس میں روایت صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے ؟ جواب ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے اسی فتاویٰ کے جلد ۳ ص ۱۴۵/ میں ہے کہ کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی مولود اور عرس درست نہیں اب آپ خود عبارتیں ان کتابوں سے مطابق کر لیں اور بنظر انصاف دیکھیں کہ ان کے مذہب و عقاید میں کس قدر تضاد ہے کتابوں میں کس قدر تضاد ہے اور ظاہر ہے کہ پہلی کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے وہی درحقیقت ان کا عقیدہ ہے اور التلبیسات میں جو کچھ لکھا ہے وہ براہ عیاری و مکاری ہے اب دوسرا انداز فریب ملاحظہ ہو کہ خود سوالات لکھے اور خود جوابات لکھے اپنے ہی گھر کے لوگوں کی تصدیقیں کرائیں جو ابوں میں وہ فریب کاریاں کی جس کی قدرے جھلک اوپر مذکور ہوئی اب اس مجموعہ فریب کو لیکر حرمین طیبین گئے تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اور ان سے کسی طرح تصدیق کرالیں تاکہ کہنے کو تو ہو جائے کہ حسام الحرمین میں علماء حرمین طیبین نے جن بدلگاموں پر کفر کا حکم دیا تھا انہوں نے ان کا اسلام تسلیم کر لیا مگر اللہ تعالیٰ ربانی علماء کا محافظ ہے مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علماء اسلام کے تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں تو غیروں کے نام سے تصدیقیں شائع کیں علماء نے اپنے اپنے الفاظ اور اپنی اپنی تصدیقیں واپس لے لیں تحمیں انہیں مصدقین سے بتایا پھر اصل تصدیقات کو چھپایا مگر سنی مسلمان اور سنی علماء کرام اول نظر میں اس کے تلبیسات سے آگاہ ہو گئے اور المہند کو مردود قرار دے دیا لہٰذا اس کا حوالہ دینا اور اسکی باتوں کو صحیح جاننا باطل و فاسد خیال ہے اور حسام الحرمین کے مقابل لانا محض جہالت ہے اگر المہند کی تلبیسات کو دیوبندی صحیح جانتے ہیں تو وہ مذکورہ بالا کتابوں کے مضامین سے انکار کریں اور توبہ و رجوع کریں اور بالاعلان پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اور ان کتابوں کو دریا برد کر دیں مگر شاید کوئی دیوبندی اس پر تیار نہ ہو گا کہ اللہ عزوجل نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے انکے لئے لا یعودون آچکا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ہر طرح سے اپنے دام فریب میں لانے کی سعی کرتے ہیں مگر توبہ رجوع نہیں کرتے ان پر حق واضح ہو چکا ہے اپنی تحریروں کے ذریعہ "براہین قاطعہ" "تحذیر الناس"، "حفظ الایمان" کے کفریات تسلیم کر چکے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور ان ظالموں نے علمائے اہل سنت کیلئے جو کچھ کہا ہے وہ اس سے بری ہیں اس دور میں جو نئے کام ایجاد ہیں ان میں جو اصول شرع پر مکروہ و بدعت ہیں اسے ہم بدعت و حرام و مکروہ جانتے ہیں اور جو جائز و مباح ہیں اسے جائز اور مباح کہتے ہیں۔ معمولات اہل سنت و جماعت پر اعتراض کرنا کوئی تعجب خیز بات نہیں انہیں بدعت بتانا بھی تعجب نہیں ہے مگر اس باب میں بھی انکے اقوال الجھے الٹے ہیں اور ان باتوں کا مکمل جواب "رسائل علماء اہل سنت" وجماعت میں مذکور ہیں دیوبندی ان عقائد باطلہ کی ایجاد کر کے خود پکے بدعتی گمراہ

بد مذہب ہیں اور یہ بدعت کی اعلیٰ قسم ہے قرون اولیٰ میں کسی کام کا نہ ہونا اسے بدعت نہیں بنا دیتا ہے جہالت دیوبندیوں کو لے ڈوبی ہے علماء اعلام نے بدعت کی پانچ قسم گنائی ہیں ایک تمثیل ملاحظہ ہو زبان سے نیت کرنا بدعت ہے قرون اولیٰ میں نہ تھا اور صحابہ و تابعین وائمہ دین تک اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے اور اب فقہاء اسے مستحب فرماتے ہیں ابن القیم نے زبان سے نیت کرنے میں ۱۱ر بدعتیں گنائی ہیں اس کیلئے کسی دیوبندی نے شور نہ مچایا اور نہ رد کا اس طرح صدہا امور وہ ہیں جو قرون اولیٰ میں نہ تھے اور اب بلا نکیر معمول ہیں اور بعض وہ ہیں جس پر دیوبندی بھی عامل ہیں تو ایسی باطل بات کہنے میں دجل و فریب کے سوا اور کوئی کارفرمائی نہیں ہے یہ مختصر عرض ہے اسے دیکھیں اور غور کریں جہاں شبہ ہو دریافت کر سکتے ہیں یہ دور پر فتن ہے وہابیوں اور دیوبندیوں کی کتابوں کے مطالعہ سے بچیں کہ شیطان کو وسوسہ ڈالنے میں دیر نہیں لگتی نسال الله العفو و العافية فى الدين والدنيا والآخره والاستقامة على الشريعة الطاهره وما توفيق الابا لله عليه توكلت و اليه انيب و صلى الله تعالىٰ على سيد الانبياء و على آله وصحبه وبارك وسلم۔

کتبہ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہ

مرکزی دار الافتاء ۸۲ر سوداگران بریلی شریف

۸۲ر سوداگران بریلی شریف

قارئین سے معذرت

قارئین سنی دنیا سے ادارہ معذرت خواہ ہے اسلئے کہ گذشتہ شمارے وقت مقررہ پر کمپیوٹر کی تکنیکی خرابی کی وجہ سے نہیں نکل سکے۔ آپ کو سنی دنیا کا ضرور انتظار رہا ہوگا اس کا ادارہ کو شدت سے احساس ہے، انشاء اللہ اب آئندہ وقت پر پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائیگی۔ (مینیجر ادارہ)

ایوارڈ یافتہ گان

ہر سال "آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ" عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرتی ہے۔ اس میں تین ایوارڈ دیئے جاتے ہیں۔ اس بار درج ذیل ایوارڈ ان حضرات کو جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری نے اپنے ہاتھوں سے نوازے۔

☆ امام احمد رضا ایوارڈ ☆

برائے تحقیق: مولانا محمد عیسیٰ رضوی (گر سہائے گنج)

☆ حجۃ الاسلام ایوارڈ ☆

برائے پبلیشر: الحاج محمد سعید نوری (بمبئی)

☆ حضور مفتی اعظم ہند ایوارڈ ☆

برائے قومی و ملی خدمات: ماسٹر شاہد خاں

(صدر جماعت رضائے مصطفیٰ شاخ فریدپور)

آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ کے ذمہ داران مذکورہ حضرات کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور امید رکھتے ہیں رضویات پر تحقیق اور تبلیغ کا کام مزید تیز رفتار سے جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو دارین کی نعمتوں سے نوازے اور صحت و سلامتی اور خلوص کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائیں۔ امین

نبیرۂ اعلیٰ حضرت محمد عسجد رضا خاں قادری

(صدر آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ ۸۲ر سوداگران بریلی شریف)

عقائد سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا اجمالی تذکرہ

از: محمد عبدالقادر رضوی دارالعلوم اسحاقیہ جودھپور (راجستھان)

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طبقے کا انسان عروج وارتقاء کی منازل کی طرف معمول بالعمل ہے۔ ہو بہو اسی طرح اس ترقی یافتہ دور میں نت نئے فتنوں وفرقوں کا بھی دور دورہ ہے فتنہ پرور، وفرقہ پرست لوگوں کی بھی ہماہمی اور فرقہ بازی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے، آئے دن ایک نت نئے فرقے کے پیدا ہونے کا امکان ہے اور رفتہ رفتہ کتنے تو پیدا ہو کر اپنے ناپاک وجود کے ساتھ اس خاکدان گیتی پر موجود ہیں اور امت محمدیہ میں کتنے فرقے نو پید ہوں گے اسی کی تفصیل کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کا فرمان نشان ہے کہ حدیث پاک میں ہے عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله ﷺ ان بنئی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملةً و تفرق امتی علیٰ ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی رواه الترمذی و ابو دائود (مشکوۃ شریف ص ۳۰) **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بنی اسرائیل ۷۲/ فرقوں میں بٹی تھی اور میری امت ۷۳/ فرقوں میں بٹ جائے گی وہ سب جہنمی ہیں مگر ایک فرقہ (ملت) جنتی ہوگا عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کون ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلے گا----مذکورہ بالا فرمان مصطفیٰ ﷺ سے معلوم ہوا کہ یہ تمام فرقہائے باطلہ مثلاً دیوبندی، وہابی، وغیر مقلدین، مودودی، تبلیغی، رافضی، شیعہ، خارجی، بوہرہ، خوجہ، قادیانی وغیرہ سب کے سب جہنمی ہیں مگر ایک فرقہ (ملت) یعنی اہل سنت وجماعت ہی ایسی ایک جماعت ہے جو حضور اقدس ﷺ کے ہر افعال واقوال و اطوار کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ والحمد للہ اہل سنت وجماعت کا طرہ امتیاز ہے کہ حضور کائنات ﷺ کی ہر سنت کو وصحابہ کے ہر طریقہ کو اپنے دلوں میں بسائے ہوئے ہے اور یہ اس صادق ومصدوق (ﷺ) کا فرمان ہے کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی جنکو صادق وامین کہا جنکی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہوا ایک ایک جملہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہی نہیں بلکہ ضروری ہیں۔

محترم قارئین! جس طرح رفتہ رفتہ آفتاب اپنی شعاعوں کو پورے جہان پر بکھیرتا ہے بالکل اسی کے مانند یہ فرقہائے باطلہ والے یعنی دیوبندی، وہابی، غیر مقلدین، خارجی، نیچری وغیرہ اپنے مکرو فریب کے پوشیدہ جال کو پوری دنیا پر رفتہ رفتہ پھیلانے میں مشغول بالعمل ہیں۔ بھولی بھالی عوام اہل سنت کو میلاد وفاتحہ سلام وقیام پر نکتہ چینی کر کے بھکاتے ہیں اس طرح آہستہ آہستہ ایمان کو متزلزل کر دیتے ہیں اور اپنا ہم نوالہ وہم پیالہ بنا لیتے ہیں----خیال رہے کہ فرقہائے باطلہ والے یعنی دیوبندی، وہابی، وغیر مقلدین، وغیرہ عقائد میں ایک جیسے ہی ہیں ان سب فرقوں کے عقائد اہانت رسول وکفریہ کلمات پر مشتمل ہیں۔ اسلئے عوام اہل سنت کو چاہئے کہ جس طرح میلاد وفاتحہ وسلام وقیام کی طرف اپنی توجہ کو منہمک کئے ہوئے ہیں اسی طرح عقائد سواد اعظم اہل سنت وجماعت کی طرف بھی اپنی توجہ کو مبذول کریں اسلئے کہ عقائد ہی اصل ہیں اگر عوام اہل سنت عقائد کی طرف توجہ دیں تو انشاء اللہ پوری دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے اسلئے عقائد اہل سنت کو پیش کیا جاتا ہے میں نے اکثر وبیشتر عقائد

مشہور زمانہ کتاب "شرح عقائد النسفی" سے اقتباس کیا ہے مذکورہ کتاب درس نظامیہ کی فن عقائد میں منفرد و بے مثال ہے اور بہت ہی جامع و مانع کتاب ہے بہت سی خوبیوں کی حامل ہے جو طالبان علوم نبویہ پر اظہر من الشمس واجمل من القمر ہے اب ترتیب وار عقائد پیش کئے جاتے ہیں غور سے پڑھیں اور ذہن نشین کریں۔

ذات باری تعالیٰ کے بارے میں عقائد اہل سنت و جماعت :- **عقیدہ** :اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ واحد و یکتا ہے یعنی عالم کا صانع واحد و یکتا اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ھواللہ تعالیٰ واحد (شرح عقائد النسفی ص ۳۱) **عقیدہ**:اللہ تعالیٰ ہی قادر علیم سمیع بصیر ہے (ص ۳۶) **عقیدہ** :اللہ تعالیٰ شائی و مرید ہے الشائی والمرید ص (۳۶) یعنی چاہنے والا اور ارادہ کرنے والا ہے ممکنات میں سے کوئی شئی خدا کی مشیت و ارادہ سے باہر نہیں **عقیدہ** :اللہ تعالیٰ قدیم ہے یعنی اسکے وجود کی ابتدا نہیں ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ھوالاول والآخر ہ **عقیدہ**:اللہ تعالیٰ عرض نہیں اسلئے کے عرض اپنی ذات سے قائم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ قائم بذاتہ ہے لیس لعرض لانہ لا یقم م بذاتہ (شرح عقائد النسفی ص ۳۶) **عقیدہ** :اللہ تعالیٰ جوہر نہیں اسلئے کے جوہر نام ہے ہمارے نزدیک جو تقسیم کو قبول نہیں کرتا اور وہ متحیز ہے اور جسم کا جزء بھی اور اللہ تعالیٰ جسمیت و تحیز سے پاک و منزہ ہے ولا جوہر (ص ۳۸) عقیدہ اللہ تعالیٰ جسم والا نہیں کیونکہ جسم مرکب و متحیز ہے اور یہ سب حدوث کی علامات ہیں اور اللہ تعالیٰ حادث نہیں قدیم ہے (ص ۳۷) **عقیدہ** :اللہ تعالیٰ مصور نہیں یعنی شکل و صورت والا مثلاً انسان اور فرس اسلئے کے یہ سب جسم کے خواص سے ہیں جب اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے تو خواص جسم سے بدرجہ اولیٰ پاک و منزہ ہے ولا مصور (ص ۳۸) **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ حد و نہایت والا نہیں اسلئے کہ حد اس چیز کی ہوتی ہے جس کا حصر و انتہا ہو اور اللہ تعالیٰ کی کوئی حد و انتہا نہیں ولا محدود (ص ۳۹) **عقیدہ**:-اللہ تعالیٰ معدود نہیں یعنی عدد اور کثرت والا نہیں ولا معدود (ص ۳۹) **عقیدہ** :- اللہ تعالیٰ کیفیت والا نہیں یہاں کیفیت سے مراد رنگ ،بو، مزہ، گرمی سردی وغیرہ ہے جو جسم کی صفت ہیں ولا بالکیفیۃ وھو تعالیٰ متعال عنہ **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ کسی مکان و جہت میں متمکن نہیں یعنی کسی مکان یا جگہ میں ٹھہرا ہوا نہیں اسلئے کے اللہ تعالیٰ مکان و تمکن سے پاک و منزہ ہے ولا یتمکن فی مکان (ص ۳۹) آج کل عوام میں مشہور ہے کہ کوئی بھی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں اوپر والا جانتا ہے یا اللہ اوپر ہے اس طرح کے الفاظ بولنے سے عوام کو بچنا چاہئے کہ ایسا کہنا بھی منجرالی الکفر ہے **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ پر زمانہ جاری نہیں ہوتا یعنی زمانے کے تغیر سے متغیر نہیں ہوتا ہے وہ تمام زمانوں سے مستغنی ہے کوئی زمانہ اس کا ظرف نہیں ولا یجری علیہ زمان (ص ۴۰) **عقیدہ** !اللہ تعالیٰ کے مشابہ کوئی چیز نہیں یعنی دنیا کی کوئی چیز اسکے مثل نہیں ولا یشبہ شئ (ص ۴۲) **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز نکلی ہوئی نہیں یعنی اسکے علم و قدرت سے کوئی شئی باہر نہیں وہ ہر ظاہر و پوشیدہ کو جانتا ہے ولا یخرج لمہ وقورتہ شیئ (ص ۴۳) اور اس پر نصوص قطعیہ دال ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے فھو بکل شیئ علیم **عقیدہ** !اللہ تعالیٰ متکلم بکلام ہے وہ کلام کرنے والا ہے اور یہ اسکی صفت ہے متکلم بکلام و ھو صفۃ لہ اور اللہ تعالیٰ کے متکلم ہونے پر انبیاء کرام کا اجماع ہے (التلخیص و شرح عقائد النفی ص ۵۳۰) **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ نہ کسی کا غیر ہے اور نہ کوئی اسکا غیر ہے یعنی اللہ کی صفات نہ عین ذات ہے اور نہ ہی ذات وھی لا ھو ولا غیرہ یعنی ان صفات اللہ تعالیٰ لیست عین الذات ولا غیر الذات (ص ۴۶) اسلئے کے یہ صفات واجب ہے ذات واجب تعالیٰ کیلئے یعنی انھا واجبۃ لذات الواجب (شرح عقائد النفی ص ۴۷) **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ کیلئے ہر عیب و نقص محال ہے جیسے جھوٹ، جہل، بھول، ظلم بے حیائی وغیرہ تمام برائیاں خدا کیلئے محال

ہیں اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک و منزہ ہے آج لوگ خدائے تعالیٰ کیلئے جھوٹ کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے (العیاذ باللہ) پھر ایک جھوٹ ہی پر کیا ختم سب برائیاں اس کے اندر موجود ہوں گی مثلاً چوری، فتنا، ظلم وغیرھا عیوب کثیرہ عویدہ تعالیٰ الله عن ذالك علواً كبيراً خدا کیلئے کسی نقص و عیب کو ممکن جاننا خدا کو عیبی ماننا ہے بلکہ خدا ہی کا انکار کرنا ہے اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے ہر آدمی کو بچائے (آمین) شرح مقاصد میں ہے الكذب محال بالجماع العلماء لان الكذب نقص بالا تفاق العقلاء وهو على الله تعالىٰ محال اور شرح عقائد جلالی میں ہے الكذب نقص والنقص عليه محال لہٰذا جھوٹ خدا کیلئے نہ ممکن ہے اور نہ زیر قدرت ہے **عقیدہ** :- اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے يضل من يشاء و يهد كا من يشاء **عقیدہ** :- اللہ تعالیٰ ہر اچھے برے اعمال عباد کا بھی خالق ہے جیسے کفر اور ایمان اور طاعۃ اور عصیان وغیرہ والله تعالىٰ خالق لا فعال العباد من الكفر والايمان والطاعة والعصيان (ص ۷۵) **عقیدہ** :- بندہ اگر اچھے اعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور اگر بندہ برے اعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے یعنی کوئی بندہ کفر کرے تو اللہ راضی نہیں ہوتا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ولا يرضى لعباده الكفره **عقیدہ** :- بندہ اگر اچھے اعمال کرے تو اللہ تعالیٰ ثواب دیتا ہے اور اگر برے اعمال کرے تو عذاب دیتا ہے (ص ۸۱) **عقیدہ** :- اور موت میت کے ساتھ قائم ہے اللہ تعالیٰ ہی کی مخلوق ہے بندے کا اس میں کوئی دخل نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول خلق الموت والحيوة ه والموت قائم بليت مخلوق اللہ تعالیٰ (شرح عقائد النسفی ص ۹۴) **عقیدہ** :- قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی کلام نفسی وہ غیر مخلوق قدیم ہے اسلئے کے اللہ کا کلام آواز سے پاک و منزہ ہے اور یہ قرآن جو حروف اوراق پر ہیں اور جس کو ہم پڑھتے ہیں یہ مخلوق و حادث ہے جیاکہ قولہ علیہ السلام القرآن کلام اللہ غیر مخلوق و حادث ہے جیسا کہ قوله عليه السلام القرآن كلام الله غیر مخلوق (بہار شریعت اول ص ۱۸)

عقائد متعلقہ انبیاء کرام علیہم السلام عقیدہ :- نبی ہونے کیلئے اس پر وحی کا نزول ضروری ہے خواہ فرشتے کی معرفت ہو یا بلا واسطہ (بہار شریعت اول ص ۱۰) **عقیدہ** :- وحی نبوت انبیاء کے لئے خاص ہے کسی غیر کیلئے ماننا کفر ہے (بہار شریعت اول ص ۱۳) **عقیدہ** :- نبی کیلئے نبوت کا زوال جائز جاننا کفر ہے (بہار شریعت اول ص ۱۳) **عقیدہ** :- انبیاء کرام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلئے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہ سے قبل نبوت و بعد نبوت بالاجماع مطلقاً معصوم ہیں (بہار شریعت اول ص ۱۴) جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے ان الانبياء معصومون عن الكذب خصوصاً فی عصمتهم عن سائر الذنوب (ص ۱۳۹) عقیدہ :- انبیاء میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام آئے اور سب سے آخر میں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے جیسا کہ شرح عقائد میں ہے و اول الانبياء ادم و اخر هو محمد عليهما السلام (ص ۱۳۵) خلقت انبیاء میں سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ ہیں اور انبیاء میں سب سے آخر میں اللہ نے آپ کی بعثت فرمائی جیسا کہ حدیث پاک میں ہے جعلتك اول النبيين خلقاً و آخرهو بعثاً رواه الترمذی اور دوسری حدیث پاک میں ہے كنت نبياً و آدم بين الروح والجسد (شرح عقائد النسفی) **عقیدہ** :- انبیاء کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل و اعلیٰ ہیں ولی کتنا ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے (بہار شریعت اول ص ۱۵) جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے ورسل البشر افضل من رسل الملائكه (ص ۱۷۶) **عقیدہ** :- تمام انبیاء کرام اللہ عزوجل کے حضور

عظیم وجاہت وعزت والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کے مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے (بہار شریعت اول ص ۱۷) **عقیدہ** :- ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں جیسا کہ شرح عقائد النسفی کے حاشیہ ص ۱ پر ہے قال القاضی عیاض والصحیح الذی علیه الجمهور ان کل رسول نبی من غیر عکس (ص ۱۳۷) **عقیدہ**:- انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات و حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدۂ الٰہی کیلئے ایک آن کیلئے ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے ان کی حیات حیات شہداء سے بہت ارفع واعلیٰ ہے جیسا کہ حدیث مبارک صراحتاً دال وشاھد ہے ان الله حرم علی الارض ان تاکل الاجساد الانبیاء فنبی الله حی و یرزق رواه ابن ماجه (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱) **عقیدہ** :- اللہ عزوجل نے انبیاء کرام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ اللہ کے عطا کرنے سے ہے یعنی انبیاء کا علم غیب عطائی ہے اور علم عطائی اللہ کیلئے محال ہے اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا علم و صفات و کمال ذاتی ہے (بہار شریعت اول ص ۱۴) جیسا کہ قرآن مجید میں ہے علم الغیب فلا یظهر علی غیبه احداه الا من ارتضی من رسول (قرآن سورہ جن آیت ۲۷) اور دوسری آیت والا ہے وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسوله من یشاء (قرآن سورہ آل عمران آیت ۱۷۹) اور بہت سی احادیث کریم انبیاء کے علم غیب پر دال و شاہد ہیں **عقیدہ** :- ہر نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے (بہار شریعت اول ص ۱۵) **عقیدہ** :- نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت وریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر لے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے (بہار شریعت اول) **عقیدہ** :- انبیاء کی تعداد متعین کرنا جائز نہیں اس لئے کے اس باب میں خبریں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو ثبوت سے خارج ماننے یا غیر کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے (بہار شریعت اول ص ۱۶) **عقیدہ** :- تمام انبیاء کرام اللہ کی جانب سے مبلغین و مخبرین ہوتے ہیں جیسا کہ شرح عقائد نسفی میں ہے و کلهم کانوا مخبرین مبلغین عن الله (ص ۱۳۹) **عقیدہ**:- اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا خاتم حضور اقدس ﷺ کو بنایا یعنی حضور خاتم النبیین ہیں کہ حضور کے بعد یا زمانے میں کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز مانے یا جائز جانے کافر ہے (بہار شریعت اول ص ۱۸) جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ولکن رسول الله خاتم النبیین (پارہ ۲۲) **عقیدہ** :- حضور اقدس ﷺ افضل جمیع مخلوق الٰہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب کمالات جمع کر دیئے گئے (بہار شریعت اول ص ۱۸) **عقیدہ** :- حضور اقدس ﷺ پوری مخلوق کو نعمتیں بانٹتے ہیں اور حضور کو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے انما انا قاسم والله یعطی متفق علیه (مشکوٰۃ شریف ص ۳۲) **عقیدہ** :- انبیاء کرام کے مختلف درجے ہیں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا ومولیٰ حضور سرور کائنات ﷺ ہیں **عقیدہ** :- حضور اقدس ﷺ کو اللہ عزوجل نے مرتبۂ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق طالب رضائے مولیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ طالب رضائے مصطفیٰ اسی لئے مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں :

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ☆ خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

عقیدہ :- منصب شفاعت حضور اقدس ﷺ کو دیا جا چکا ہے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں اعطیت الشفاعة اور قرآن مجید واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنات (سورہ محمد) اور دوسری جگہ سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں شفاعتی لاهل الکبائر من امتی

(مشکوٰۃ ص ۴۹۰) **عقیدہ** :- اور حضور ﷺ کی اذن سے دیگر انبیاء کرام وشھداء وصحابہ وصلحاء واتقیاء و علماء بھی شفاعت کریں گے جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے والشفاعۃ ثابتۃ للرسل والاخیارھم (ص۱۰) الصلحاء والاتقیاء والانبیاء والشھداء والاصحاب والعلماء فی حق اھل الکبائر (۱۴۰ حاشیہ ۱۳) **عقیدہ** :- حضور اقدس ﷺ کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جھان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا (بہار شریعت اول ص ۱۹) جیسا کہ حدیث پاک میں لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (بخاری شریف وبداوی ص ۷۰) نیز اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے علامہ محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ فیوض الباری جلد اول کے اندر تحریر فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سے محبت کرنا ایمان کیلئے شرط ہے **عقیدہ** :- حضور اقدس ﷺ کے خصائص میں سے معراج بھی ہے حضور اقدس ﷺ نے حالت بیداری میں اور جسم وروح دونوں کے ساتھ مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں اور کرسی وعرش تک بلکہ بذیے عرش تک رات کے ایک خفیف حصہ میں معراج فرمائی یہ حق ہے جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے والمعراج لرسول اللہ ﷺ فی الیقظۃ بشخصہ الی السماء ثم الی ماشاء اللہ من العلیٰ حق (ص ۱۴۳) جو معراج کا مسجد حرم سے لیکر مسجد اقصیٰ تک کا انکار کرے وہ خارج اسلام ہے اور جو شخص معراج آسمانی کا انکار کرے وہ بد مذہب ضال و مضل ہے اسلئے کہ مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک معراج قطیعۃ دلالۃ سے ثابت ہے اور معراج آسمانی احادیث مشھورہ سے ثابت ہے جیسا کہ شرح عقائد النسفی کے حاشیہ ۲ پر ہے من انکر المعراج ینظر ان انکر الاسراء من مکۃ الی بیت المقدس فھو کا فر و لوانکر المعراج من بیت المقدس ل یکفر (ص ۱۴۴) **عقیدہ** :- حضور ﷺ کی اطاعت و پیروی عین اطاعت الٰہی ہے طاعت الٰہی بے طاعت حضور ناممکن ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ (پارہ ۵) **عقیدہ** :- حضور اکرم ﷺ کی تعظیم توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاھری نگاہوں کے سامنے تشریف فرماتے اب بھی اسی طرح آپ کی تعظیم وتوقیر فرض اعظم ہے (بہار شریعت اول ص ۲۱) **عقیدہ** :- حضور اقدس ﷺ حاضر وناظر ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ویکون الرسول علیکم و شھیداً (پارہ سیقول رکوع ۱۶) اور دوسری جگہ ہے انا ارسلنك شاھداً (سورہ الفتح آیت ۸)

عقائد متعلق قدر:- **عقیدہ** :- تقدیر حق ہے اس کا منکر کافر ہے اور تقدیر تین قسم پر منقسم ہوتی ہے ۱:- مبرم حقیقی، جو علم الٰہی میں کسی چیز پر معلق نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے مبرم حقیقی کی تبدیل محال ہے، معلق ۲:- محض، ملائکہ کے صحیفوں میں جسکا معلق ہونا ظاھر فرمادیا گیا ہو یعنی ملائکہ کے ساتھ خاص ہے، معلق شبیہ ۳:- مبرم صحف (دفتر) ملائکہ میں جس کی تعلیق مذکور نہیں مگر وہ علم انہیں میں معلق ہے اگر محبوبان خدا اس بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس سے روک دیا جاتا ہے مثلاً فرشتے قوم لوط پر عذاب لیکر آئے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے بآں قرب واختصاص بہت کچھ عرض معروض کی، یہاں تک کہ ان کی عرض و معروض کو قرآن مجید نے مجادلہ سے تعبیر کیا ارشاد ربّی ہے یجادلنا فی قوم لوط **ترجمہ** :- ابراھیم ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ مگر یہ عذاب مبرم حقیقی تھا اسلئے نہ روکا۔ قضائے معلق اولیاء کرام کی دعاؤں انکی توجہ، اعمال حسنہ سے ٹل جاتی ہے اور معلق شبیہ مبرم تک عام اولیاء کرام کی رسائی نہیں اکابر اولیاء کی ہے جو انکی دعا، توجہ سے ٹل جاتی ہے جیسا کہ حضور سیدنا غوث اعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کو فرمایا انی ارید القضاء بعد ما ابرم **ترجمہ**:- میں قضائے مبرم کو بدل دیتا ہوں اور اسی کو حدیث میں

فرمایاان الدعاء یرد القضاء بعد ما ابرم ترجمہ :-دعاء قضامبرم کوٹال دیتی ہے۔(ترجمۃالقاری شرح بخاری جلداول ص ۳۱۹)

مسئلہ :- برا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنااور مشیت الٰہی کے حوالہ کرنابہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جواچھا کام کرے اسے منجانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اس کو شامت نفس تصور کریں۔(بہار شریعت اول ص ۸)

عقائد متعلقہ ملائکہ :-**عقیدہ** :-فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت ان کو قدیم ماننا یا خالق ماننا کفر ہے (بہار شریعت اول ص ۴۴)**عقیدہ** :-فرشتے اللہ کے بندے ہیں اور کچھ عامل بامرہ ہی یعنی اس نے جس کام پر مقرر فرمادیا اس پر لگے ہوئے ہیں جیساکہ شرح عقائدالنسفی میں ہے الملائکۃ عباد اللہ تعالیٰ غاملون بامرہ (ص ۱۴۱)**عقیدہ** :-وہ وہی کرتے ہیں جو حکم انہیں ہے خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاًوہ اللہ کے معصوم بندے ہیں عقیدہ :-فرشتوں کو تعداد معین نہیں خدا جانے یا رسول خدا جانے جل جلالہ ﷺ۔

عقائد متعلقہ ایمان :-ایمان کہتے ہیں ہر اس چیز کی قلب سے تصدیق کرنا و زبان سے اقرار کرنا جس کو حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے لائے (شرح عقائدالنسفی ص ۱۱۹)**عقیدہ** :-ایمان اپنی ذات میں نہ کم ہوتا ہے اور نہ ہی زیادہ ہوتا ہے اسلئے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی چوڑائی موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالت اذعانیہ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا گیا اس سے مراد مؤمن اور مصدق بہ ہے یعنی جس پر ایمان لایا گیا ہے اور جسکی تصدیق کی گئی ہے (بہار شریعت اول ص ۵۳)بلکہ اعمال اپنی ذات میں کم ہوتے ہیں زیادہ ہوتے ہیں جیسا کہ شرح عقائدالنسفی میں ہے فاما الاعمال فھی تقز اید فی نفسھا والایمان لا یزید ولا ینقص (ص ۱۲۳)**عقیدہ** :-اعمال ایمان میں داخل نہیں ہیں ان الاعمال غیر داخلۃ فی الایمان (شرح عقائدالنسفی ص ۱۲۳)کیونکہ اصل ایمان صرف تصدیق قلب کا نام ہے اعمال بدن تو اصلاً جزءِ ایمان نہیں رہا اقرار اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو ظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ مومن ہے اور اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے (بہار شریعت اول ۵۲)**عقیدہ** :-ایمان اور اسلام ایک چیز ہے جیساکہ شرح عقائدالنسفی میں ہے الایمان والا سلام احد (ص ۱۲۸)

عقائد منفرقات :-**عقیدہ** :-منکر نکیر کے سوالات حق و ثابت ہیں (شرح عقائدالنسفی ص ۹۸) **عقیدہ** :-عذاب قبر حق ہے کافرین کیلئے عذاب ہے اور بعض گنہگار مومنین کو بھی قید میں عذاب دیا جاتا ہے و عذاب القبر للکافرین والبعض عقائد المومنین (شرح عقائد السقیص ۹۸) عذاب قبر کا منکر بد مذہب ہے (ترجمۃالقاری شرح بخاری جلداول ص ۲۳۹)**عقیدہ** :-میزان حق ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے والوزن لوئمئذ الحق (پارہ ۸)میزان کا منکر بد مذہب ہے **عقیدہ** :-یوم بعث حق ہے اسکا منکر کافر ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون (پارہ ۸)**عقیدہ** :-حوض کوثر حق ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے انا اعطینا الکوثر (پارہ ۳۰)جیساکہ حدیث پاک میں ہے حوضی مسیرۃ شھروزوایا ہ سواء مائوہ البیض من الکبن وکایحہ اطیب من المسسك وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منھا فلا یظمأ ابراً متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۷) **عقیدہ** :-پل صراط حق ہے جو کہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے جیساکہ شرح عقائدالنسفی میں ہے والصراط حق وھوادق من الشعر واحد من السیف (ص ۱۰۴)**عقیدہ** :-جنت ودوزخ حق ہیں منکر کافر ہے اسلئے کہ اس پہ بہت سی آیات واحادیث وارد ہیں جیساکہ حدیث پاک میں ہے ان الجنۃ حق وان النار حق (مسلم شریف جلد اول ص

۴۳) جنت ساتوں آسمان کے اوپر اور عرش سے نیچے ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے عند سورة المنتهى عند ها جنة الماوىٰ (سورہ نجم) اور حدیث پاک میں ہے سقف الجنة عرش الرحمن (شرح عقائد النسفی حاشیہ ۹ ص ۱۰۴) دوزخ ساتوں زمینوں کے نیچے ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے والنار تحت الارضين السبع (شرح عقائد النسفی حاشیہ ۹ ص ۱۰۴) **عقیدہ**:- جنت و دوزخ فنا نہیں ہوں گے باقی اپنی کی جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے باقيتان لا تفينان (ص ۱۰۶) فقط ایک لمحہ کیلئے ہوں گے یعنی ہمیشہ کیلئے ان میں ہلاکت نہ آسکی گی پھر واپس اپنی اصلی حالت پر آجائے گی بالکل عدم طاری نہ ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کل شئ حالت صحیح ہو جائے جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے اعادائمتان لا يطئر عليهما عد مرمستمر (ص ۱۰۶) **عقیدہ**:- جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے ان کیلئے اس میں فنا نہیں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے خالدين فيها ابدا اور شرح عقائد النسفی میں ہے ولا يفنىٰ اهلهما (ص ۱۰۶ **عقیدہ**:- مومنین ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے بلکہ سزا پانے کے بعد باہر نکال دیئے جائیں گے جیسا کہ شرح عقائد میں ہے واهل الكبائر من المؤمنين لا يخلدون فى النار (ص ۱۱۶) **عقیدہ**:- ثواب دینا اللہ کے فضل پر موقوف ہے اور عذاب دینا اسکا عدل ہے جیسا کہ عقائد النسفی میں ہے وانماالثواب فضل منه والعذاب عدل (ص ۱۱۷) **عقیدہ**:- کرامات اولیاء اللہ حق ہیں ثابت ہیں وکرامات اولیاء حق (شرح عقائد النسفی ص ۱۴۴) **عقیدہ**:- اہل سنت والجماعت کا اجمالیہ عقیدہ ہے کہ رسول پاک ﷺ کے بعد پوری امت میں سب سے افضل حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں پھر اسکے بعد عمر فاروق اعظم پھر اس کے بعد عثمان ذوالنورین پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو مولیٰ علی و دیگر کسی صحابی کو ان سے زیادہ افضل بتائے مانے وہ گمراہ ہے فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (فتاویٰ رضویہ جلد سوم) شرح عقائد النسفی میں ہے وافضل البشر بعد نبينا ابو بكر الصديق الفاروق ثم عثمان ذوالنورين ثم على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين (ص ۱۴۸) **عقیدہ**:- گناہ کو حلال جانکر کرنا کفر ہے چاہے وہ کبیرہ ہو یا صغیرہ جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے واستحلال المعصية صغيرة كانت اوكبير ة كفر (ص ۱۶۷) **عقیدہ**:- شریعت مطہرہ کا مذاق اڑانا کفر ہے والا ستهزاء على اشريعة كفر (شرح عقائد النسفی ص ۱۶۷) **عقیدہ**:- رحمت الٰہی سے ناامید ہونا کفر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے لاتقنطوا من رحمة الله اور شرح عقائد النسفی میں ہے والياس من الله تعالىٰ كفر (ص ۱۶۹) **عقیدہ**:- اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے خوف ہونا کفر ہے ولا من الله تعالىٰ كفر (شرح عقائد النسفی ۱۶۹) **عقیدہ**:- کاھن جو غیب کی خبریں دے اسکی تصدیق کرنا کفر ہے و تصديق الكاهن بما يخبره عن الغيب كفر (شرح عقائد النسفی ص ۱۶۹) اور حدیث پاک میں ہے من الىٰ كا هناً فصدقه بما يقول فقد كفر **عقیدہ**:- مجتہد سے خطا بھی سرزد ہو سکتی ہے اور درست کو بھی پہونچتا ہے اگر کسی مسئلے میں مجتہد اجتہاد کرے اگر مسئلے کی نوعیت و حقیقت کو پہونچ کر درست کو پہونچے تو اس کو دس نیکی ملتی ہے اور اگر خطا سرزد ہو جائے تب بھی ایک نیکی کا ثواب اسکو ملتا ہے جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے المجتهد قد يخطى وقد يصيب (ص ۱۷۴) اور حدیث پاک میں ہے ان اصبت ملك عشر حسنات وان اخطأت فملك حسنة واحدة (شرح عقائد النسفی ص ۱۷۵) **عقیدہ**:- بشر جو کہ رسول ہیں افضل ہیں ان سے جو فرشتے رسول ہیں اور جو فرشتے رسول ہیں افضل ہیں عام بشر سے اولیاء اور عام بشر (اولیاء) افضل ہیں عام ملائکہ سے جیسا کہ شرح عقائد النسفی میں ہے ورسل البشرافضل من رسل الملائكة ورسل الملائكة افضل

من عامة البشر و عامة البشر افضل من عامة الملائكة (ص ۱۷۶) **عقیدہ** :-اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور بندوں کی حاجتوں کو بھی اللہ ہی پوری فرماتا ہے جیساکہ قرآن مجید میں ہے ادعونی استجب لکم اور حدیث پاک میں ہے ادعو االله وانتم موقنون بالاجابة اور شرح عقائد النسفی میں ہے والله تعالیٰ يجيب الدعوات ويقتضئ الحاجات (ص ۱۷۲) **عقیدہ** :-قیامت بے شک قائم ہوگی حق ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے (بہار شریعت اول ۳۵) **عقیدہ** :-حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے (بہار شریعت اول ۳۵) **عقیدہ** :-حساب حق ہے اعمال کا حساب ہونا ہے اس کا منکر کافر ہے (بہار شریعت اول ۳۹) **عقیدہ** :- قیامت آنے سے پہلے جو نشانیاں ہم کو حضور اقدس ﷺ نے بتائی ہیں وہ سب حق ہیں مثلاً دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا نکلنا اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خروج یاجوج و ماجوج اور طلوع شمس من المغرب وغیرہ۔

(شرح عقائد النسفی ص ۱۷۴)۔

محترم قارئین! اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع ہے کہ اگر عقائد آپ کے صحیح و سالم ہیں تو عبادات و اعمال بھی آپکے رب قدیر کی بارگاہ کچھ حیثیت رکھنے کے حامل ہیں اگر عقائد صحیح نہیں تو اعمال و عبادات سب ملیامیٹ ہیں میری کم علمی اس قابل نہیں کہ تمام عقائد سواد اعظم اصل اہل سنت و جماعت کو جمع کر سکوں لیکن پھر بھی کچھ عقائد اہل سنت کا اقتباس اہل سنت کے مقتدر علمائے کرام کی کتب سے کیا ہے تاکہ جو عقائد سے دور ہیں وہ قریب سے قریب تر ہو جائیں بجاہ سید المرسلين والحمد لله رب العالمين -

☆……☆☆……☆

قرآن اپنا

ایک نظر میں

از: محمد تحسین رضا قادری امام مسجد چھوٹی بی بی کا احاطہ کلیان روڈ کانپور

پہلی وحی :- اقراء باسم ربك الذى سورہ علق آیت ۱ تا ۵ ۲۱۰ء

آخری وحی :- واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله (سورہ بقرہ)

یا :- اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دنيا المائده.

کل تعداد کلمات :- چھیاسی ہزار چار سو تیس- ۸۶۴۳۰

کل تعداد حروف :- تین لاکھ تئیس ہزار سات سو ساٹھ۔

قرآن کی کل مدت نزول:- تقریباً ۲۲ / سال ۵ / ماہ اور ۱۴ / دن ہے ۔(پارے)(۳۰ / تیس)(منزل-۷)(سورتیں-۱۱۴)(رکوع-۵۴۰)(کل آیات-۶۶۶۶)

منازل کی تقسیم:- (۱سورۂ فاتحہ تا سورۂ نسا)،(۲سورۂ مائدہ تا سورۂ توبہ)،(۳سورۂ یونس تا سورۂ نحل)،(۴سورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ فرقان)،(۵ سورۂ شواء تا سورۂ یٰسین)،(۶ سورۂ والصّٰفّٰت تا سورۂ حجرات)،(۷ سورۂ ق تا سورۂ الناس)۔

سجدہ ہائے تلاوت :-(متفق علیہ ۱۴ مقامات)(اختلافی ۱مقام)

خانہ کعبہ اور اس کی عظمت

مفتی مظفر احمد داتا گنجوی

آیئے ہم اور آپ نہایت محبت و خلوص کے ساتھ بارگاہ رسالت میں درود شریف کا نذرانہ پیش کریں۔ اللھم صل علیٰ سیدنا و مولٰنا محمد و اله و صحبه وبارك وسلم

معزز قارئین! پورے قرآن شریف سورۂ فاتحہ بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی 'ب' سے لیکر قل اعوذ برب الناس کی سین تک سرکار اقدس ﷺ کی نعت کا گنجینہ ہے یعٔ اسی پر سب اور اس پر بس ہے کہ قرآن پاک کی تعریف کا ایک حسین گلدستہ ہے۔

آیت کا ترجمہ :- سب سے پہلے اس آیت کا ترجمہ سنیئے ان اول الخ بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا سارے جہاں کا رہنما اور جو اس میں آئے امان ہو۔ (ترجمہ رضویہ)

شان نزول :- اس کا شان نزول یہ ہے کہ یہود نے مسلمانوں سے کہا تھا بیت المقدس ہمارا قبلہ ہے۔ کعبہ سے افضل اور اسے اس پہلا ہے انبیاء کرام کا مقام ہجرت و قبلہ عبادت ہے۔ مسلمانوں نے کہا کعبہ افضل ہے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان ص ۷۳)

تفسیر جلالین میں ہے : ونزل لها قالوقبلتنا قبل قبلتكم ان اول الخ اور اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو خدا نے طاعت و عبادت کیلئے مقرر کیا۔ نماز کا قبلہ اور حج طواف کو موضع بتایا۔ جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبہ معظمہ ہے جو شہر مکہ معظمہ میں واقع ہے۔

کعبہ چالیس برس پہلے بنا:- حدیث پاک میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس برس پہلے بنایا گیا۔ (خزائن العرفان ص ۷۳) حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل کعبۃ اللہ کی بنا ہوئی۔ حضور پر نور ﷺ سے اول بیت سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا المسجد الحرام ثم بيت المقدس یعنی پہلے مسجد حرام و کعبۃ اللہ شریف پھر بیت المقدس پھر ان دونوں کے درمیان مدت کا فرق دریافت کیا گیا تو فرمایا۔ اربعون سنة یعنی چالیس برس (روح البیان ج ۱ ص ۳۴۸) کعبہ شریف چالیس برس بنایا گیا۔ مقام ابراھیم اس آیت کے تحت تفسیر جلالین شریف میں ہے :ای حجر الذی قام علیه عند بناء البيت فاثر قد ماه فيهبقى الى الأن مع لطاول الزمان و تداول الايدى عليه ومنها تضعيف الحسنات فيه وان الطير لايعلم (اس میں روشن نشانیاں) مقام ابراھیم ہے یعنی وہ پتھر جس پر بنا کعبہ کے وقت حضرت ابراھیم علیہ السلام کھڑے ہوئے اور ان سے نشانات قدم اس پر ثبت ہو گئے تھے جو طول زمانہ اور وجود آج تک باقی چلے آرہے ہیں۔ اور منجملہ نشانیوں کے وہاں نیکیوں کا کئی گناہ ہو جانا اور پیرندوں کے اس سے اڑ کر نہ گذرنا۔

پرندوں کا علاج :- منجملہ نشانیوں میں سے بعض یہ ہیں کہ پرند کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اسکے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے کترا جاتے ہیں یعنی ادھر ادھر ہٹ جاتے ہیں اور جو پرند بیمار ہو جاتے وہ اپنا علاج یہی علاج کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جاتے ہیں۔ اس سے انہیں شفا ملتی ہے اور ایک دوسرے کو حرم میں ایذا نہیں دیتے حتی کہ کتے اس سرزمین پر ہرن پر نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے۔

اور لوگوں کے دل کعبہ کی طرف کھینچتے ہیں اور اسکی طرف نظر کرے تو آنسوں جاری ہو جاتے ہیں۔ اور ہر شب جمعہ کو اسکے گرد ارواح اولیاء حاضر ہو جاتی ہیں اور جو کوئی اس کی بے حرمتی کا قصد کرتا ہے برباد ہو جاتا ہے۔ (خزائن العرفان ص ۷۳)

بانیٔ کعبہ حضرت ابراھیم:- جب حضرت ابراھیم علیہ السلام کا نام پاک آیا ہے تو یہ بتاتا چلوں کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام بن تارخ کا تاریخی تذکرہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے تین ہزار تین سو بتیس عجم کے مشہور و معروف شہر بابل میں نمرود بن کنعان کی حکومت چل رہی تھی شہر بابل ملک عراق دریائے دجلہ کے اور فرات کے درمیان دوآبہ میں واقع ہے۔ یا کنارہ فرات پر اور اسکے قریب لب دجلہ پر شہر بنا تھا جہاں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

ولادت:- حضرت ابراھیم علیہ السلام کی پیدائش ایک تہ خانہ میں ہوئی تھی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ نمرود نے آپ کی ولادت سے قبل ایک خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جس کی بنا کے آگے چاند و سورج ماند پڑ گئے ہیں۔ اس نے دربار کے نجومیوں سے اس خواب کا تذکرہ کیا انہوں نے بتایا کہ بادشاہ تیری حکومت کے دور میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جو تیری سلطنت و حکومت کو برباد کر ڈالے گا۔ اسکی تعبیر سننے کے بعد اس نے اپنی پوری سلطنت و حکومت میں اپنا حکم جاری کر دیا کہ نو مولود بچے قتل کر دیئے جائیں اور لوا اپنی عورتوں سے دور رہیں اور ان کی دیکھ بھال کو با قاعدہ ایک محکمہ قائم کیا۔

نمرود اپنی دانست میں سمجھ چکا ہے کہ میں اپنے ارادے میں کامیاب ہو گیا اتنے میں بہت سے نجومی اس کے دربار میں آئے اور نہایت حواس باختہ ہو کر اس سے کہتے ہیں۔ کہ بادشاہ خبردار ہو جا کہ فلاں تاریخ فلاں شب میں وہ مبارک بچہ اپنے باپ کے صلب سے اپنی ماں کے یعنی شکم میں آئے گا اتنا سنتے ہی نمرود کی چولیں ہل گئیں۔ اسی وقت اپنے وزرا کو حکم دیا کہ فلاں رات نہایت سختی سے پہروں کا انتظام کیا جائے۔ اور تمام مردوں کو شہر سے نکال کر جنگل میں نظر بند کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ کوئی عورت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے ورنہ قتل کر دی جائے گی یا یک پچھلی رات ہوئی کہ نمرود کو کوئی ضروری کام یاد آیا اور وہ اپنے وزراء کو ہمراہ لیکر اندرون شہر اپنی محلہ سرائے میں پہنچا اور وہ کام کر کے تھکا ماندا اپنی مسہری پر سو گیا۔ جس کے آگے ایک وزیر بیٹھ کر پنکھا جھلنے لگا۔ ادھر قدرت خداوندی نے اپنا کام کیا کہ (حضرت ابراہیم) یعنی وہ بچہ اپنی ماں کے حمل میں آگیا۔

مواہب لدنیہ وغیرہ میں ہے کہ جب ولادت ابراھیمی کا زمانہ قریب آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ باہمی مشورہ سے اپنے مکان سے نکل کر سیدھی پہاڑوں میں پہنچیں اور وہاں ایک پوشیدہ غار میں حضرت ابراھیم علیہ السلام تولد ہوئے اس تہ خانہ میں روزانہ آپکی والدہ آکر دودھ پلا جاتی تھیں۔ اور تہ خانہ کو پتھر سے بند کر جاتی تھی۔ عادتاً بچے سال بھر میں جتنا بڑھتے ہیں آپ ایک ماہ میں بڑھتے تھے بروایت مختلفہ آپ ۷ رسال یا ۱۳ رسال یا ۱۷ رسال تہ خانہ میں جلوہ فرمارہے جب تہ خانہ سے باہر آئے تو دیکھا کہ آپ کا چچا آذر بت تراش اور پوری قوم بت پرستی اور ستارہ پرستی میں مبتلا ہے دوسری طرف نمرود خدائی کا دعویدار ہے۔ آپ نے قوم سے سوال فرمایا کہ یہ سورتیا کیسی ہیں؟ افسوس تم نے ان کو خدا مان رکھا ہے اور ان کے آگے سر جھکاتے ہو یہ صریح گمراہی و بے دینی ہے اس سے باز آؤ۔ جب آپ نے نعرۂ حق بلند فرمایا تو ساری کی ساری قوم جھنجھلا کر بولی ہم کچھ نہیں جانتے ہم نے پنے آباؤ اجداد کو ان کو پوجتے دیکھا ہے لہٰذا ہم بھی وہی کر رہے ہیں۔ دوسرے بابل کے ایک میلہ میں ساری قوم نے میلہ کیلئے بتوں کو سجا بنا کر میلا میں چلی گئی۔ تو واپسی پر دیکھا کہ بت خانہ میں سارے کے سارے بت چکنا چور پڑے ہیں اور بڑے بت کے کاندھے پر کلہاڑا رہا ہے۔ اور آپ نے پوچھا کہ ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کس نے ظلم کیا ہے؟ آپنے جواباً فرمایا: قل بل فعله كبيرهم کہ یہ حرکت ان کے بڑے کی ہے اگر بول سکے تو ان سے پوچھ لو۔ قوم کی بولتی بند ہو گئی اور دل ہی میں کہنے لگے بات وہی سچی ہے جو حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ لیکن برسہابرس کی گھٹی میں پلائی ہوئی بت پرستی نہ جا سکی۔ بولے آپ تو جانتے ہیں کہ یہ بولتے نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

فوراً جواب دیا پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان نادانوں کو پوجتے ہو جو تمہیں نفع نہ پہنچا سکیں نہ نقصان تم پر تف ہے۔

آپ کی نیک حق پرست و تقویٰ کو دیکھ کر جب قوم ہر طرح عاجز ہو گئی تو وہ غالباً اسی وقت آگ میں سپرد کرنے کے بعد زبانی مقابلہ ہوا۔ جس میں اللہ کے خلیل نے اس حقیقت کا اظہار کیا۔ اس زبانی شکست کے بعد دشمن نے اپنی پوری قوت کا مظاہرہ کیا۔

آتشکدہ نمرود:۔ فیض جلیل خلیل سے پوچھو۔ آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں

یہ سن کر دشمن آگ بگولا ہو گئے اور فوراً نمرود کی موقعہ پر بلایا جس نے سب کیفیت سنی اور غیظ و غضب میں آکر فوراً اس نے حکم دیا قالو حرقواہ وانصروا والھکم یعنی نمرود اور اسکے ساتھی جھنجلا اٹھے کہ اگر تمہیں کچھ کرنا اس کا بدلہ لینا ہے تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ بھر گئے غصہ میں وہ ظالم جنھی رحم گویا تھا نہیں ان میں کبھی ہر کوئی کہتا ہے ڈالو آگ میں۔ جتنی جلدی ہو جلا دو آگ میں چنانچہ اس ظالم و جابر نمرود نے ایک ہیبت ناک دہکتی ہوئی آگ کا آتش کدہ تیار کرایا جو تیس گز لمبا بیس گز چوڑا سنگین دیواروں کا آتشکدہ تھا اس میں لکڑیوں کو بھر کر آگ لگا دی گئی۔ تقریباً ایک ماہ تک وہ آگ بھڑکائی گئی جس کے شعلہ آسمان سے باتیں کرنے لگے اور اس کو تپش سے ہوا میں اڑنے والے پرندے جل جاتے تھے۔ اور ایک منجنیق کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اس میں پھینک دیا۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پائے استقامت میں لغزش اور دل میں حیر اس کیا منہ زبان حق ترجمان حرف التجا بھی نہیں آیا ہے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی۔ ھل لك حاجة ؟ کہ کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے ؟ ارشاد فرمایا: علمه بحالك كفاني عن سوالي وہ حال جانتا ہے دعا کی ضرورت نہیں۔ اس قادر قیوم نے حکم فرمایا۔

قلنا یا نار کونی برداو سلما علی ابراهیم قدرت خداوندی نے آپ پر آگ کو گل گلزار کر دیا۔

جلیل سے ہے خلیل راضی ☆ خلیل سے ہے جلیل راضی
یہ آتش عشق وہ لگی ہے کبھی بجھے گی نہ یہ بجھی ہے
یہ آگ وہ ہے جس کے آگے جہنم ساری بجھی پڑی ہے

آخر نمرود یہ منظر دیکھ کر کہ آگ گل گلزار ہو گئی ہر لپٹ نور و اخوت بن گئی ہے پکار اٹھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خدا بڑی قدرت والا ہے وہی قابل پرستش و عبادت ہے بروایت مختلفہ اس روز نمرود نے خدا کیلئے ایک ہزار گائیں قربان کیں اور آئندہ ایذا رسانی سے توبہ کی مگر مسلمان نہ ہو سکا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اصلاً عراق کے ایک شہر کے باشندے تھے۔ یہ شہر دریائے فرات کے مغربی ساحل پر کوفے کے قریب واقع تھا۔ یہاں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام حران تشریف لے گئے تھے۔ پھر وہاں فلسطین جا کر اسی ملک کو اپنی دینی مرکزوں کا مرکز بنایا تھا۔ اہل بابل پر حجت الہیہ تمام ہو چکی آخر وقت آگیا کہ صفحۂ ارضی سے نمرودیت کو میٹ دیا جائے لہٰذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہجرت کا حکم ہوا۔ چنانچہ آپ نے چچازاد بھائی لوط بن ہاران کو لیکر شام تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں اور لوط موتفکہ میں آباد ہوئے۔

نمرود اور اس کی قوم کی بربادی:۔ خدا تعالیٰ نے نمرود اور اہل نمرود پر اپنا عذاب نازل فرمایا۔ مچھروں کی ایک فوج آئی پوری قوم کے گوشت میں چپٹ گئی۔ ایک مچھر نمرود کے دماغ میں گھس گیا اس کے مغز کو چاٹ کر ہلاک کر دیا اور پیغمبر خدا کو آگ کے سپرد کرنے والی قوم صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو گئی۔ (درود شریف)

کعبہ کی خصوصیات:۔ ہاں عرض کر رہا تھا کہ کعبہ شریف بڑی عظمت والا ہے کعبہ شریف چند وجوہات سے بھی بیت المقدس سے افضل ہے (۱) کعبہ شریف کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر فرمایا (۲) یہ کعبہ شریف بیت اللہ ہے مسلمان عباد اللہ۔ نماز عبادت اللہ ان کے پیغمبر حبیب اللہ اور ان کی کتاب قرآن شریف

کتاب اللہ۔ گویا کہ جب اللہ کے بندے، رسول اللہ کے فرمان سے اللہ کی عبادت میں کلام اللہ پڑھیں تو بیت اللہ کو منھ کر لیں تاکہ اتنی نسبتوں سے ان کا قلب اللہ کی طرف رہے۔ (۳) یہ مشرق مطلع انوار ہے کہ ادھر سے سورج طلوع ہوتا ہے اور کعبہ شریف مطلع سید الانوار ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضور ﷺ کی پیدائش کی جگہ ہے۔ چاہئے کہ بجائے مشرق کے نماز میں ادھر منھ کیا جائے (۴) یہ کہ کعبہ معظمہ وسط زمین میں ہے تو چاہئے کہ نماز میں ادھر ہی منھ کیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ مسلمان "امت وسط" یعنی درمیان امت ہیں (۵) یہ کہ حضور انور ﷺ اسکے محبوب اور کعبہ معظمہ حضور کا محبوب۔ لہٰذا کعبہ رب کا محبوب۔ چاہئے کہ نماز اسکی طرف ہو تاکہ ہمیں بھی محبوبیت ملے۔

فترضیٰ:- خدا تعالیٰ نے دنیا میں حضور کو راضی کیا کہ فرمایا قبلة ترضھا یہ نہ کہا دضھا اور آخرت کے متعلق فرمایا کہ "ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ" کہ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں۔

فترضیٰ نے ڈالی ہیں باہیں گلے میں
کہ ہو جائے راضی طبیعت کسی کی

اس میں اشارہ فرمایا گیا کہ سارا جہاں تو میری رضا چاہتا ہے اور میں آپ کی رضا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ شفاء شریف میں جلد اول ص ۵/ پر ہے کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاك اے محبوب! سارا عالم میری رضا چاہتا ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

چھٹا نکتہ:- خانۂ کعبہ پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بنا ہے (۱) طور سینا (۲) طور زینا (۳) جودی (۴) بسنان (۵) حرا گویا جو ادھر نماز پڑھے گا یا کعبہ کا حج کرے گا وہ اگر گناہوں کے پہاڑ بھی لے کر آئے گا سب مٹا دیئے جائیں گے (۷) یہ کہ کعبۂ معظمہ کی زمین ساری زمین کا اصل ہے کہ اسی جگہ زمین کا جھاگ پیدا ہوا اور اس سے زمین پھیلی۔ نیز انسان کی بھی اصل ہے کہ اسی جگہ جسم حضرت آدم علیہ السلام خشک کیا گیا۔ چاہئے کہ نماز میں اپنے اصل مبدا کی طرف رخ ہو تاکہ "ام القریٰ" اور حضور امی کہتے ہیں کہ ماں کی طرح شہر دنیا کی اصل ہے اور باقی دنیا اولاد کی طرح۔

(۸) بیت المقدس کا کبھی حج نہ ہوا۔ ہمیشہ سے کعبہ کا ہوا تو بہتر تھا مسلمانوں کا حج اور نماز ایک ہی طرف ہو۔ (۹) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار قبل زمین کے فرشتے یعنی مدبرات امر جو زمین کے انتظام کیلئے یہاں مقیم تھے زیارت اور حج کیلئے اس جگہ انہوں نے بحکم الٰہی عمارت بنائی مقابل بیت المعمور کے دروح البیان ص ۳۴۸ پھر حضرت آدم علیہ السلام کے طواف اور عبادت کیلئے جنت سے ایک مکان آیا جو طوفان نوح میں اٹھالیا گیا سوائے سنگ کے (بخاری شریف) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خدا پر یہاں وعمارت بنائی اور یہ کعبہ انہیں کا کہلایا۔ نیز یہ جگہ بالکل وسط زمین میں ہے اس لئے کعبہ کو ناف زمین بھی کہتے ہیں۔ (۱۰) بیت المقدس آرام گاہ انبیا علیہم السلام ہے مکہ مکرمہ ولادت گاہ سید الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام ہے پایہ تخت وہی ہوتا ہے جہاں بادشاہ رہتا ہے۔ (۱۱) مکہ کے معنیٰ ہیں ہجوم یا گردن کچلنا اول معنیٰ یہ کہ مکہ مکرمہ کو اسلئے بکہ کہتے کہ یہاں حاجیوں کا ہجوم رہتا ہے دوسرے اس پر جو حملہ کریگا برباد ہو جائے گا جیسے اصحاب فیل مگر حجاج اور یزید اسلئے ہلاک نہ ہوئے کہ انہوں نے کعبہ پر حملہ نہیں کیا تھا بلکہ حضرت عبداللہ بن زبیر واہل مکہ پر روح البیان میں ہے ولیس ذالك اضرار البیت (روح البیان ص ۳۴۸) (۱۲) کعبہ شریف اسلئے بھی افضل ہے کہ باوجودیکہ کھیتی نہ ہونے پر ہر چیز وہاں پر ملتی ہے دوسرے وہاں ایک نیکی کا ایک لاکھ ثواب ملتا ہے گویا کہ دینی و دنیاوی برکتوں کا مرکز ہے۔ (۱۳) یہاں امن ہے ہر مرض سے شفاء ہے ہر دکھ سے نجات ہے ہر پریشانی سے نجات ہے (۱۴) یہاں پر زم زم شریف ہے ہر شخص حج کر کے زم زم کیلئے آتا ہے اور پانی بند رہکر خراب ہو جاتے ہیں مگر زم زم شریف بگڑتا نہیں ہے۔

میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق عرض کر

رہا تھا اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ایک فرزند اور جمند عطا فرمایا۔ جس کا اسم گرامی حضرت اسماعیل علیہ السلام تھا ان کو لے کر آپ ایک بے آب و گیاہ رادی میں بیت اللہ شریف کے قریب ٹھہرادیا اس وقت بیت اللہ نہ تھا صرف ٹیلے کی طرح ابھری ہوئی زمین تھی۔ سیلاب آتا تھا تو آپ کے دائیں بائیں سے کترا کر نکل جاتا تھا۔ وہیں پر مسجد حرا کے بلائی حصہ میں زم زم شریف کے پاس بہت بڑا درخت تھا آپ نے اس درخت کے پاس حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑ دیا تھا اس وقت مکہ شریف نہ تھا نہ آدم نہ آدم زاد۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک توشہ دان میں کھجور اور ایک مشکیزے میں پانی رکھ دیا اور فلسطین چلے گئے لیکن چند ہی دن میں کھجور اور پانی ختم ہو گیا۔ اور ہاجرہ پانی کی تلاش میں نکل پڑیں۔

صفا و مروہ :- خدا تعالیٰ فرماتا ہے :ان الصفاوالمروۃ من شعائراللہ صفاؤمروہ کسی نبی وآدمی کا نام نہیں ہے کسی صحابی یا غوث کا نام نہیں صفاو مروہ تو ایک پتھر ہے پتھر پھر اس پتھر نے نہ عبادت کی نہ روزہ رکھا نہ تبلیغ کی نہ کلمہ پڑھا نہ قرآن پاک کی تلاوت کی اسکے باوجود صفاو مروہ کی تعظیم و تکریم کیلئے حکم دیا گیا ہے جیسا کہ آیت کریمہ ولکن یعظم شعار اللہ فان اللہ تقوالقلوب سے ظاہر ہے۔

نسبت :- ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پتھر کی تعظیم و تکریم کیوں کرائی جاتی تو اس کا جواب خود پتھر سے سنے زبان حال سے کہتا ہے کہ میری تعظیم کی وجہ ایک پیغمبر کی بیوی ایک پیغمبر کی ماں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے قدم تاز مجھ پر پڑے ہیں ان کے قدم پاک میں نے اپنے سینہ بے کینہ پر لیئے ہیں یہ سب اس کی برکت ہے ۔ مجھے قدم ناز حضرت ہاجرہ سے نسبت ہو گئی ہے۔ غرض کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام جب جوان ہو گئے "جرہم" سے عربی سیکھ لی اور ان کی نگاہوں میں آگئے تو ان لوگوں نے اپنے خاندان میں ایک خاتون سے شادی کر دی اسی دوران حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا۔ ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ شریف تشریف لائے مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ بہو سے ملاقات ہونے پر حالات کا پتہ چلا اس نے تنگدستی کی شکایت کی آپ نے وصیت فرمائی کہ اسماعیل آئیں تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں اس وصیت کا مطلب صاف یہ تھا کہ دوسری شادی کر لیں اور اس کو طلاق دے دیں چنانچہ آپ نے دوسری شادی جو جوھم کے سردار مضاض بن عمرو کی صاحبزادی تھی ان سے کر لی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بار پھر مکہ تشریف لائے تو اس دفعہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی بہو سے احوال دریافت کر کے چلے گئے تو اس نے خدا کی حمد و ثنا کی آپ نے وصیت فرمائی کہ اسماعیل علیہ السلام اپنے دروازے کی چوکھٹ بر قرار رکھیں اور فلسطین واپس چلے گئے اسکے بعد پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے تو زم زم لائے تو زم زم کے قریب تیر تیار کر رہے تھے دیکھتے ہی لپٹ پڑے ایک عرصہ کے بعد اتنی لمبی جدائی پر والد صاحب سے ملاقات ہوئی اسی دفعہ دونوں نے مل کر خانہ کعبہ کو تیار کیا بنیاد کھدوائی دیواریں اٹھائیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ساری دنیا کے لوگوں کو حج کی آواز دی۔

مکہ کی آبادی :- مکہ کی آبادی کا آغاز حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہوا آپ نے ۱۳۷ر سال کی عمر پائی اور تاحیات مکہ کے سربراہ بیت اللہ کی متولی رہے۔ (جیزیرۃ العرب ص ۲۳)

ایس ایم افضل برکاتی کو مبارکباد

ادارہ سنی دنیا خاندان برکاتیہ کے چشم و چراغ حضرت سید محمد افضل میاں برکاتی (آئی، پی، ایس) کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے رجسٹرار منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یہ انتخاب اے ایم یو کے وائس چانسلر حامد انصاری نے کیا ہے۔ جناب انصاری نے ایک قابل باصلاحیت اور منتظم کار کو ذمہ داری سپرد کر کے قابل تحسین اقدام کیا ہے۔ (مدیر)

امام احمد رضا اور عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

مولانا عبدالوحید مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

آیۃ من آیات اللہ معجزات من معجزات رسول اللہ امام اہل سنت تاجدار شریعت علم ظاہر وباطن کے سنگم، شریعت وطریقت کے رازداں عدیم المثال، یکتائے روزگار امام احمد رضا محدث بریلوی کی ذات والا بابرکات پورے عالم اسلام کیلئے محتاج تعارف نہیں بلکہ انکی شخصیت حق وباطل کی معیار اور سنیت کی شناخت و پہچان بن چکی ہے جیسا کہ مدینہ منورہ کے ایک عالم جلیل حضرت مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا دو فان جاء راحد من الهند فاسئلنا له عن الشيخ احمد رضا خاں الهندی فان مدحه فاعلم انه من اهل السنة وان يغضه فاعلم انه من اهل البدعة، یعنی میرے نزدیک کسی ہندستان کے سنی اور دیوبندی ہونے کی شناخت یہ ہے کہ اگر آنے والا امام احمد رضا کا مداح ہوتا ہے۔ تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ وہ سنی ہے اور اگر امام سے نفرت وبیزاری رکھتا ہے تو سمجھ جاتا ہوں کہ یہ بدمذہب ہے۔

اور یہی پہچان صوبہ بہار کے ایک بہت بڑے مشہور و معروف عالم دین مقرر بے کمال حضرت مولانا قادر بخش صاحب سہسرامی نے بتائی جب ایک مرتبہ صوبہ بہار کے سنی مسلمانوں نے حضرت مولانا سہسرامی صاحب سے تقریر کے بعد دریافت کیا کہ حضرت سنی اور وہابی کی پہچان کیا ہے ؟ایسی بات بتایئے کہ جس سے ہم لوگ باآسانی سنی اور وہابی میں فرق کر سکیں مولانا صاحب نے فرمایا ایسا آسان عمدہ اور کھرا قاعدہ بتادیتا ہوں کہ اس سے اچھا ملنا مشکل ہے آپ لوگ جب کسی کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں کہ سنی ہے یا وہابی تو اسکے سامنے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی کا تذکرہ چھیڑ دیجئے اور اس کے چہرے کو بغور پڑھ لیجئے اگر چہرے پر بشاشت اور خوشی کے آثار دیکھائی پڑیں، سمجھ لیجئے کہ وہ سنی ہے اور اگر چہرے پر پژمردگی اور کدورت دیکھئے تو سمجھ جایئے کہ وہ وہابی ہے اور اگر وہابی نہیں جب بھی اس میں کسی قسم کی بے دینی ضرور ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۱)

امام احمد رضا محدث بریلوی نے پچاس سے زائد علوم وفنون میں ایسی مفصل ومکمل مدلل وبرھن اور فیصلہ کن کتابیں تحریر فرمائی کہ صدیوں پہلے تک جنکی نظیر نہیں ملتی ایک صدی سے پوری امت مسلمہ ان کی تصانیف جلیلہ نافعہ سے مستفید ہو رہی ہے صرف عوام ہی نہیں بلکہ اجلہ علماء ومفتیان کرام اور محقق زمانہ بھی آپ کی کتابوں کی طرف رجوع کئے بغیر کوئی صحیح اور حتمی اور قطعی فیصلہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں احباب واغیار سبھی امام ممدوح کے علم وفضل کی گہرائی اور وقت نظری کے معترف ومقر ہیں، مولانا معین الدین ندوی لکھتے ہیں "مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی مرحوم اس دور کے صاحب علم و نظر علماء و مصنفین میں تھے دینی علوم خصوصاً فقہ وحدیث پر ان کی نظر گہری اور بہت وسیع تھی مولانا نے جس وقت نظر اور تحقیق کے ساتھ علماء کے استفسارات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں اس سے ان کی جامعیت، علمی بصیرت قرآنی استحضار، ذہانت اور طباعی کا پورا پورا اندازہ ہوتا ہے انکے عالمانہ ومحققانہ فتاوے مخالف وموافق ہر طبقہ کے مطالعے کے لائق ہیں" ماہنامہ معارف (اعظم گڈھ ۱۹۴۹) یہ تو چند باتیں بطور تمہید اور امام کی علمی شخصیت پر روشنی ڈالنے سے متعلق تھیں لیکن مجھے اپنے اس مقالہ میں امام اہل سنت کے ہی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ عشق مصطفیٰ پاسداری شرع کا ذکر کرنا مقصود ہے علماء فضلاء محققین محدثین، مصنفین تو بہت گزرے ہیں لیکن امام ممدوح کے اندر عشق مصطفیٰ کا جو وصف خاص تھا اس سے بہتوں کو آشنائی تک نہیں۔

آپ کو مصطفیٰ جان رحمت سے جو قلبی لگاؤ اور محبت تھی وہ ہر ایک کو نہیں، کیوں کہ امام موصوف کو جہاں اسرار عشق و محبت سے خوبی آشنائی تھی وہیں محبوب کی دلجوئی و خوشنودی کے طریقوں سے واقفیت بھی تھی اپنے آقا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے اور جود و سخا سے اکتساب فیض کی صلاحیت بھی اور سرکار کی عنایت و کرم سے فیضیاب ہونے کی لیاقت بھی، امام ممدوح کو سرکار ابد قرار سے سچی محبت تھی یہی وجہ ہے کہ پوری زندگی، نظم و نثر، تحریر و تقریر، مناظرہ و مباحثہ، حلوت و خلوت، احباب و اغیار سب کو عشق رسول کا درس دیتے رہے اور سرکار کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کرتے رہے نظم میں امام احمد رضا کے دیوان "حدائق بخشش" کا مطالعہ کریجے تو اسکی سطر سطر عشق مصطفیٰ کا ثبوت پیش کرے گی تمثیل کیلئے امام کے چند اشعار کو دیکھیے ایک شعر میں فرماتے ہیں:

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

اس شعر کا مطلب بالکل واضح ہے کہ جو دل عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے خالی ہو وہ دل ہی نہیں اور جس بندۂ مومن کو آپ کے قدموں میں اپنے سر کو قربان کردینے کی تمنا نہ ہو ایسا سر کوئی عظمت و قار نہیں رکھتا سبحان اللہ کیا ہی تمنا ہے جو فرمان رسول کے بالکل مطابق ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں "لا یو من احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین" (مسلم شریف) تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے ماں، باپ، بچوں، اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔

اپنے ایک دوسرے شعر میں سرکار کی محبت کو متاع زندگی اور سرمایۂ آخرت قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہیں:

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

تیسرے شعر میں یوں مدح سرائی فرماتے ہیں کہ میری نعت گوئی کا منشاء و مقصود صرف اور صرف سرکار کی تعریف و توصیف بیان کرنا ہے نہ کہ اہل دنیا کی خوشنودی یا حصول مال وزر کی طمع فرماتے ہیں:

کروں میں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

یعنی شعر گوئی سے میرا مطمح نظر اپنے آقا و مولیٰ کی عظمت و بلندی اور اپنی غلامی و بندگی کا ذکر مقصود ہے یہ تو دنیادار شاعروں اور درباری گویوں کا شیوہ ہے کہ چند کھوٹے سکوں کی خاطر ارباب ثروت کے محامد و مناقب بیان کر کے اپنی دنیا و آخرت کو برباد کرتے ہیں۔

امام احمد رضا پوری زندگی اسی روش پر گامزن و ثابت قدم رہے اسی لئے اعلیٰ حضرت کا شمار ان جلیل القدر عالی مرتبت شہیدان عشق و محبت میں ہوتا ہے جنہوں نے ناموس مصطفیٰ کیلئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دی، دشمنان رسول کا جواں مردی اور شجاعت و بہادری سے مقابلہ کیا، شاتمان نبی کو تحریر و تقریر سے زیر کیا ان کی غلط فہمی، دریدہ دہنی، فریب دہی، اور مکر و فریب کا پردہ چاک کر کے ان کو ذلیل و خوار کیا مسلمانوں کے دلوں میں سرکار ابد قرار کی سچی عظمت و محبت کو جاگزیں فرمایا جس کیلئے آپ کو گالیاں بھی سننا پڑیں تیر و نشتر کی بوچھار بھی ہوئی ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہ رکھی گئی، تنگ کیا گیا ستایا گیا، رسوا کرنے کی ناکام کوششیں کی گئیں لیکن امام کی ذات تھی کہ جبل استقامت کی طرح ثابت رہے بلکہ ایک دفعہ حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ عرض کیا کہ حضور کی کتابوں میں وہابیوں دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی بیزار ہو جاتے ہیں اس طرح وہ حضور کے دلائل و براہین کو بھی نہیں دیکھ پاتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں لہٰذا اگر حضور نرمی اور خوش بیانی سے وہابیوں اور

دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو نئی روشنی کے دلدادہ بھی حضور کی کتابوں کے مطالع سے مشرف ہوں، آپ یہ گفتگو سن کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا مولانا تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا و مولیٰ کی شان میں گستاخ کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھوں سے ان کا سر قلم کرتا اور اس طرح گستاخی و توہین کا سدباب کرتا، لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم سے سختی اور شدت کے ساتھ ان بدینوں کا رد اسلئے کرتا ہوں تاکہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی و بد زبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دیں اور میرے آقا رسول اللہ ﷺ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اور اس طرح میری اور میرے آباء و اجداد کی عزت و آبرو حضور اقدس ﷺ کی عظمت جلیل کیلئے سپر ہو جائے۔

(سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۱۴)

امام احمد رضا نے جس طرز عمل کو اپنایا وہی سرکار کی تعلیم بھی ہے فرمان رسالت ہے من ری منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ و ذلك اضعف الایمان ترجمہ جو شخص خلاف شرع کوئی بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے (مسلم شریف) یا امام کی بولی میں یوں کہہ لیجئے :

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں پہ کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

امام احمد رضا کے پاس کبھی کبھار گالیوں سے بھرے خطوط آتے ،ہفتوات وخرافات اور مغلظات سے مملو تحریریں بھیجی جاتیں کہ شاید ان کو پڑھ کر دل برداشتہ نہ ہو جائیں اور اپنے کام میں سست پڑ جائیں ان کا جذبۂ عشق و محبت سرد پڑ جائے لیکن بریلی کے شہسوار عشق و محبت میں کوئی کمی نہ آتی یا خوف کھاتے یہ بہت مستبعد تھا فرماتے ہیں دل میں کیا بر ملا فحش گالیاں دیتے ہیں بعض تو مغلظات سے بھرے بیرنگ خطوط بھیجتے ہیں پھر ایک نہیں واللہ اعلم کتنے آتے ہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں میری ذات پر حملہ کریں تو میں شکر کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے مجھے دین کا سپر بنایا کہ جتنی دیر مجھے کوستے گالیاں دیتے ہیں برا بھلا کہتے ہیں اتنی دیر اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کی توہین و تنقیص سے باز رہتے ہیں ادھر سے اس کے جواب کا وہم بھی نہیں اور نہ کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ ہماری عزت ان کی عزت پر نثار ہونے کیلئے ہے بلکہ ان پر نثار ہونا ہی عزت ہے۔ (الملفوظ ج ۲)

ماشاء اللہ کیا ہی جذبۂ عشق و محبت اور اتباع صحابہ کا شوق ہے یہی بات تو صحابی رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چودہ سو سال پہلے کہی تھی وہ فرماتے ہیں فان ابی و والدی و عرضی، لعرض محمد منکم وقاء بے شک میرے ماں باپ اور عزت و آبرو سب سرکار کی عزت پر قربان ہیں، ہر عاشق صادق اور محب مخلص کی تمنا ہوتی ہے کہ معشوق کا وصال و لقاء میسر آجائے امام ممدوح کے دل میں بھی قرب حبیب کی تمنا مچل رہی تھی اور ۱۲۹۵ھ میں کسی طرح پوری ہوئی کہ آپ نے اپنے والدین کے ساتھ حج بیت اللہ سے سرفراز ہوئے اور سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا لیکن وہ ایسی جگہ ہے کہ وہاں پہونچے آتش عشق سرد ہونے کے بجائے اور تیز ہو جاتی ہے اس میں مزید یہ حدت و حرارت تو آجاتی ہے ایک مرتبہ زیارت کے بعد طبیعت پھر مچلنے لگتی ہے اور زبان گویا ہو جاتی ہے، مدینہ جاؤں پھر آؤں پھر جاؤں، یا خدا یونہی زندگی تمام ہو جائے، تو پھر کیا تھا ہمارے امام کو بھی یہی فکر دامنگیر ہوئی کہ اے کاش دوبارہ پھر ایسا موقع نصیب ہو جائے کہ سکون و اطمنان سے سرکار کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اپنی دلی کیفیت کو بیان کر سکیں سرکار

کے حضور اپنا استغاثہ و فریاد سنا سکیں سرکار کے روبرو حاضر ہو کر ان کی شان اقدس میں اشعار کہہ سکیں اور حضور کے جلوۂ زیبا سے شاد کام ہو کر دنیاو آخرت ساری سعادتیں حاصل کر سکیں ایک زمانہ سے یہی آرزو آپ کے دل میں تھی بالآخر دوبار رسالت میں آپ کی آہ و فغاں کو رسائی حاصل ہوئی رحمۃ اللعلمین کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور اپنے عاشق صادق کو اپنی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مرحمت فرمائی اور بغیر کسی سابقہ تیاری کے ۱۳۲۴ھ امام ممدوح عازم حج ہو گئے اور یکے بعد دیگرے سارے عوائق و موانع دور ہوتے چلے گئے اس وقت امام اپنی منشاء و مراد کو پاکر کتنے مسرور ہوں گے اس کا کچھ اندازہ ان اشعار سے لگایا جاسکتا ہے عالم مسرت میں فرماتے ہیں :

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے
گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
نا شکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

چوں کہ اعلیٰ حضرت اس سے قبل فریضہ حج کی ادائیگی فرما چکے تھے اور فرض ذمہ سے ساقط ہو چکا تھا اور یہ حج حج نفل تھا للہذا آپ کی اس حاضری کا خاص مقصد سرکار کے روضۂ اقدس میں مقیم رہ کر اپنی جذبہ دردول اور فغاں عشق و محبت کا ذکر کرنا اور سرکار کی زیارت سے شاد کام ہونا تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں :

اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے

محدث بریلوی نے مدینہ منورہ میں اپنے شب و روز کیسے گزارے آپ کا انداز گفتار و رفتار کیا تھا سرکار کی بارگاہ میں کس نیاز مندی اور کمال ادب و احترام کے ساتھ حاضری دی ہو گی اس کا کچھ اندازہ اس شعر سے ہوتا ہے، فرماتے ہیں :

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے ایک روایت میں ملتا ہے کان مالك رضى الله عنه لا يركب دابة بالمدينة وكان يقول استحى من الله تعالىٰ ان اطأئر به فيها رسول الله بحافر وابة امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے اور فرماتے مجھے شرم آتی ہے خدائے تعالیٰ سے کہ جس زمین میں حضور جلوہ فرما ہوں اسے جانور کے سم سے روندوں (اقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامة) امام احمد رضا نے کیسے ادب و احترام سے کام لیا کہ آقا کے دربار میں سواری تو بہت دور کی بات پیدل چلنا بھی سوئے ادب ہے، سرکار اعلیٰ حضرت انتہائی ادب و احترام اور کمال نیاز مندی کے ساتھ شوق دیدار ہیں سرکار کے روضے شریف کے مواجہ میں درود شریف پڑھتے رہے اور یقین کیا کہ سرکار ابد قرار علیہ السلام ضرور عزت افزائی فرمائیں گے اور بالمواجیہ زیارت سے مشرف فرمائیں گے لیکن پہلی شب ایسا نہ ہوا تو ایک غزل لکھی جس کا مطلع و مقطع تھا :

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے پھر تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

آپ یہ غزل پیش کر کے مواجہ اقدس میں سرکار ابد قرار کی تشریف آوری کے انتظار میں سراپا ادب و احترام بنے بیٹھے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی اور چشم سر سے بیداری کی حالت میں زیارت حضور اقدس علیہ السلام سے مشرف ہوئے، کیا ہی مبارک وقت اور ساعت سعید ہو گی کہ جب یہ عاشق سید عالم علیہ السلام کی بارگاہ رحمۃ اللعلمین میں حاضر ہوا ہو گا اور دونوں عالم کے داتا نے اپنے محب صادق اور مخلص سائل کے دامن کو گل مقصود سے بھر دیا ہو گا اس کیفیت و حالت کا صحیح وہی سعادت مند اور بافیض انسان کر سکتا ہے جسکی اس منزل تک رسائی ہو البتہ ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کو بارگاہ سید المرسلین میں

انتہائی قرب حاصل تھا یہی وجہ ہے کہ عالم بیداری میں زیارت اقدس سے شاد کام فرمایا ورنہ کتنے ایسے ہیں کہ زندگی بھر کوشاں رہتے متمنی و متجی رہے عالم بیداری کیا خوب میں تک زیارت سے محروم رہتے ہیں فاضل بریلوی پر سرکاری کرم فرمائی ہی کا صدقہ تھا کہ ان کو سرکار کے دیار وا مصار میں اتنی عزت و مرتبہ ملا حرمین طیبین کے علماء و شیوخ، نے نہ صرف سراہا بلحہ انتہائی تعظیم و تکریم اور اخلاص و نیاز مندی سے پیش آئے بلحہ وہاں کے ایک عالم جلیل حضرت مولانا کریم اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں سالہاسال سے مقیم ہوں ہندستان سے ہزاروں اہل علم آتے ہیں ان میں اہل صلاح و اہل تقوی سب ہوتے ہیں وہ شہر کے گلی کوچوں میں آتے جاتے رہتے ہیں مگر ان کی جانب کوئی توجہ نہیں دیتا مگر بڑے بڑے علماء آپ کے پاس آتے ہیں اور تعظیم و تکریم میں لگے رہتے ہیں یہ خدا کا فضل خاص ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔(الاجازات المتینة لعلماء مکه و مدینه ص ۱۰۳)

مجدد اسلام کے مصنف مولانا صابر القادری لکھتے ہیں کہ اس بار امام احمد رضا کے علم و فضل کی اتنی شہرت ہو چکی تھی کہ حرمین طیبین کے اجلۂ علماء کرام نے آپ سے اجازتیں اور خلافتیں حاصل کیں فضل و کمال عزت و جلال کے باوجود وہاں کے علماء نے فرمایا۔ نحن نقبل ارجلكم و نقبل نعالكم ہم تمہارے قدموں کو بوسہ دیں اور تمہارے جوتوں کو چومیں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ میرے حبیب کریم ﷺ کی رحمت تھی کہ ایسے اکابر کے قلوب میں اس بے وقعت کی یہ وقعت (مجدد اسلام ص ۴۹)

امام احمد رضا جہاں اپنی دیگر تصانیف کی روشنی میں محبت و عاشق نظر آتے ہیں وہیں وہ اپنے ترجمہ قرآن میں بھی عشق رسول کا مظہر نظر آتے ہیں، کنزالایمان کی ایک ایک سطر جب مصطفی کا منہ بولتا ثبوت اور حرف حرف عشق حبیب الوریٰ کا ترجمان ہے، ترجمۂ قرآن کنزالایمان جہاں اردوئے معلی جیسی خوبی کا جامع ہے وہیں تقدیس الوہیت اور ناموس رسالت کا امیں ہے (مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں) کے طور پر چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔ قرآن کی آیت کریمہ ومکروا ومکر اللہ آل عمران آیت ص ۵۴

(۱) اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے ترجمہ (مولوی محمود الحسن)

(۲) اور وہ یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک چال چلے اور خدا بھی عیسیٰ کو بچانے کیلئے چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے ترجمہ (مولوی فتح محمد جالندھری) مذکورہ دونوں ترجمے کے الفاظ کو غیر جانب دار ہو کر دیکھئے کیا ان دونوں ترجموں سے عظمت خداوندی پر کوئی حرف نہیں آتا؟ کیا مکر کرنا داؤ کرنا اور چال چلنا بے عیب ذات کی شان کے خلاف نہیں؟ اب ملاحظہ ہو امام عشق و محبت کا ترجمہ (کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔(کنزالایمان)

(۲) ان المنافقين يخدعون الله وهو خادعهم (سورہ نساء آیت نمبر ۱۴۲)

(۱) البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دیگا (مولوی محمود الحسن)

(۲) امام عشق و محبت کا ترجمہ، بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انھیں غافل کرکے مارے گا،(کنزالایمان)

(۳) ووجدك ضالا فهدى سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر ۷، (۱) اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی، محمود الحسن، (۲) اور اللہ نے آپ کو بے خبر پایا سو راستہ بتایا (مولوی اشرف علی) (۳) آپ کو بے خبر پایا سو راستہ بتایا (عبدالماجد، دریاآبادی) (۴) اور تمہیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔(کنزالایمان)

(۴) انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر (الفتح آیت ۱۰)

(۱) ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے

تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ مولوی محمود الحسن (۲) بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے (مولوی اشرفعلی تھانوی) (۳) بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ آپ کی اس اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے (مولوی عبد الماجد دریاآبادی) ان تینوں ترجموں سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم معاذ اللہ گنہگار تھے جبھی تو گناہوں کو بخشنے کیلئے فرمایا گیا غلطی اسی کی معاف کیجاتی ہے جو غلطی کا ارتکاب کر چکا ہو بغیر جرم کے معافی کیسی؟ اب ملاحظہ کیجئے شان رسالت کے پاسبان کا ترجمہ عالی شان، علواز نور عرفان بنام کنز الایمان (۴) بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔ (کنز الایمان)

امام عشق و محبت چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، گویہ کہ اپنے جملہ معمولات میں سرکار کی سنت کریمہ کا غایت درجہ کا اہتمام کرتے آپ کی مخصوص عادتوں کے تعلق سے یہ صراحت ملتی ہے (۱) آپ لفظ، محمد سنکر صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرماتے (۲) سوتے وقت جسم مبارک کو لفظ محمد کی شکل میں کر لیتے (۳) کبھی قہقہہ لگا کر نہ ہنستے (۴) نماز عمامہ باندہ کر پڑھتے (۵) مسواک ضرور فرماتے (۶) چلتے وقت بہت آہستہ قدم اٹھاتے (۷) نگاہیں عام طور پر نیچی رکھتے محب کو محبوب کی ہر ادا پیاری اور بھلی لگتی ہے اور ایک عاشق صادق اپنے معشوق و محبوب کے درو دیوار کے ذروں سے بھی قلبی لگاؤ رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت ثمامہ بن اثال صحابی رسول کے بارے میں ملتا ہے کہ اسلام لانے کے بعد انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ قبل اسلام مجھے آپ سے نفرت تو تھی ہی لیکن آپ کے درو دیوار کوچہ و گلی، احباب و متعلقین، غرض کے ہر وہ چیز جو آپ سے متعلق تھی اس سے بھی میں نفرت کرتا تھا اسلئے کہ آپ میرے دشمن تھے اور دشمن کی ہر چیز سے دشمنی ہوتی ہے لیکن اسلام لانے کے بعد کائنات میں سب سے زیادہ لگاؤ اور محبت آپ کی ذات اور آپ کے متعلقین سے ہے، امام ممدوح سرکار کی سنت کریمہ کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تا کہ متبع و محی سنت بنکر ۱۰۰ سو شہیدوں کے اجر و ثواب کے مستحق ہوں اور سرکار کی خوشنودی و رضا حاصل ہو، امام احمد رضا ایسے عاشق محبوب پروردگار تھے کہ جو لوگ ان سے متعلق ہو گئے ان کے ذہن و فکر میں بھی سرکار کی عظمت و محبت نے گھر کر لیا ان کے دل میں محبت رسول رچ بس گئی، ان کے پژمردہ دلوں میں نشاط و تازگی آگئی وہ فرحت و انبساط محسوس کرنے لگے اور یاد سرکار میں مست و سرشار ہو کر سرکار کے سچے جانثاروں میں شمار ہونے لگے، سوانح اعلیٰ حضرت کے مصنف لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت کو عشق و محبت کا مجسم بنایا تھا آپ کی شوزش عشق کی آنچ جس طالب پر چڑھ جاتی اس کا دل محبت رسول کا مدینہ بن جاتا استاذ المحدثین مولانا وصی احمد صاحب محدث سورتی سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ نے عرض کی کے حضرت آپ تو مولانا فضل الرحمان صاحب گنج مراد آبادی علیہ الرحمہ سے مرید ہیں لیکن آپ کو جتنی محبت و عقیدت اعلیٰ حضرت سے ہے اتنی کسی اور سے نہیں اعلیٰ حضرت کی یاد ان کا تذکرہ ان کے علم و فضل کا خطبہ آپ کی زندگی کیلئے روح کا مقام رکھتا ہے اس کی کیا وجہ ہے حضرت محدث سورتی نے فرمایا کہ سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں ہے جو میں نے مولوی اسحاق صاحب محشی بخاری سے پائی، سب سے بڑی نعمت وہ بیعت نہیں ہے جو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب سے حاصل ہوئی بلکہ سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی نعمت وہ ایمان ہے جس کو میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا ہے میرے سینے میں پوری عظمت کے ساتھ مدینہ کے بسانے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں اس لئے ان کے تذکرے سے میری روح میں پالیدگی پیدا ہوتی ہے ان کے ایک ایک کلمہ کو اپنے لئے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔ (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۱۵)

مذکورہ واقعہ تو اعلیٰ حضرت کے خوان علم و عمل کے ایک

فرد کامل کا ہے جو اعلیٰ حضرت کے مخالف جانی دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی زبانی جس کو اعلیٰ حضرت تازندگی کافر کہتے رہے توہین رسول کا مرتکب فرماتے رہے وہ کہتے ہیں :

"میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کے بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا ہے (اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام مطبوعہ لاہور) دوسری جگہ انہیں حکیم الامت سے روایت ملتی ہے جس کے راوی دیوبند کے مشہور مفتی محمد شفیع صاحب ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب مولانا احمد رضا صاحب کی وفات ہوئی تو مولانا اشرف علی تھانوری کو کسی نے اطلاع دی تو انہوں نے بے اختیار ہاتھ اٹھاکر دعاء کی اور جب وہ دعا کر چکے تھے تو حاضرین میں سے کسی نے کہاکہ وہ تو آپ کو عمر بھر کافر کہتے رہے اور آپ ان کیلئے دعاء کرتے ہیں تو کہاکہ یہی بات سمجھنے کی ہے کہ مولانا احمد رضا نے ہم پر کفر کا فتویٰ اس لئے لگایا کہ ان کی نظر میں ہم نے توہین رسول کی ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اور پھر یہ سمجھتے ہوئے ہم پر کفر کا فتویٰ نہ دیتے تو وہ خود کافر ہو جاتے ان کے فتویٰ میں جو شدت تھی اس کا سبب عشق رسول ہی تھا ملت اسلامیہ کو اگر متحد کیا جاسکتا ہے تو صرف عشق رسول ہی کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔ (مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۰ء)

امام ممدوح نے بوقت وصال جو وصیت فرمائی وہ بھی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ اور عشق مصطفیٰ کی منھ بولتی تحریر پرتنویر ہے آپ نے یہ وصیت وصال سے چند لمحے پہلے فرمائی تھی آپ کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں اس وقت میں آپ لوگوں کو دو وصیتیں کرنا چاہتا ہوں ایک تو اللہ و رسول کی اور دوسری خود میری، حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے ان سے تابعین روشن ہوئے ان سے ائمہ روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لو ہمیں اسکی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو اور جب روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے تو قبل تدفین کعبہ کے بد الدجی تم پہ کروڑوں درود والی نظم پڑھی جائے، اعلیٰ حضرت کے صداقت عشق و محبت پر سرکار کی کرم فرمائی اور نوازشیں خود بین ثبوت ہیں کہ امام ممدوح جس کے عشق و محبت کی آتش میں دینے آپ کو جلاتے رہے، نغمۂ شوزدروں سے سرکار کو یاد کرتے رہے اپنے محبوب کی رفعت و عظمت کا گن گاتے رہے اور قرب ووصال کے طالب و متمنی رہے بعد وصال سرکار نے اس سچے عاشق کو قرب خاص سے نوازا ادھر ۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ جمعہ کے دن ۲ر بجکر ۳۰ر منٹ پر بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت کا وصال ہوا ادھر بیت المقدس کے ایک شامی بزرگ ٹھیک ۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ کو خواب میں دیکھ رہے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہیں حضرات صحابہ کرام حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار ہے وہ شامی بزرگ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں، فداک ابی و امی، میرے ماں باپ حضور پر قربان کس کا انتظار ہے، سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے، انہوں نے عرض کی احمد رضا کون ہیں، حضور نے فرمایا کہ ہندستان میں بریلی شریف کے باشندے ہیں، بیداری کے بعد انہوں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت ہندستان کے بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور اب تک بقید حیات ہیں پھر تو وہ شوق ملاقات میں ہندستان چل پڑے اور جب بریلی پہونچے تو انہیں بتایا گیا کہ آپ جس عاشق رسول کی ملاقات کو تشریف لائے ہیں وہ ۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ کو اس دنیا سے روانہ ہو چکا ہے۔

اناللہ و انا الیہ راجعون

شارح بخاری کے انتقال پر ملال پر ملک بھر میں مجالس تعزیت

محمد شہاب الدین رضوی

نائب حضور مفتی اعظم اور شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا انتقال پر ملال ۱۱؍ مئی بروز جمعرات کو صبح ۴؍ بجکر ۴۸؍ منٹ پر جامعہ اشرفیہ میں ہوا۔ انا للہ ونا الیہ راجعون

مفتی صاحب بڑی خصوصیت کے حامل تھے، انکی ولادت ۱۱؍ شعبان ۱۳۳۹ھ ۲۰؍ اپریل ۱۹۲۱ء کو گھوسی ضلع مئو میں ہوئی تھی، تعلیم و تربیعت کے بعد مختلف مدارس اسلامیہ میں درس و تدریس اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہنے کے ساتھ ہی ساتھ ایک عرصہ دراز تک بریلی شریف میں تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند مولانا الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہ سے فتویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی، اس تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ نائب مفتی اعظم ہند کہلائے۔ آپ نے درجنوں کتابیں تصنیف فرمائی اور ایک قابل ذکر کارنامہ یہ انجام دیا کہ انہوں نے بخاری شریف کی آسان و سہل شرح نزہۃ القاری کے نام سے کی۔ جو رہتی دنیا تک اہل سنت و جماعت کیلئے سرمایہ عظیم ہے۔ ۱۹؍ جون کو جامع مسجد گھوسی ضلع مئو میں عرس چہلم منایا گیا جس میں جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے آخری خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ کہ مفتی صاحب بہت بڑے عالم دین تھے ان کو بریلی سے اتنی عقیدت و محبت تھی کہ جب وہ بریلی سے رخصت ہوکر دوسری جگہ رہنے کیلئے گئے تو انہوں نے میرے برادر نسبتی مولانا حبیب رضا خاں صاحب کو خط لکھا جسمیں لکھا تھا کہ کوئی سادن اور کوئی ایسی رات نہیں ہوتی ہے جس میں بریلی کے سوداگران کے کسی جگہ کو یاد کرکے روتا نہ ہوں۔ وہاں کے ہر ہر فرد کی یاد ستاتی ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند اور مخدومہ چھوٹی بی صاحب کی بہت یاد آتی ہے۔ چھوٹی بی صاحب میرا بہت خیال رکھتی تھی، اگر دنیا میں میری ماں ہوتی تو وہ بھی اتنا خیال نہیں دکھپاتیں۔ قل شریف سے قبل شارح بخاری د حمۃ اللہ علیہ نہیں رکھ پاتیں۔ قل شریف سے قبل شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین کا اعلان بحیثیت جانشین شارح بخاری حافظ حمید الحق رضوی کی دستار بندی حضرت اور موجود علماء کے ہاتھوں سے کی۔ بعدہ قل شریف اور سلام پر عرس چہلم اختتام کو پہنچا۔ نظامت کے فرائض مولانا مبارک حسین مصباحی نے انجام دئے۔

عرس چہلم میں ملک کے علماء کرام میں جانشین حضور مفتی اعظم ہند کے ہم راہ راقم السطور کے علاوہ ان کے صاحبزادے گرامی مولانا الحاج محمد عسجد رضا خاں قادری اور مولانا سلمان رضا خاں بھی تھے۔ قابل ذکر علماء میں علامہ ارشد القادری (دہلی) محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی (گھوسی) مفتی عبد المنان اعظمی، مفتی مجیب اشرف رضوی (ناگپور) مفتی عبد المنان کلیمی (مراد آباد)، مولانا یٰسین اختر مصباحی (دہلی) الحاج محمد سعید رضوی (ممبئی) مولانا غلام عبد القادر علوی، مولانا محمد فاروق مسعودی رضوی (ممبئی) وغیرہ تھے۔

آل انڈیا جماعت رضائے مصطفی

آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ کے کل ہند صدر مولانا الحاج محمد عسجد رضا خاں قادری کی صدارت میں تقریب ایصال ثواب، تعزیت کا انعقاد جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے دولت کدے پر کیا گیا۔ مقررین نے شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ کے انتقال سے دنیائے سنیت کو کافی بڑا دھچکا لگا ہے۔ ایک عالم کی موت ایک عالم کی موت ہے آپ کی کمی بہت محسوس کی جاتی رہے گی مفتی صاحب نے تحریر و تقریر اور درس تدریس کے ذریعہ ایک جہان کو فیضیاب کیا۔ اس تقریب میں حضرت مفتی قاضی محمد عبد الرحیم بستوی

، مفتی ناظم علی قادری، حضرت مولانا حبیب رضا خاں نوری، مولانا شہاب الدین رضوی، ڈاکٹر محمود حسین بریلوی، مفتی محمد مظفر حسین کٹھہاری، مولانا یونس رضا اویسی، مولانا عاصم رضا، مولانا اعجاز احمد رضوی، حاجی منسوب علی خاں، برہان علی رضوی تسل پوری، افتخار انجم شہالی، غلام رضا میسوری وغیرہ نے شرکت فرمائی۔

امیر دعوت اسلامی کی تعزیت

آہ! سنیوں نے ایک عظیم پیشوا گنوادیا۔ حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات یہ کوئی معمولی حادثہ نہیں۔ اللہ عزوجل ان کی علمی اور ملی خدمات کو قبول فرمائے، اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل بخشے۔ دعوت اسلامی پر حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کا خصوصی کرم تھا لہٰذا اسلامی بھائیوں نے حضرت کے تیجے کیلئے کافی نیک اعمال کئے تادم تحریر پاکستان کی دعوت اسلامی کی طرف سے جو اطلاعات مجھے موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق ایصال ثواب کیلئے ذیل میں تحفے حاضر کئے جارہے ہیں ان کا تیجے کی مجلس ایصال ثواب کی دینے کی مدنی التجا ہے۔ (یہ اعمال حسنہ بروز جمعہ ۸ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ کو کئے گئے)۔ مدینہ ختم قرآن پاک ۸ ۱۶۳ مدینہ درود پاک ۲ ۷ ۷ ۱۸۹۱ مدینہ یٰس شریف ۱۲۶ مدینہ سورۃ الملک ۱۰۰ مدینہ سورۃ الاخلاص ۰۰۰۰۰، ۵ مدینہ کلمہ طیبہ ۵۰۰۰۰، ۵۔ محمد الیاس قادری ۹ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ

جامعہ اظہار العلوم جہانگیر گنج

آج فقیہ اعظم شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی یاد میں جامعہ عربیہ اظہار العلوم نیا بازار جہانگیر گنج کے وسیع میدان میں تعزیتی جلسہ حضرت مولانا الحاج محمد کوثر خاں کی قیادت میں اختتام پزیر ہوا، جملہ مقررین کے تقاریر یں درج ذیل باتیں ابھر کر سامنے آئیں۔

حضور شارح بخاری دینی وملی غیریت واحساس اور معاصرین میں سب سے زیادہ دیکھا گیا جب بھی اسلام وسنیت یا اکابرین ملت پر کوئی حملہ ہوتا وہ بے تاب ہوجاتے اور اس کے دفاع کیلئے ہر ممکنہ تدبیر سے باز نہیں آتے۔ (۲) علم میں وہ رسوخ حاصل تھا کہ کسی خاص موضوع پر لکھنے یا بولنے پر آتے تو بہت جلد اس کے تمام گوشوں کا احاطہ واستحضار فرماکر بھرپور روشنی ڈالتے تھے۔ (۳) فقہی جزیات کا استحضار، حالات زمانہ پر نظر سائلین کے فکر ومزاج سے آگاہی سائیلوں کی چالاکی وعیاری سے باخبری اور دیگر لوازم سے آراستگی ایسی تھی کہ زمانہ دراز سے فتاویٰ کا برجستہ املا کراتے تھے۔ دیکھنے اور پڑھنے سے اندازہ ہوتا کہ بہت برمحل جواب دیا گیا۔ (۴) جماعت اور اداروں پر بھی نظر رکھتے اور انھیں ہر مشکلات میں مفید مشوروں سے نوازتے۔ (۵) تدریس، افتاء، تبلیغ، تقریر، وتصنیف وحسن تفہیم میں یکتائے زمانہ تھے مسلک اعلیٰ حضرت کے پاسبان اور نقیب اعظم تھے۔ غرض کہ ان کے جانے سے عالمی طور پر اہل سنت کو دھچکا لگا اور بہت بڑا علم کا ذخیرہ اہل سنت کے ہاتھوں سے چلا گیا۔ اسی جلسہ میں مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا عبد المصطفیٰ رودولوی، حافظ عبد الحق صاحب، حافظ حمید الحق برکاتی جانشین شارح بخاری اور مولانا مختار احمد شہزاد میاں نے شرکت فرمائی۔

ایک عظیم سرپرست سے محروم

دار العلوم غریب نواز الہ آباد میں ۱۱ر مئی ۲۰۰۰ء کی صبح بذریعہ فون پر جیسے ہی شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال کی اطلاع آئی پورا ماحول سوگوار ہوگیا سارے شعبے بند کردئے گئے اور عالم اساتذہ وطلبہ دار الحفظ میں اکٹھا ہوگئے۔ ایصال ثواب کیلئے دیر تک قرآن خوانی کا سلسلہ چلتا رہا۔ بعد میں ایک تقریری پروگرام ہوا جس میں مقررین نے موصوف کی منفرد المثال شخصیت اور ان کی گرانمایہ علمی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ کیا اور آپ کے سانحہ ارتحال کو دنیائے سنیت کا ایک عظیم اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا، دار العلوم کے ناظم اعلیٰ مولانا انوار احمد نظامی نے بتایا کہ بانی ادارہ پاسبان ملت حضرت مولانا

مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ اور اس ادارے سے موصوف کے بڑے گہرے مراسم تھے، آپ کے وصال سے پوری جماعت کے ساتھ ساتھ دار العلوم بھی اپنے ایک دیرینہ محسن سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ رب العزت موصوف کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے جماعت کو ان کے نعم البدل سے سر فراز کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ محمد مجاہد حسین رضوی

شہر ناسک میں تعزیتی اجلاس

اار مئی بروز جمعرات یہ روح فرسا خبر بذریعہ ٹیلی فون موصول ہوئی کہ شارح بخاری حضور مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اس خبر کے ملتے ہی دنیائے سنیت خصوصیت کے ساتھ شہر ناسک پر غم واندوہ کے بادل چھا گئے اور تمام مدارس عربیہ میں تعطیل کر کے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کی محفلیں منعقد کی گئیں جس میں شہر کے دو عظیم ادارے دار العلوم اہل سنت شاہی مسجد و دار العلوم غوث اعظم کے طلبہ و مدرسین و اراکین نے شدت غم کے اظہار کے ساتھ حضور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی مغفرت اور ان کے درجات کی بلندی کیلئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عاجزانہ دعائیں کیں اسی طرح شہر کی مساجد مثلاً گلشن طیبہ مسجد منور مارکیٹ، شاہی مسجد، شاہجہانی مسجد، دکھنی پورہ، ہی باوزی مسجد کھڑا مسجد وغیرہ کے ائمہ حضرات علامہ مولانا الحاج عبد الغنی رضوی، علامہ مولانا رحمت اللہ صاحب مصباحی، الحاج مشتاق احمد صاحب قادری، علامہ الحاج محمد محبوب عالم صاحب رضوی حافظ عبد الجبار صاحب قادری، حافظ و قاری محمد رئیس احمد صاحب اشرفی، علامہ مولانا سید آصف اقبال صاحب مصباحی، مولانا حافظ سید منظور الحق صاحب نے جمعہ اور ایصال ثواب کی محفلوں میں حضور شارح بخاری علیہ الرحمہ کی شخصیت پر اظہار خیال فرماتے ہوئے حضرت کے سانحہ ارتحال کو امت کا عظیم خسارہ قرار دیا خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت الحاج حافظ منیر الدین صاحب رضوی خطیب شہر نے مجمع عام میں اپنے غم کا اظہار کرتے ہوئے "نزہۃ القاری" کی جملہ جلدوں کو شہر ناسک کی سنیوں کی طرف سے جلد از جلد شائع کرنے کا اعلان کیا اور دار العلوم اہل سنت کے نہایت ہی گرم جوش فعال سکریٹری الحاج محمد یونس صاحب رضوی نے گذشتہ جشن مفتی نانپارہ میں شارح بخاری کی آمد کو اپنے اور سارے سنیوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ کہتے ہوئے شارح بخاری کی دینی یا خصوصاً سید نا بخاری کی کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری کی اپنی نوعیت کی بے مثل اور منفرد الحیثیت شرح نزہۃ القاری کی تحریر تصنیف کو حضرت کا قیامت تک کیلئے سنیوں پر سب سے بڑا احسان بتایا۔

(خطیب شہر و جملہ عاشقان شارح بخاری سنی ناسک مہاراشٹر)

ساؤتھ افریقہ میں حضرت شارح بخاری

حضرت کی رحلت پوری دنیائے سنیت کیلئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ کہتے ہیں کہ ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے اور ہر درد کا مداوا ہوتا ہے۔ الجامعۃ الاشرفیہ کے زمانۂ طالبعلمی میں حضرت حضرت کے زیر سایہ رہ کر ناچیز نے حضرت کو بہت قریب سے دیکھا ہے، ان کے سینے میں مسلک اعلیٰ حضرت کی محبت سے لبریز وہ حساس اور دردمن دل تھا جو ہمیشہ دھڑکتا رہتا تھا۔ اہل سنت والجماعت کی خدمات سے جتنی محبت اور تڑپ میں نے حضرت کی ذات مبارکہ میں دیکھی، اتنی دنیا گھوما لیکن وہ چیز ڈھونڈے سے نہیں ملتی---- حافظ ملت کے لگائے ہوئے چمن الجامعۃ الاشرفیہ اور حافظ ملت سے حضور شارح بخاری کو عشق کی حد تک لگاؤ تھا، کئی بار حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر ان کو عجیب انداز حضوری کے ساتھ باریاب زیارت ہوتے میں نے دیکھا ہے، اور یہی محبت تھی کہ الجامعۃ الاشرفیہ میں تشریف آوری کے بعد وہ الجامعۃ الاشرفیہ ہی کے ہو کر رہ گئے---- اور جب اس دار فانی سے جانے کا وقت آیا تو "جئے جس کیلئے جاں اس پہ دیدی" کے مصداق الجامعۃ الاشرفیہ میں ہی نقد جاں نذر جاں آفریں کر دی---- افسوس کہ دنیائے سنیت کا وہ آفتاب ہمیشہ کیلئے ہم سے روپوش ہو گیا جس کا غم

البدل ہمیں اب نہ مل سکے گا۔

"ایسے بھی ہیں کچھ لوگ کہ اٹھ جائیں چمن سے ☆ تم ڈھونڈنے نکلوگے مگر پانہ سکو گے" حضرت کے وصال کی خبر ملتے ہی ساؤتھ افریقہ کے تمام سنی علماء و آرنائزیشن کو ناچیز نے بذریعۂ فون اطلاع کی۔ ساؤتھ افریقہ اور ہندوپاک کے جس عالم نے سنا دل تھام کے رہ گیا۔ جمعرات کو پورا دن اسی غم انگیز مصروفیت میں گزرا۔ اپنے مدرسہ جامعہ رضویہ لینز میں ناچیز نے نہایت تزک واحتشام سے قرآن خوانی و ایصال ثواب کا اہتمام کیا، دوسرے روز جمعہ تھا، جمعہ کی تقریر میں ناچیز کا عنوان تقریر حضور شارح بخاری کی ذات گرامی اور انکی خدمات تھیں، بعد نماز جمعہ ایصال ثواب کی محفل جامعہ رضویہ مسجد میں منعقد ہوئی۔ پھر رات کو بعد نماز عشاء ذکر اللہ کے بعد ایصال ثواب کیا گیا۔ اس ملک ساؤتھ افریقہ میں جوہانس برگ سے کیپ ٹاؤن تک، ڈربن سے لیڈر اسمتھ تک، پریٹوریا سے لینز تک متعدد مقامات پر ایصال ثواب کی محفل سجائی گئی، خصوصیت سے جامعہ رضویہ لینزا، رضا اکیڈمی ڈربن، دار العلوم پریٹوریا، دار العلوم قدریہ غریب نواز لیڈر سمتھ، مدرسہ و مسجد حضرت سلطان باھد جوھانس برگ، مدرسہ ھدایت الاسلام لینز میں حضرت شارح بخاری کے ایصال ثواب کی محفل منعقد کی گی۔ ناچیز حضرت کے تمام صاجزادگان، پسماندگان، ارباب خاندان، مریدان و وابستگان ارکان و اساتذۂ الجامعۃ الاشرفیہ کے ساتھ شرکت غم و اظہار تعزیت کرتا ہے--- خصوصیت کے ساتھ استاذ گرامی حضرت مولانا عبد الحق صاحب قبلہ مصباحی کو کہ آپ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں حضور شارح بخاری نے اپنا روحانی فرزند اور "عصائے پیری" کہا اور آپ نے ایک روحانی باپ کی ہی نہیں بلکہ ایک ولی، ایک درویش اور ایک خدا رسیدہ مقدس بزرگ کی جی بھر کر خدمت کرلی۔ حق تعالیٰ آپ کے غمزدہ دل کو تسکین کی دولت عطا فرمائے۔ اس نازک موقع پر اپنے قلب کو مضبوط رکھئے اور اس غم جانکاہ پر صبر و ضبط سے کام لیجئے۔ کیونکہ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کے مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہم سب کی نگاہیں پہلے بھی آپ کے اوپر لگی تھیں---اب اور زیادہ لگی ہوں گی---امید کہ حضرت کے مزار پاک کی تعمیر اچھے انداز سے ہوگی۔ اور چہلم کے موقع پر عرس شریف کی بھی ابتدا کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر پر رضوان و غفران کے پھول برسائے، اور جنت الفردوس میں حضرت کے مدارج روحانی کو شرح بخاری کی تجلیات سے روزانہ چمکائے۔ اور ہمیں اللہ اس قابل بنادے کہ ان کی باطنی توجہات کو اپنی جانب ہمیشہ مبذول رکھنے میں کامیاب رہیں۔ محمد نوشاد عالم خان قادری مصباحی لینز-ساؤتھ افریقہ

ضلع بریلی شریف میں تعزیتی جلسے

☆شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر جامعہ غوثیہ بشیر العلوم بہیڑی ضلع بریلی میں تعزیتی مجلس منعقد کر کے قرآن خوانی اور نعت و منقبت کے ذریعہ ایصال ثواب کیا گیا جس کی صدارت مولانا محمد شاہد میاں نے کی۔ (سید محمد مشرف علی نعیمی)

☆مدرسہ اہل سنت نظیر العلوم سیتھل ضلع بریلی میں قاری یعقوب انصاری امام جامع مسجد کی صدارت میں تعزیتی جلسہ ہوا جس میں مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ (امتیاز رضوی)

☆الجامعۃ القادریہ رچھا ضلع بریلی میں مولانا صغیر احمد جوکھن پوری کی صدارت میں جلسہ تعزیت منعقد کیا گیا۔ جس میں طلبۂ دار العلوم نے قرآن خوانی کر کے مفتی صاحب کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور دوسری طرف قادری رائس میل بہیڑی میں بھی تعزیتی جلسہ کا اہتمام ہوا۔ (حاجی منسوب علی خاں صدر جماعت رضائے مصطفیٰ)

☆ جامعہ غوثیہ رضویہ فریدپور، آفس جماعت رضائے مصطفیٰ آنولہ، مدرسہ گلشن رضا دھونرہ جامع مسجد بھوجی پورہ اور شہر کی مختلف مساجد ومدارس میں ایصال ثواب کی تقریبات ہوئیں۔

(مولانا شکیل احمد رضوی صدر جماعت رضائے مصطفیٰ بلاک بھوجی پورہ بریلی)

جہاں نما

پٹنہ میں جشن یوم رضا

۳۰ مئی بمطابق ۲۵ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ پٹنہ کے مختلف مقامات جامع مسجد درگاہ شاہ ارزاں ادارۂ شرعیہ بہار اور الجامعۃ الرضویہ مغلپورہ پٹنہ سٹی میں یوم رضا منایا گیا، جامع مسجد درگاہ شاہ ارزاں رحمۃ اللہ علیہ میں بعد نماز ظہر زیر صدارت مولانا قاری نوازش کریم صاحب امام وخطیب مسجد ھذا ایک اہم تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں تلاوت ونعت کے بعد امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ اور انکی دینی وملی سماجی خدمات پر روشنی ڈالی گئی بعدہ ۲ بجکر ۳۸ منٹ قل شریف وشجرۂ طیبہ رضویہ پڑھا گیا پھر صلاۃ وسلام ودعا پر مجلس اختتام پزیر ہوئی پھر اسی روز بعد نماز مغرب ادارۂ شرعیہ بہار کے امام احمد رضا ہال میں نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ اراکین ادارۂ شرعیہ بہار اور یہاں کے جملہ اساتذہ وطلبہ سبھی مل کر مجدد دین وملت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں ایک محفل منعقد کیے جس میں جہاں ادارہ کے مولانا غلام جیلانی صاحب ومولانا قطب الدین صاحب چترویدی ومولانا وقاری نوازش کریم اور افتاء کے مولانا سید شاہ خورشید انور شمسی وراقم الحروف اعجاز حسین رضوی مصباحی ودیگر احباب نے تقریب پاک میں حصہ لیا وہیں شہر کے معزز حضرات کثیر تعداد میں شریک محفل ہوکر علمائے کرام کے مواعظ حسنہ سے مستفیض ہوئے مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا پھر نعت رسول ﷺ اور اعلیٰ حضرت کی شان میں منقبت پڑھی گئی جس سے پورا مجمع جھوم اٹھا بعدہ راقم نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے انکی دینی ملی وسماجی خدمات خصوصاً انکی فقہی بصیرت پر جامع ومانع روشنی ڈالتے ہوئے اس عظیم فتوی کی طرف اشارہ کیا جب آپ سے نوٹ کے بارے میں بارہ سوالات کیے گئے تھے جس کے جوابات میں آپ نے بزبان عربی ایک رسالہ تحریر فرمائی جسے دیکھنے کے بعد اس دور کے بڑے بڑے مفتیان کرام حیرت میں پڑ گئے اور کیوں نہ ہو کہ بہت ہی مختصر وقت میں یہ عظیم رسالہ لکھا یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ دوسرے حج وزیارت کیلئے عرب شریف تشریف لے گئے تھے اسی وقت وہاں کے علماء نے استفتاء تحریر فرمایا تھا یہ رسالہ جس کا نام "کفل الفقيه الفاهم لا حكام قرطاس الدراهم" ہے اس رسالہ کو پڑھ کر عربی عالم حضرت سید اسماعیل خلیل محافظ کتب حرم نے فرمایا والله اقول والحق اقول انه لو راها ابو حنيفة النعمان لاقرت عينه ولجعل مولفها بملة الاصحاب۔ حافظ غلام جیلانی صاحب کھڑے ہوئے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہم شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے کارناموں میں سے چند کارنامے مختصر اگر مدلل بیان فرما کر سامعین کے دل ودماغ میں اثر پیدا کر دیا پھر صلاۃ وسلام کے بعد فاتحہ ودعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔

(محمد اعجاز حسین رضوی مصباحی، دارالافتاء ادارۂ شرعیہ بہار پٹنہ ۶)

کلکتہ میں عرس مقدس

حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی کا عرس ۲ صفر کو بمقام خانقاہ ابوالعلائیہ جہاں گیریہ آسویہ بنگچی باگمنۃ ۷ ۳ میں منایا گیا حضرت شمیم آٹولوی نے تلاوت کے بعد نعتیہ ومنقبتی کلام کا بھی شرف حاصل کیا مولانا محمد شکیل آسوی نے اعلیٰ حضرت کی زندگی پر تقریر کی صلاۃ وسلام کے بعد اب محفل میں لنگر سے تواضع کی گئی۔ (رئیس آسوی)

خطیب شہر ناسک کو صدمۂ عظیم

یہ جان کر بے حد افسوس ہوگا کہ شہر ناسک کی عظیم شخصیت حضرت الحاج حافظ منیر الدین صاحب رضوی کے بڑے بھائی مخیر قوم محب العلماء جناب الحاج امیر الدین صاحب خطیب رضوی مورخہ ۲۳ اکتوبر بروز اتوار اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے

اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ دار العلوم اہل سنت ناسک میں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی گئی جس میں سبھی طلبہ ومدرسین نے شرکت کی احباب اہل سنت سے دعاء مغفرت کی استدعاء ہے۔ (اراکین ومدرسین دار العلوم اہل سنت ناسک سٹی)

مٹیا محل دہلی میں اہل سنت کے مکتبے

درجہ ذیل ادارہ اہل سنت وجماعت کی نشر واشاعت کیلئے سرگرداں ہیں جو اپنے تجارتی نقطۂ نظر سے ہٹ کر صرف مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کیلئے کام کر رہے ہیں۔ عوام کو چاہئے کہ ان مکتبوں سے اپنا رابطہ رکھیں۔ ☆فاروقیہ بک ڈپو ☆رضوی کتاب گھر ☆مکتبہ جام نور ☆مکتبہ نعیمیہ ☆کتب خانہ امجدیہ ☆رضا بک ڈپو۔

پتہ: مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

دار العلوم مفتی اعظم ہند گجادھر یوز بہرائچ شریف

سرزمین بہرائچ شریف حضرت سیدنا سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ کا تاریخی ضلع ہے اسی ضلع شمالی علاقہ میں دیوبندیوں، نجدیوں کا سخت غلبہ تھا۔ شوکت وہابیت توڑنے کیلئے احباب اہل سنن نے ایک ادارہ بنام دار العلوم مفتی اعظم ہند گجادھر پور میں ۱۹۹۵ء میں قائم کر دیا ہے۔ چند ایام میں اس ادارے نے سنت کا کافی کام کیا اور جہاں ۹۹ر فی صد وہابیت تھی آج الحمد للہ ۸۰ر فی صد سنیت ہے اور اہل سنت کا غلبہ ہے۔ لکھنؤ روڈ پر ۲ر ایکڑ میں خرید کر کمرے، ۱۲×۲۰ کے ایک ہال کمرہ ۲۰×۲۰ فٹ کا تعمیر ہو چکے ہیں۔ دار العلوم میں ۴۰ر طلباء وہ ہیں جنکے قیام وطعام علاج ومعالجہ کا انتظام ہے جبکہ ۲۰۰ طلباء درجۂ پرائمری میں ہیں اشاپ میں ۶ر افراد ہیں دار العلوم کا تعمیری کام چل رہا ہے لہٰذا احباب اہل سنت سے اپیل ہے کہ اس علاقہ میں مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کیلئے دار العلوم کا بھر پور تعاون فرمائیں فقط والسلام۔ (محمد سلطان رضا نوری)

جشن غوث الوریٰ ورسم اجرا اسلامی آواز

۱۲ر صفر المظفر مطابق ۱۷ر مئی ملک نیپال ضلع کپلوستو موضع میٹیا کے مرکزی ادارہ دار العلوم صدیقیہ انوار العلوم کا چوتھا سالانہ اجلاس بنام جشن غوث الوریٰ نہایت ہی شاندار پیمانے پر منایا گیا۔ علامہ غلام عبد القادر علوی براؤں شریف اور مولانا محمد سید احمد انجم عثمانی پرنسپل فیض الرسول اور علامہ محمد مستقیم کامل نظامی نے غوث الاعظم کے حیات وخدمات ارشادات بزرگان دین کے حوالے معلومات افزا تقاریر یں کیں نظامت کے فرائض مولانا نور محمد نعیمی ممبئی نے انجام دی جبکہ الحاج ترنم بہرائچی اور قمر نظامی باسنی نے نعتوں کا گلدستہ پیش کیا ادیب شہیر مولانا عبد اللہ عارف صدیقی فیضی نے اجلاس کی صدارت فرمائی اسی موقع پر اسلامی آواز سہ ماہی رسالہ کا اجراء ہوا احباب سے قلمی تعاون اور مالی تعاون کی اپیل ہے۔

ایڈیٹر اسلامی آواز مقام بگھواپوسٹ شہر شیر گڑھ ضلع سدھارتھ نگر

جشن مخدوم پاک

۲۹ر محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۵ر مئی ۲۰۰۰ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء جامع مسجد باسنی کے سامنے دار العلوم فیضان مخدوم اشرف کی جانب سے زیر صدارت وحمایت حافظ سعید اشرفی منعقد ہوا جس میں ادارۂ ھذا کے اساتذہ وطلباء کے خطابات ومناقب سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی حیات پاک پر مختصر روشنی ڈالی اسکے بعد خصوصی مقرر حضرت مولانا الیاس صاحب خطیب وامام جامع مسجد کمہاری ومفتی ولی محمد صاحبان نے بڑے ولولہ انگیز خطابات سے حضرت کے نقوش راہ واضع کئے اسکے بعد مشتاق احمد صاحب کے سلام پڑھانے کے بعد جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ (برکت القادری جودھپور)

اردو یونیورسٹی کا اسٹڈی سینٹر بریلی

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور سائنس داں

پروفیسر شمیم جے راج پوری ۲۴ مئی کو اسلامیہ گرلس کالج بریلی میں پہونچے اور علاقہ روہیلکھنڈ میں نیشنل اردو یونی ورسٹی کا اسٹڈی سینٹر کا معززین شہر کی موجودگی میں افتتاح کیا۔ (ناظم بیگ)

ناگپور میں جلسہ عظیم

دار العلوم طیب الاسلام کی جانب سے ینگ مسلم فٹبال گراؤنڈ مومن پورہ میں ۲۷ / ۲۸ مارچ بروز پیر و منگل بعد نماز عشاء باطل پرستوں کی دسیسہ کاریوں کے خلاف دو روزہ عظیم الشان دینی ایمانی و جشن دستار بندی کا اجلاس انعقاد پزیر ہوا جس کی صدارت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ حضرت علامہ مفتی سید محمد شوکت علی قبلہ بانی و مہتمم دار العلوم ہذا نے کی مقرر خصوصی ادریس رضا خاں حشمتی نے باطل پرستوں کی ایمان سوز کتابوں کے حوالہ جات پیش کر کے حق و باطل کے درمیان تمیز و امتیاز کا دھماکہ خیز بیان کیا حق کی فتح مبین اور باطل کی شکست مبین ہوئی سامعین اہل سنت میں ایمان کی تازگی بخشی ناگپور کی سرزمین پر یہ دو روزہ اجلاس اپنی نوعیت کا تاریخی اجلاس رہا ۲۷ مارچ کی خطابت سے ایوان دیابنہ وہابیہ میں زلزلہ آگیا وہابیوں دیوبندیوں نے پوری طاقت و توانائی سے بدنام زمانہ مولوی عبد الکریم پاریکھ کا نعرہ لگایا عبد الکریم پاریکھ نے اپنی تمام مذموم صلاحیتوں کا استعمال کیا لیکن ناکام رہا۔ اور ندامت و خجالت سے سر پیٹتا رہا ۲۸ مارچ کے پروگرام کو مسترد کرانے اور پرمیشن کینسل کرانے کی کوشش کرنے میں ابلیسی طاقت و توانائی کا استعمال کیا لیکن رب قدیر کا فضل رہا کہ پروگرام کو کامیاب بنانے اور پر سکون ماحول کیلئے پولس کمشنر مسٹر بانی نے اہل سنت کا پورا پورا تعاون کیا اور پورے گرونڈ میں پولیس فورس کا انتظام کر دیا حفاظتی انتظامات کے ساتھ شاندار پیانے پر پروگرام ہوتا رہا اور حضرت علامہ ادریس رضا خاں حشمتی کا ایمان افروز بیان ہوا جس میں ناگپور و اطراف ناگپور کے کثیر تعداد میں مسلمانان اہل سنت نے شرکت کی ناگپور کے اکثر علماء و ائمہ مساجد نے شرکت فرمائی رونق اسٹیج علماء کرام حضرت علامہ مجیب الاسلام بھاگل پوری علامہ فاروق رضا، حضرت علامہ محبوب خاں رضوی، حضرت علامہ سالک رضا اور حافظ و قاری الحاج غلام مصطفیٰ نوری فاضل امجدیہ اور حضرت مولانا غلام صابر رضا و دیگر علماء اہل سنت رونق اسٹیج رہے۔ علامہ سید محمد حسین اشرفی مصباحی کی دعا پر جلسہ اختتام کو پہونچا۔ (عبد السلام خاں رضوی)

الحاج مظہر ایوبی کا انتقال

نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ ہمارے بڑے بھائی محترم الحاج محمد مظہر حسن ایوبی صاحب گزشتہ ۲۹، ۲۸ / اپریل ۲۰۰۰ء مطابق ۲۲-۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ بروز جمعہ و شنبہ کی درمیانی شب ۲ بجے اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون. دعا فرمائیں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب سرکار دو جہاں ﷺ کے صدقے اور طفیل مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد اسرار ایوبی، ہند نیکسٹائلس آسنول)

مولانا انوار الحق مصطفوی کو صدمہ

میری جدہ ماجدہ میرے والد صاحب الحاج القاری مفتی محمد انوار الحق مصطفوی بریلوی کی امی صاحبہ جو امسال ہی اپنے بیٹے کے ہمراہ حج و زیارت سے مشرف ہوئی تھیں تمام ارکان حج خیر و خوبی انجام دیئے جن بی صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں نیز حضرت فاطمہ زہرا خاتون جنت سے گہری محبت رکھنے والی تھیں۔ اپنی اسّی سالہ عمر گزار کر رخصت فرما گئیں۔ قارئین شمارہ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب فرمائیں مہربانی ہوگی۔ (فیضان رضا دنکوی متعلم جامعہ نوریہ باقرگنج بریلی شریف)

مرکزی وزیر سید شہنواز حسین کی حاضری

کھیل اور نوجوان فلاح کے مرکزی وزیر جناب سید شہنواز حسین نے ۲۸ / جون ۲۰۰۰ء کو شام چار بجے آستانہ

عالیہ رضویہ پر چادر پوشی کی اور حضور جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری سے تفصیلی ملاقات کی اور ساتھ ہی ساتھ داخل سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ بھی ہوئے۔

انہوں نے حج کے دوران ہو رہی دقتوں کے تدارک کیلئے ایک نئے حج ایکٹ کے مسودہ کے بارے میں تفصیلات بتائیں۔ اور مسلم مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ گفتگو کے دوران نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا عسجد رضا خاں اور مولانا محمد شہاب الدین رضوی نے ملک میں درپیش مسلمانوں کے مسائل کے حل کیلئے ان کے پاس تجاویز رکھیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بہت جلد ان مسائل پہ وزیر اعظم سے بات کرونگا۔ (محمد توحید بیگ رضوی)

معارف بدر ملت کی تیاری

بفضلہ تعالیٰ رضا اکیڈمی ممبئی کے ذریعے مضامین بدر ملت، مکتوبات بدر ملت، رسائل بدر ملت، اظہار حق مع تحقیقی جواب، نورانی گلدستہ اور تذکرۂ سرکار غوث و خواجہ طبع ہونے کے بعد ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف کی خصوصی اشاعت "معارف بدر ملت" منظر عام پر لانے کا فیصلہ عرس یار علوی ۱۴۲۱ھ کے مبارک موقع پر کیا گیا ہے۔

لہٰذا اہل قلم حضرات سے گذارش ہے کہ حضرت علامہ مولانا مفتی بدرالدین احمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری گورکھپوری علیہ الرحمۃ والرضوان (مصنف سوانح اعلیٰ حضرت) کی زندگی کے کسی گوشے پر اپنے قیمتی مضمون ذیل کے پتہ پر روانہ کریں:- **عنوانات** :- حضور بدر ملت اور انداز تعلیم و تربیت (۲) حضور بدر ملت اور اتباع سلف صالحین (۳) نظریہ بدر ملت اور موجودہ ایڈوالحاق مدارس (۴) حضور بدر ملت اور جذبہ اتباع سنت (۵) حضور بدر ملت اور ادب عربی (۶) حضور بدر ملت اپنی تصنیفات کے آئینہ میں (۸) حضور بدر ملت اور توکل واستغناء (۹) حضور بدر ملت اور ارشاد و تبلیغ (۱۰) حضور بدر ملت اور ان کی حق گوئی اور بے باکی (۱۱) حضور بدر ملت علمائے اکابرین کے نظر میں (۱۲) حضور بدر ملت اور قوم وملت (۱۳) حضور بدر ملت اور ترویج دین واحیائے سنت (۱۴) حضور بدر ملت اور تفقہ فی الدین (۱۵) حضور بدر ملت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر (۱۶) حضور بدر ملت اور انکے تاریخی کارنامے (۱۷) حضور بدر ملت اور رد فرقہ باطلہ (۱۸) حضور بدر ملت کی نظر میں مدارس دینیہ کا تعلیمی و تبلیغی تصور (۱۹) حضور بدر ملت اور بیعت وارادت (۲۰) حضور بدر ملت اور ان کی قلمی اور لسانی احتیاط (۲۱) حضور بدر ملت اور ترویج مسلک اعلیٰ حضرت وغیرہ۔

عبدالصمد القادری مدرسہ قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد

جناب ہنڈ سگیری کو صدمہ عظیم

کرناٹک گورمنٹ میں ویلفیر وقف کے وزیر جناب بابانڈی سگیری رضوی کے اہل خاندان کے پانچ افراد زبردست کار حادثہ میں انتقال کر گئے۔ سے گزر رہی کار میں دارالعلوم غوثیہ رضویہ کے ناظم اعلیٰ جناب سگری صاحب کی اہلیہ، ایک لڑکا، نواسی، ایک سامنے سے آرہی بس سے ٹکرا گئے اور موقع پر ہی انتقال کر گئے۔

اس حادثہ کی اطلاع عرس رضوی کی دن حضور جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کو ملی حضرت نے مجلس عرس میں مرحومین کے مغفرت اور درجات میں بلندی کیلئے دعا فرمائی۔ ادارہ سنی دنیا مرحومین کے غم میں برابر کا شریک رہاہے۔ (ادارہ)

مولانا قاضی محمد قاسم عثمانی کا انتقال

حضور مفتی اعظم ہند کے خلیفہ حضرت مولانا مفتی قاضی محمد قاسم عثمانی رضوی دل کا دورہ پڑ جانے سے ان کے آبائی شہر میڑتا سٹی ضلع ناگور (راجستھان) میں انتقال ہو گیا۔ قاضی صاحب راجستھان قاضی کونسل کے صدر، امام احمد رضا ٹرسٹ کی مجلس عالیہ کے ممبر، اور شاہی

جامع مسجد میڑتا سٹی کے امام وخطیب تھے۔ انہوں نے راجستھان میں فروغ سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت کیلئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ قاضی صاحب مرحوم کے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں، اللہ تعالیٰ مرحوم کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے (امین) جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ اختر رضا خاں ازہری نے قاضی صاحب کیلئے دعاء مغفرت فرمائی ہے۔

حیات اعلیٰ حضرت مکمل

قارئین سنی دنیا کو یاد ہوگا کہ اگست کے شمارہ میں ملک العلماء علامہ ظفر الدین فاضل بہاری کی تصنیف حیات اعلیٰ حضرت مکمل کے تعلق سے ایک تفصیل اداریہ شائع ہوا تھا۔ جس میں ۳۰ر سال کی گم شدگی اور بازیافت کو حقیقت پسندانہ انداز میں بیان کی گیا تھا۔ حال ہی میں ۳۰ر مئی کو حضور جانشین حضور مفتی اعظم ہند کے ہمراہ پٹنہ جانا ہوا، جہاں پر فقہ النفس حضرت مولانا مفتی مطیع الرحمن صاحب مضطر رضوی اور جناب سید ولی الدین رضوی نے حیات اعلیٰ حضرت کی باقی قلمی تین جلدوں کی زیارت کرائی۔ یہ قلمی جلدیں سن اور احوال و کوائف کے اعتبار سے مرتب ہو چکی ہیں۔ اور کتابت کا کام بہت تیزی سے چل رہا ہے، مفتی مطیع الرحمن مضطر رضوی اور مولانا عبد المبین نعمانی نے بڑی محنت اور لگن سے حواشی اور تعلیقات تحریر فرمائے ہیں۔ شروع میں ایک وقیع مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔ یہ خبر دنیائے سنیت اور خصوصیت سے عقیدت مندان اعلیٰ حضرت کیلئے کسی مژدہ جانفزا سے کم نہیں ہے کہ بہت جلد انشاء اللہ تعالیٰ حیات اعلیٰ حضرت منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام خوبیوں اور کامرانیوں کے ساتھ حیات اعلیٰ حضرت طباعت کے مراحل سے گزر کر شائع ہو اور ان حضرات کے دارین کی نعمتوں سے نوازے اور اسی طرح بیش از بیش رضویات کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

(محمد شہاب الدین رضوی)

ہشام رضا عرف حارث رضا کا انتقال

مولانا جنید رضا خاں عرف سلمان میاں کے صاحبزادے ہشام رضا خاں عرف حارث رضا کا ۱۰ر اپریل، ۱۴ر محرم بروز پیر کو آٹھ ماہ کی مختصر سی عمر میں انتقال ہو گیا۔ حارص رضا کی نماز جنازہ جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی، اور تدفین چھ بینارہ قبرستان کانکر ٹولہ میں ہوئی۔ (ادارہ)

تعلیمی سیمینار علیگڑھ

جولائی کے دوسرے عشرے میں البرکات ایجوکیشن سوسائٹی علیگڑھ کے زیر اہتمام مسلم یونیورسٹی کے سیمینار ہال میں دو روزہ تعلیمی سیمینار بہت اہتمام کے ساتھ منعقد ہوا، جس کی صدارت امین ملت حضرت الحاج پروفیسر ڈاکٹر سید محمد امین میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف نے فرمائی۔

تعلیمی سیمینار میں دینی اور عصری ضرورتوں اور تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر علماء و مشائخ اور دانشوران قوم وملت نے تفصیل سے تبادلہ خیال کیا اور بہت ساری تجاویز منظور ہوئیں۔ سیمینار میں شرکت کرنے والے قابل ذکر لوگوں میں یہ لوگ ہیں، سید حامد چانسلر ہمدرد یونیورسٹی دہلی، ڈاکٹر سید جمال الدین اسلم مارہروی، مفتی نظام الدین رضوی مبارکپور، سراج حسین (آئی، اے، ایس) حضرت سید محمد افضل میاں (آئی، پی، ایس) حامد انصاری وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ، ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم وغیرہ نے شرکت کی۔ (ادارہ)

تقریب سنگ بنیاد مرکز

مرکزی ادارہ کی پہلی اینٹ جانشین حضور مفتی اعظم ہند اور دوسری اینٹ محدث کبیر کے ہاتھوں

شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا نوری بریلوی قدس سرہ کے خواب کی تعبیر اور آرزو کی تکمیل نے ۲۴ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بمطابق ۳۰ر مئی بروز منگل بوقت ۳ر بجے دوپہر کو جانشین حضور مفتی اعظم فقیہ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں سے عملہ جامہ کی شکل اختیار کرلی۔

بریلی اہل سنت و جماعت کا مرکزی شہر ہے، یہاں پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی، تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم، مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں قدست اسرارہم وغیرہ اکابر علماء و مشائخ نے خدمت دین اسلام اور اشاعت مسلک اہل سنت اور وقار قوم و ملت کیلئے بیش بہا قربانیاں دیں۔ اور آج ان کے روحانی و مذہبی مشن کو فروغ دینے اور ترقی کی طرف گامزن کرنے کیلئے جانشین حضور مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم العالیہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کرچکے ہیں۔

ان مشائخ کرام کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھنے کی غرض سے اور بہی خواہان رضویت کے مسلسل اصرار پر حضرت نے "مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا" کیلئے آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ سے صرف ۷ر کلومیٹر کے فاصلے سے بالکل دہلی رام پور روڈ سے متصل ۶۲ر بیگھہ کی وسیع و عریض زمین خریدی، یہ زمین متھراپور (مرکز نگر) پر واقع ہے۔ کتنا حسین منظر تھا جب سیکڑوں علماء و مشائخ اور ہزاروں عوام اور عقیدت مندان اعلیٰحضرت کی موجودگی میں نعرۂ تکبیر و رسالت کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں مرکز کی پہلی اینٹ جانشین مفتی اعظم ہند نے اپنے دست مقدس سے رکھی اور دوسری اینٹ شہزادۂ صدر الشریعہ محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی، تیسری اینٹ خلیفہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی سید شاہد علی رضوی رامپوری اور پھر شہزادۂ جانشین مفتی اعظم مولانا الحاج عسجد رضا خاں قادری نے رکھی۔ بعدہ موجود علماء و مشائخ اور امام احمد رضا ٹرسٹ کے ممبران یکے بعد دیگر سنگ بنیاد میں حصہ لیتے گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے چہرے خوشی سے کھل رہے تھے اور ہر چہار جانب سے مبارکباد کے ساتھ مرکزی جامعہ کے منصوبہ کی تکمیل کیلئے دعاؤں کی آواز گونج رہی تھی۔

سنگ بنیاد سے قبل اسی زمین پر سب سے پہلا اعلیٰ حضرت کا قل شریف ۲ر بجکر ۳۸ر منٹ پر ہوا، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ امجدی، مولانا تطہیر احمد رضوی، مفتی سید شاہد علی رامپوری، مولانا عبد المنان کلیمی مرادآبادی اور ڈاکٹر محمود حسن بریلوی نے عوام سے خطاب فرمایا اور "مرکز الدراسات الاسلامیہ" کے منصوبہ کی تفصیلی جانکاری دی گئی۔ اخیر میں جانشین حضور مفتی اعظم حضرت علامہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کے دعائیہ کلمات پر سنگ بنیاد کا پروگرام اختتام پزیر ہوا۔

آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ کے رضاکاروں نے گرمی اور دھوپ کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے شربت اور ٹھنڈے پانی کا معقول انتظام کیا تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مرکز نگر میں تمام حاضرین کے کھانے وغیرہ کا معقول انتظام و انصرام تھا۔ حاضرین جلسہ نے لنگر ازہری سے خوب خوب فیض حاصل کیا۔ (محمد شہاب الدین رضوی)

The Monthly Sunni Dunia Bareily

Regd No '17 (82) vol-3 Annual Subscription Rs (100)

Per Copy- Regd.PO.No.BR/211/2000

تاجدارِ اہلِ سنت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کی تمناؤں اور آرزوؤں کی تکمیل

علومِ اسلامی وعصری کی انقلابی درسگاہ کا عظیم منصوبہ

مرکز الدراسات الاسلامیۃ جامعۃ الرضا

بانی ومتولی: جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم

مجوزہ شعبہ جات

حفظ وقرأت — درس نظامیہ — لائبریری — تصنیف واشاعت — کمپیوٹر — ٹیکنکل

آستانۂ عالیہ رضویہ سے صرف سات کلومیٹر کے فاصلے پر رام پور دہلی روڈ سے بالکل متصل متھرا اپور میں ۶۲ بیگھہ زمین کی خریداری ہو چکی ہے۔ عرس رضوی میں سنگِ بنیاد کے بعد تعمیری کام کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ تمام احباب اہلسنت وعقیدت مندوں سے گذارش ہیکہ وہ تعمیر میں بھرپور حصہ لیں اپنے نام سے یا والدین اعزا و اقارب کے نام سے کمرے بنوائیں اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

باہتمام قومی ادارہ

امام احمد رضا ٹرسٹ

سیکریٹری

نبیرۂ اعلیٰ حضرت محمد عسجد رضا خاں قادری

۸۲۔ سوداگران، بریلی شریف، یو/پی، الہند۔